

هَذَا يَكُنُ لِلنَّاسِ وَهَكَذَا وَمَوْعِظَةُ السُّعْيَيْنِ

بهر که بیند نامه ام از ابتدا تا انتها : من بدل او را غلامم و بود خواجهمرا
الحمد لله والتمت به که نسخہ +

CHECKED 75
CHECKED 1995



از صنف شریف. و کالیف لطیف. جناب خان کلاه معارف سخاوت. عارف بانجام و باتیر خفیه مولوی محمد العزیز صاحب قلم و کلام
و کتبه فیض و دارالطبع کمالی سابق در مدرسه محمد کونسل حجاز ریو سلطان بن حسن بن فرادان صحیح بیکر فی نهندان حرم مصنف
محمد عبد الرحمن منشی دارالانشاء و مقرر در مجلس سرکار عالی و احمد عبداللہ کار آمد حکم مقتدی سرکار عالی مصنف کتاب التوفیق و التوفیق و التوفیق

فَالسُّبْحُ لِلَّهِ حَيْدُكَ الْآبَادُ كُنْ مِنْ طَائِفَةِ هُوْنِي



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

زبانِ حمد و نعت اولیٰ است بر خاکِ ادب خفتن
سجودے می توان کروں درودے می توان گفتن

اسعدکم اللہ تعالیٰ فی الدارين یھا الولدان
محمد عبد الرحمن سلمہ المنان۔ واحمد عبد اللہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔
بعد سلام و دعا کہ بہترین دعا ہے۔ معلوم کریں کہ تمھارے
دادا حضرت غلام محمد صاحب مرحوم شافعی المذہب مشاہیر قوم۔
خوش حال۔ فارغ البال نہایت سربرآوردہ قبیلہ پرورد۔ مرفہ الحال تھے

نہایت سیر چشمی سے امیرانہ عمر گذاری۔ اور ہر طرح کے عمدہ انتظام سے
 مدبرانہ زندگی بسر کی۔ باوصف کثرت تعلقات دنیا کے لالچی و خیراتی
 کاموں میں بیدریغ روپیہ خرچ کیا۔ جو مثل روز روشن نمایاں آشکار ہے
 چنانچہ گلشن آباد مضاف میسور میں اپنی بنائی ہوئی مسجد دینداری کا مشہور
 و معروف نمونہ اب تک ایک کامو جو ہے۔ دنیا میں ہزار ہا روپیہ خیرات مبرا
 میں صرف کر کے زادِ آخرت اپنے ہمراہ لی گئے۔ ملک التجار تھے۔ اپنی
 تجارت میں بڑا فروغ رہا۔ سلیم۔ کوڑیال۔ ارکاٹ۔ ترچنا پلی۔ کڑپا۔
 کرنول وغیرہ میں جا بجا اپنی کوٹھیاں تھیں۔ صد ہا نوکر محمد نگر۔ علی آباد۔
 بی بی نگر۔ کریم پٹھیہ وغیرہ متعدد مقاطعہ جات۔ و باغات۔ و مکان عالی شان
 گھر میں گھوڑے۔ باقی سب کچھ قادرِ قدیر نے دیا تھا۔ کتر مقدمات
 عدالت سرکاری میں جاتے ہوئے۔ اکثر نزاعات باہمی کو آپس میں تصفیہ

فرما دیا کرتے۔ آپ مصلح۔ و ہمدرد قوم تھے۔ راجہ میسور نے ہر چند
 آپ کو قبولِ ملازمت پختہ شدی پر اصرار بشمار کیا لیکن آپ نے اس کو اپنی
 کسرِ شان خیال فرمایا۔ اور ہرگز قبول نہ کیا۔ راجہ صاحب نے باستماع
 خوش حالی باظہارِ مسرت خلعت ووشالہ عنایت و رخصت کیا۔ جو
 کٹان تبرعہ دار مقرر پایا۔ اولاً آپ کے متابعہ جائزہ خدمت لیتا۔
 مثل پر عبد الرحمن صاحب نقیب الاشراف بغداد کے آپ کی بھی سرکار
 دربار میں کافی قدر و منزلت تھی۔ اس لئے کہ راجہ والی ریاست کو اس کے
 باپ نے تمھارے پڑاؤ داد محمد علی صاحب مغفور نایطی سے ارادہ
 قبضی کر دیا تھا تمھارے جدِ اعلیٰ محمد علی صاحب کو شیوہ سلطانی حکومت
 میں امیر البحر کو ریال ملک طیبہ کی حکومت تفویض تھی۔ آپ کو سلطان شہید
 مخصوص تعلقات تھے۔ چنانچہ حضرت ممدوح نے بعد شہادتِ سلطان

و تاراجی قلعہ سریرنگ پٹن۔ بہ تبدیل لباس فقیرانہ گذران اختیار کیا۔ اور بعد
تسلط کے مہر چند انگریزوں نے چاہا کہ مثل اعزاء سلطانی ایک ہزار روپیہ
نسلۂ بعد نسل آپ کے نام جاری کر کے شریک دربار انگریزی کریں۔ مگر آپ نے
قطعی انکار کیا۔ آپ نہایت متقی تھے۔ اسکی تفصیل سبط و تطویل چاہتی ہے۔

اس مختصر میں گنجائش نہیں۔ اسکا داخلہ تو اسچین میں موجود ہے۔ ع
و گردانی ذکر شاہی خوب نیست : **إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاهُ**۔
ہم یہ نہ مانا کہ جب گلشن میں جو فصل خزاں ہے محل ہی چھٹیراوان عہد گل کی داستان
کو یقین ہے رفتہ رفتہ یاد ایا سلف ہے دل سے چھوڑی گی مٹا کر گردش و زماں
ہیں یہ باتیں بھول جانے کی مگر کیونکر کوئی ہے بھول جارات کا سب صبح ہوتے ہی سماں
نہم کو برہم ہودت نہیں گذری بہت ہے اٹھ رہا ہی گل سے شمع نہم کے ابتک دھواں
بعد انتقال حضرت والد مرحوم و مغفور صغیر سنی میں گردش زمانہ نے کشان کشان

راقم آٹم کو بلدہ حیدرآباد دکن تک پہنچایا۔

دو چیز آدمی را کشد زور زور پہ یکی آب و دانہ دیگر خاکِ گور

اور سرکار عالی کی ملازمت کا طوق او اہل عمر گردن میں ڈلوایا۔ اگرچہ اسکا

آغاز نیک نفس خداترس حکام کی ماتحتی میں ہوا تھا۔ بموجب محنت بتدریج

ترقی پایا گیا۔ بعض عہدہ دارانِ حلیل المناصب کے اصرار بے شمار پر

نمائش گاہِ لندن میں اپنا دست کاری قطعہ حسین بہت باریک صنعت

اطلس پر چھری دوخت حروفِ جلی انگریزی کی ایسی کی تھی کہ نوشت و خست

میں تیز محال تھی۔ سرکار عالی کے ہی ذریعہ سے بھجوا یا۔ وہ وہاں نہایت

پسند ہوا حالانکہ انگریزی کا ایک حرف نہیں جانتا تھا۔ اس کے صلہ صنعت

میں ہر کار عظمت مدار کے جانب سے میڈل و شرفیٹ بواسطہ صاحبِ زب

و بذریعہ معتمدی عدالت کو توالی و امور عامہ نشان مورخہ ۱۲۱۹ھ ۲۹۹ھ

فقیر کو وصول ہوا۔ چونکہ میڈل پرایڈ ورڈ ہفتم کی۔ اور ٹیفلٹ
پر اکثر رؤسا و اہل دول کے تصاویر تھے۔ فقیر تصاویر
رکھنا پسند نہیں کرتا تھا مسترد کر دینا چاہا۔ بعض احباب
خلاف مصلحت جانکر مانع ہوئے۔

ملک آتے نہیں جس گھر میں مورت ہو تو صد حسرت و
کہ خود ہم قصردل میں غیر کی تصویر رکھتے ہیں و
سرکار عالی نے بذریعہ مراسلہ نشان (۱۶۳) مورخہ ۱۳ فروردی ۱۳۹۹
فقیر کے لئے بطور خاص خدمت مہتممی ٹیپ کی ترقی منظور فرمائی
چونکہ فقیر کے ذمہ کنیت مجلس و دگاری معتمدی کے خدمات تفویض تھے
سلطان الاسلام و المسلمین عبد الحمید خان عثمانی فرمان روا
ممالک روم و شام کے نزدیک سے بھی متغہ و سپاس نامہ

بصلہ اعانہ حجاز حمیدیہ ریلوے وصول ہوا۔ جبکہ ۳۲۱ ہجری
 میں سفر عراق درپیش ہوا۔ غازی مصطفیٰ نوری پادشاہ
 عزیز قریب سلطان والی بصرہ یعنی بادشاہ نے جنھوں نے
 یونان کو فتح کیا تھا۔ باستماع کیفیت نامہ مذکورہ تسلیم
 خم و دستِ ادب ہم کر کے اپنی خاص سواری بھجوائی نہایت
 تعظیم و تکریم و بیجا خلاق سے ملاقات کی۔ اور بعد گفت و
 شنید کے فقیر کو سلطانی مہمان بنانے پر اصرار کیا۔ چونکہ ہم کو فقر
 سے فخر تھا۔ بعد رہم رکابی پیر جوان سید السادات ولیؒ
 سرور کائنات خلاصہ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکار کیا گیا
 جبکہ اُس نے باز دید کا ارادہ ظاہر کیا۔ بوجہ عالم مسافرت بے سر سامانی
 معافی چاہی گئی۔ حتیٰ کہ ہمارے قیام بصرہ تک سعید افندی کو توال ولایت

بصرہ سربراہی و خبر گیری کے لئے متعین کر دئے گئے تھے۔ باوجود
 ممانعت و عدم ضرورت شبانہ روز حاضر رہتے تھے۔ بوقت روانگی
 والی بغداد کے نام ایک رقعہ لکھ کر حوالہ کیا۔ بوجہ عدم ضرورت ایصال
 نہیں کیا گیا۔ پیر سید عبد الرحمن صاحب افندی جیلانی نقیب الاشراف
 و سجادہ درگاہ سلطان الاولیاء سے فقیر کو شرف طائرت حاصل ہوا
 آپ بڑے پیر کی اولاد میں ہیں۔ نہایت ذی علم بامروت خلق خوشحال
 ہیں۔ آپکا دسترخوان وسیع ہے۔ آپ قیام بغداد تک پیر و مرشد کو
 مع ہمراہین شام کے خاصہ میں مدعو کرتے تھے۔ کھاتے وقت علمی
 مذاکرے اور ادبی گفتگو پیر و مرشد سے ہوتی۔ آپ کے کثرت معلومات سے
 نہایت خوش ہو کر فرماتے کہ آپ جیسے علما حیدر آباد میں اور بھی ہیں
 پیر و مرشد نہایت فروتنی سے جواب دیتے کہ میں ایک معمولی درجہ کا

طالب العلم ہوں۔ حیدرآباد و عالمون کا معدن ہے وغیرہ کافی شریف
 میں جبکہ پیرو مرشد کا وعظ ہوتا آپ چھپکر اکثر تشریف لاتے۔ مبادا
 منبر سے پیرو مرشد اتر نہ جائیں۔ اور نہایت شوق سے سماعت فرماتے
 سلطان کے نزدیک آپ کی نہایت وقعت ہے جو والی بغداد میں
 مقرر پایا ہے۔ آپکا فرمان بردار رہتا ہے۔ آپ کے صاحبزادگان
 بلند اقبال مولانا سید پیر محمود صاحب افندی جیلانی۔ و مولانا سید محمد علی
 صاحب جیلانی افندی سے بھی فقیر کو شرف ملازمت حاصل ہے۔
 آپ ہر دو اَوْلَدِ مَسْرُورِ اَبید کے مصداق ہیں۔ جب آپ سے ملاقات
 کا اتفاق ہوتا۔ چای و تہوہ سرفراز فرماتے۔ مولانا و بالفصل مولانا
 پیر سید ابراہیم صاحب افندی الجیلانی سے بھی فقیر کو ملاقات کا اعزاز
 حاصل ہے۔ آپ حضرت پیر سید مصطفیٰ صاحب قدس سرہ کے یادگار

و فرزند ارجمند ہیں۔ آپ خلق مجسم رحم دل نہایت متین سیر حشیم ہیں
 علوم عربی و فارسی و ترکی و پشتو کے علاوہ اردو میں بھی دستگاہ کافی
 رکھتے ہیں۔ آپ بڑے مہمان نواز ہیں۔ متعدد مرتبہ پیر و مرشد کی مع
 خدام و عوتین کیں۔ قطع نظر اسکے بطور خاص فقیر کی دعوت پر تحلف
 فرمائی۔ انواع و اقسام کی نعمتوں کے علاوہ میوہ جات مثل فواکھ شستی
 بکثرت و ستر خوان پر موجود تھے۔ کشادہ پیشانی سے بصر و زکریہ
 فقیر کو سرنگون کیا۔ اور ایک جوڑی کھڑاؤن کی بیش قیمت صدق کے
 کام سے مرصع۔ عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ سلطان اسلام بول کی والدہ
 ماجدہ نے آپ کے محل میں بطور نذر گزاری تھی۔ بطور تحفہ فقیر کو باصرہ
 بشمار عنایت فرمائی۔ اکثر شائقین پیر و سنگیہ در ماندگان کے اولاد کے
 عطیہ کو تبرکاً بہ منائے تمام آئے اور دیکھ جاتے ہیں۔ غرض قائم مقام

شجف نے بھی بہت آؤ بھگت کی۔ افسر پولیس کو کر بلائے معلیٰ تک
 ہمراہ کر دیا۔ مدیر جہروق یہہ ترکی بقطا ہے۔ بمعنی کشن کر ڈر گیری۔
 وقرنطینہ میں ڈاکٹر ادرجو جو افسر ترک۔ نامہ سلطانی کو دیکھتا۔ مثل خاتم
 سلطانی اسکی عظمت سے سرنگون ہو جاتا اس میں شک نہیں کہ ترکوں کو
 سلطان سے خاص محبت و وابستہ ہے مثل پروانہ فدا میں شکر خالق المنان
 از پیر تا جوان پردیس میں بھی قدر و منزلت فقیر کافی ہوتی رہی۔ ہر چند کہ
 بہت ملکوں کا گشت کیا بغداد کی جیسی عمدہ آب و ہوا۔ و ارزانی کسین
 کی نہیں پائی۔ فقیر کے ایک مغرور دوست با خدا کرم فرما۔ مدارالمہام ^{حال} صبا
 حید آباد کی اکثر اوقات تعریف و توصیف کیا کرتے تھے۔ چونکہ بالطبع
 انسان جریح جاہ ہوتا ہے۔ سنتے سنتے ایک روز بعد اطلاع کے
 فقیر بھی گیا۔ خاص طور پر ملاقات ہوئی نہایت اخلاق سے ملے

خدا تعالیٰ انھیں نیک توفیق دے۔ عبرت کی آنکھیں کھلیں۔ بوقت
 رخصت فقیر کو دوبارہ آئینے لئے کہا۔ فقیر نے استخارہ سے بھی
 جواب دیا کہ معاف فرمائے خدا تعالیٰ پھر نہ لائے یہ خیر طاقا
 ہے وغیرہ ذلک مع گردن بے طمع بلند بود۔

این سعادت بزورِ بازو نیست و تانہ بخشہ خداے بخشہ
 شاید دیوان کو اس دیوانہ پن کے جواب سے تعجب گذرا ہو خیر یہ طاقا
 افسر بالا دست کو جبکی ماتحتی میں فقیر کا رگزار تھا ناگوار گذری۔
 درپے بیکھنی ہوئے۔ خلاف قاعدہ فیئانس و حکم کیا بنٹ کونسل۔
 و معتمدی عدالت کو توالی و امور عامہ۔ فقیر بورڈ میں جانے کے لئے
 طرح طرح پر مجبور کیا گیا مع مبارک ہے وہ سینہ جو کینہ سے پاک ہے
 بعد تشخیص وہاں سے جواب آیا کہ انکے قوی اچھے ہیں۔ نوکری سہری

کی قابلیت انہیں موجود ہے۔ اور محکمہ سرکار سے بھی بدفعات جوابات
 ملتے گئے کہ صداقت مدخلہ کافی ہے بیوجہ خزانہ شاہی پر وظیفہ کا
 بار نہ لاجائے وغیرہ۔ اس پر سکوت نہ کر کے اپنے ہنگ کو جانیکے لئے
 اس قدر ناقابل برداشت سختیاں کیں۔ اور وہ وہ مصیبتیں جھیلنی پڑیں کہ
 الامان ۵ آگہ شیران کندروبہ مزاج و احتیاج است احتیاج است
 جبکہ بے لطفی روز افزون ہوئی علیٰ حق خدمت جو تب سمجھے اس کی خدمت ہے
 اکثر ضروریات کو نظر انداز کیا۔ اور تھوڑے پردل کو رضامند و بہ تکمیل
 مدت ملازمت و حصول نصف وظیفہ حُر خدمت بہ تقاضا و فسخ
 بگراں باری سے سبکدوشی حاصل کر لی۔ صدہا کی خوشامد و ہزار ہا افکارا
 سے نجات ملی۔ الخیر فیما وقع۔ اور اب بفضلہ تعالیٰ شانہ بلاخوشا
 احد کے نہایت اطمینان و آزادی سے بقیہ زندگی بسر کرتا ہوں جلوہ آفتاب

کے ساتھ ہی ایک روپیہ۔ اور غروب آفتاب کے ساتھ ہی ایک پیسہ
 بے منت مخلوق خالق دیتا ہے۔ حَبِئْنَا اللّٰهُ وَفَعَدَ الْوَكِيلُ
 وَكَفَى بِاللّٰهِ وَكِيلًا۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ریاست کو آباد۔ ویرانوں کو
 تقویٰ عطا کرے۔ جیسی گذری اچھی گذری۔ ع اے وقت تو خوش وقت
 خوش کر دی ہو دنیا کے ہر قسم کے نرم و سخت و عیش و تکلیف کا مشاہدہ
 ختم ہو لیا۔ آخر ہے عمر و ستوا اور دل بھی سیر ہے و پیمانہ بھر گیا،
 جھلکنے کی دیر ہے و بقول شغفے نکو و دوسری منزل در پیش ہے۔
 تمہیں ہے چلنی عدم کی منزل کہ حسین کھٹکا قدم قدم ہے و
 نسیم جاگو کمر کو باندھو اوٹھا و بستر کہ رات کم ہے و
 اب بگھڑو۔ وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرًا مَّا
 یہ التجا ہے کہ خداوند عالم تمکو عمل نیک کی توفیق رفیق عطا فرما اور تم اسکے

احکام کے پابند و عامل رہو۔ اور نواہی سے بچنا و محترز اور اللہ تعالیٰ
 طرفین کا خاتمہ بخیر کرے تو نعم مقیم اور وہاں کی یکجائی کا ذریعہ تصور
 ورنہ فریق فی الجنة و فریق فی السعیر یعنی جیسی کہنی ویسی بھرنی
 ایک فریق جنت میں۔ اور دوسرا دوزخ میں۔ پس تم خوب غور سے
 سمجھو کہ ہر موشیہ آدمی بموجب آیہ کریمہ رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ
 وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اپنے خدا برحق و قادر
 سے انھیں دو باتوں کا خواہاں ہو جان بہتا ہے کہ (۱) دنیا میں باعزت
 و تندرست رہوں اور سب ضرورتیں بروقت پوری ہوتی رہیں
 (۲) آخرت کی نعمتوں سے استفادہ ہو۔ اور عذاب الہی سے
 محفوظ رہوں۔ انھیں مقاصد کے پورا کرنے کے لئے دنیا بھر کی
 تکالیف اور ہر قسم کی آفتوں کو اپنے سر پر جھیلنا ہے مگر ظاہر ہے کہ

کسی کام میں کامیاب ہو جانا بندہ کا اختیار ہی فعل نہیں ہے البتہ بندہ کا کام
 بندگی اور تابعداری کا ہے اور خدا پاک سے التجا کرنا امید ہے کہ جزا
 نیکی کی نیکی ملیگی۔ عیش کرو جتنا جی چاہے۔ مگر مزا ضرور ہے۔ پیار کرو
 جسکو چاہو۔ مگر اسکو چھوڑنا ضرور ہے کام جیسا چاہو کرو جیسا کرو
 ویسا ہی بدلایا دے گا۔ **۵** گندم از گندم بر وید جو رجو
 از مکافات عمل غافل مشو، مَنْ اَمِنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءُنَّ الْحَسَنَىٰ
 یعنی جو شخص اپنے خدا پر ایمان لایا اور نیک عمل کیا اسکو نیک بدلہ ملے گا۔
 اول یہ مسلمان مرد۔ و عورت کو چاہئے کہ اپنا ایمان اور عقیدہ خدا کے
 ساتھ درست کرے۔ اور خدا سے ڈرتا رہے۔ اور نیک کاموں کو
 بجالا دے۔ اور منہیات سے بچے۔ تو وہ دنیا میں بھی بامراد رہے گا۔
 اور آخرت میں بھی شاد۔ و شادمان ہو گا۔ و رَنَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ کہلا

جس طرح کہ خداوند کریم فرماتا ہے کہ فَأَمَّا مَنْ جَفَىٰ وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا
 فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰ وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَىٰ النَّفْسَ
 عَنِ الْهَوَىٰ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ یعنی جس شخص نے سرکشی کی۔
 اور اوسنے صرف دنیا ہی کو اختیار کر لیا۔ اوسکا ٹھکانا جہنم ہی ہے
 اور جو شخص خدا سے ڈرا۔ اور اوسنے اپنے نفس کو ہوا و ہوس سے
 روکا۔ اوسکا ٹھکانا جنت ہی ہے۔ اور جو جو نعمتیں خدا تعالیٰ نے
 عنایت فرمائی ہیں اوسکا شکریہ ادا کرتے رہنا چاہئے جیسا کہ دولت
 تندرستی و صحت ہے یا ایمان جس سے ہم کو خدا تعالیٰ نے سرفراز فرمایا ہے
 اور بھجوائے اُولَئِكَ كَالْأَنْفَادِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ حُبًّا یون کے
 یا اون سے بھی بدتر ہم کو نہیں پیدا کیا۔

اے خدا قربان احسانت شوم این چہ احسانت قربانت شوم

پس جو شخص خدا تعالیٰ کے احسانات کو پہچانیگا اور اس کا شکر ادا کریگا
 شکر کی بجا مزید نعمت ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی مہربانی اور زیادہ ہوگی
 جیسا کہ ارشاد فرماتا ہے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ۔ یعنی تم میرا
 شکر کرو گے تو میں تم کو اور نعمتیں عطا کروں گا۔ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي
 لَشَدِيدٌ۔ اور اگر تم کفرانِ نعمت کرو گے تو میرا عذاب سخت ہے
 ع شکرِ نعمت ہے تو جو چندان کہ نعمت ہا تو۔ جل جلالہ
 ہزار بار یہ شوقیم وہاں بے طر و گلاب ۶ ہنوز شکر تو کردن کمال بے ادبی است
 جب بندہ خدا تعالیٰ کے نعمتوں کو پہچانیگا اور اس کا شکر یہ ادا کریگا تو
 رفتہ رفتہ درجاتِ عالیات کا مستحق ہوگا۔ اور مرتبہ رضا و تسلیم
 پہنچے گا۔ اور اس کا بندہ خاص با وفا۔ اہل صفا قرار پائیگا۔ مَنْ كَانَ
 لِلَّهِ كَانَ لِلَّهِ۔ پس اس بندہ کی غرض صرف مقصودِ روحی یعنی

رضا جوئی مالکِ حقیقی باقی رہ جاتی ہے۔ جو کوئی اسکے پورا کرنے میں جمع
 ہو گیا اویسکا بیڑا پار ہے۔ پس نکو چاہئے کہ اول ایمان کی دستی کرو
 جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ لَا يَكُونُ الْعَبْدُ مُؤْمِنًا
 حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ۔ یعنی کوئی
 شخص جب تک مومن نہیں ہوتا کہ سب گھربار۔ بال بچوں سے زیادہ
 اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی محبت نہ ہو اور وہ
 جب پورا مومن ہو گیا تو ضرور اسکو خدا تعالیٰ کی محبت بھی ہوگی
 اور خدا کے ملنے کا راستہ تلاش کریگا۔ اور خدا تعالیٰ کے ملنے کا
 راستہ شرع شریف کی پیروی پر منحصر ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ قُلْ
 إِن كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ۔ یعنی کہہ دو انہی
 اگر تم اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتے ہو تو تم میری پیروی کرو کہ خدا تعالیٰ

تمہیں محبوب رکھیگا۔ پس تم اوسکے فضل و کرم سے ہرگز ناامید نہ ہونا۔
 اور اوسکے غضب سے بے خوف نہ بننا۔ جو شخص خدا تعالیٰ سے
 ڈرتا ہے سب لوگ اوس سے ڈرتے ہیں۔ جو کوئی خالق سے
 نہیں ڈرتا اوسکو مخلوق سے ڈرنا پڑتا ہے۔ ۛ
 چون از گشتی ہمہ چیز از تو گشت ۛ چون از گشتی ہمہ چیز تو گشت ۛ
 ہر کہ ترسید از حق و تقویٰ گزید ۛ ترسید از وہی جن و انس ہر کہ دید
 تو ہم گردن از حکم داد و پیچ ۛ کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو پیچ
 از خدا ترس باد شاہی کن ۛ از خدا ترس ہر چہ خواہی کن
 کلام الہی تعالیٰ شانہ کے احکام پر جہان تک غور کیا گیا ہے
 سب سے زیادہ انہیں چار امور پر تاکید اکید ظاہر ہوئی کہ اللہ تعالیٰ
 کو ہمیشہ یاد کرو اور اوس سے ڈرو۔ اوسکا شریک نہ ٹھہراؤ۔

نثار پڑھو۔ پس ان امور کی تعمیل کا تمہیل کے ساتھ تم بھی زیادہ تر
 خیال رکھو۔ اعمال کے مقبول ہونیکا معیار یہی ہے کہ جو باتیں شرعی
 مخلوق کو مرغوب ہیں ہی خالق لاشریک لہ کو پسند میں۔ خلوص کو
 اپنا ہر بنانا۔ اور پاسِ انفس کے عامل رہنا۔ ذکر عینی سے غافل رہنا
 غافلِ احتیاط نفس کی نفسِ مباحش، شاید ہمیں نفسِ افسین بود
 خالق کے ادا امر کی تعظیم۔ مخلوق پر شفقت کرنا۔ یہ بڑا گرجا
 کا ہے کم از کم حاکم حقیقی سے اتنا تو ڈرو جس طرح حاکم مجازی کے
 روبرو جاتے وقت لباسِ خوش اور حالتِ درست۔ ہوشِ سنجم
 ہمہ تن گوش ہو کر ہاتھ جوڑتے ہوئے۔ نرم الفاظ و پست آواز
 میں بات کرتے ہو۔ پکار کر بات کرنا بے وقت جانا خلافِ ادب
 جانتے ہو۔ دیکھو۔ سوچو۔ سمجھو۔ بخوبی یاد رکھو۔ کہ جس حاکم کی حکمت

دایمی مہلے زوال ہے۔ اور جسکے حکم کا مراضہ ہے۔ نہ نگرانی۔ نہ نظارت۔
 اور جو جرم وہ قرار دیتا ہے۔ نہ وہ قابل ضمانت ہے۔ نہ لائق راضینہ
 ہیں ایسے حاکم مقتدر سے ہمیشہ ڈرتے رہو۔ اوسکے وارنٹ کی فوری
 تعمیل ہو جاتی ہے۔ اوسکی مزاحمت کرنیکا کسی کے دل میں خطرہ تک
 نہیں آسکتا۔ اوسکا انصاف حقیقی انصاف ہے۔ ذرہ برابر ظلم کا شائبہ
 نہیں۔ لیکن اگر خوف ہے تو اپنے ہی اعمال۔ اور اپنے ہی جرائم کا
 تاہم وہ رحیم و کریم و غریب نواز بھی ایسا ہے کہ ذری سی عاجزی۔ و معذرت
 عمر بھر کے لگاتار قصورات معاف فرما دیتا ہے۔ اگر وہ اپنے رحم
 اور فضل سے کام نہ لے۔ اور انصافاً ہماری بد اعمالی کے لحاظ سے
 ہکو سزا دے تو۔ بے شبہ ہم جس و ام۔ عبور دریا شور۔ یا پھانسی کے
 سزاوار ہیں مان اگر وہ جان بخشی فرماے۔ اور بلا مواخذہ طریم کی

رہائی کا حکم دے تو بیڑا پار ہے۔ پس ہم پر واجب ہے کہ ہمیشہ اپنے
 قصورات پر نادم اور اس کے فضل و کرم کے خواہان۔ و جو اپنے
 اے خدا از فضل تو حاجت وافر با تو یاد بھیچیں خود روا
 غیب سے یہ نہ مانتی ہے۔ لَا تَقْطُوعُ مِنْ حَمْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ
 يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝
 بازار آزاری ہر نیچستی بازار ۝ گر کافر و گریست پرستی بازار
 این در گہہ مادر گہہ نو مید نیست ۝ صدار اگر تو بہ شکستی بازار
 او کے خالق ہو نیکی۔ آسمان۔ وزمین۔ جہاڑ۔ پہاڑ۔ دریاء۔ و تار
 ذرہ ذرہ بالاتفاق۔ پکار پکار کر شہادت دگو اسی در زمین
 کہ او س قادر مطلق کے سوا کوئی ہمارا مالک و ربانے و قائم کرنے
 نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے صفات کے اس طرح قابل رہنا کہ او

صفات کاملہ سے ہمیں برآ نام سماعت و بصارت وغیرہ عطا ہو ہیں تمہارے قوتوں
 سے قوت بصارت کی یہ کیفیت ہے کہ پلک اٹھاتے ہی تمام فضا حتیٰ آسمان کی
 سیر کر لیتے ہو آیا وہ بصیرتی حیوانی کو اُسکے سوراخ اور ریت کو قعر دریا میں نہیں
 دیکھ سکتا لَا تَدْرِيكَ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ
 جبکہ تم از رو قیافہ ہر شخص کی اندرونی پہلی بُری حالت کو تیز کر لے سکتے ہو تو
 کیا اوس قدیر و قیوم کا علم ایسا وسیع نہیں ہو سکتا کہ تمہارے دلوں کی بات
 جان سکے وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ
 جملہ ذراتِ زمین و آسمان و شجر و اندک گاہ امتحان و از دہان بقمر نشد سو گئے کل و
 تا کو بقمر راحی کا دِخْلُو و وہی پاک ذاتِ محیی و ممیت سے مُردہ کو زندہ زندہ کو مُردہ
 تعجب خیز و حیرت انگیز امر نہیں ہے مارنے جلانے کی گنجی اُسکے قدرت کے باہر نہیں
 يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ذَلِكُمُ اللّٰهُ فَآلِی تَوْفَلُونَ

اگر تم صوفیہ کے اشغال کے پابند ہو گے تو جب بعض صفات الہی سے باخبر ہو گے
 یہاں تک کہ جو چیز تمہارے نظروں سے غائب ہے اگر خدا چاہے تو وہ بھی دیکھ لو گے
 اسی پر دوسرے صفات کو قیاس کرو مثلاً نمونہ از خود اسے بعض اصطلاحات تمہارے
 علم و عمل کیلئے قید و قلم کرنا ہوں (۱) ہوش در دم ہر مردم کے محاسبہ کا نام ہے (۲) نظر بر قدم
 اپنے چلنے کے وقت اپنے قدم کے سوا کسی چیز پر نظر نہ لے اور بیٹھنے کی حالت میں اپنے
 روبرو دیکھو کیونکہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہے گو کون کی
 باتیں سنا بھی اسی میں داخل ہے (۳) سفر و وطن سالک کا صفات بشریہ سے صفات
 ملکیتہ فاصلہ کے طرف نقل کرنا ہے (۴) خلوت و درخجمین یعنی دل سے خدا کی طرف توجہ
 ملکہ ہم ہونا چاہا (۵) یاد کرو دفع غفلت کا نام ہے ذکر ربانی ہو یا قلبی (۶) نگاہ ہدا
 جب دل ذکر ہووے تو خطرات اغیار سے دل کو نگاہ رکھے وغیرہ۔
 قیامت کا اس طرح قائل ہونا کہ جسطرح ساری مخلوقیں بغیر تخریزی کے بارش پرتے ہیں سب پر و خدا

ہو جاتا ہے۔ کیا اس قدیر و قیوم کے نزدیک جو ملکوں ابتدا میں صرف
 ایک حکم کن سے۔ کتم عدم سے۔ حیر و جود میں لایا ہے۔ ایک آواز
 صورت میں مگدو بارہ قبور سے اٹھانا۔ اور حشر و نشر کرنا کچھ دشوار
 گزار امر ہے۔ یا تمہارے اعمال کا خاکہ تمہارے سامنے کر دینا
 تمہارے اعضاء سے تمپر گواہی دلانا کوئی بڑی بات ہی (ہرگز نہیں)
 دست سلطان برچہ خواہاں کند ؛ عالمے را در دے ویران کند
 بازار احکام جبروتی خویش ؛ جملہ را موجود و یک سان میکند
 مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰی
 ایک یہودی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔
 اور عرض کیا۔ کہ بعث۔ و نشر۔ و ظہور حشر۔ قابل اعتبار نہیں۔ نہ
 عقلمندوں کے نزدیک تصدیق اسکی پایہ ثبوت کو چھو پھی۔

محفل مرخیالی ہے۔ پس دنیا۔ جا عیش و عشرت۔ و خوشی کا مقام ہے
 کھاؤ۔ پیو۔ فکر بے سود و عجبی سے فارغ رہو۔ حضرت نے فرمایا کہ
 میں راسخ الاعتقاد ہوں۔ کہ ظہور قیامت اور روزہ روزہ مواخذہ
 اعمال مردم بر روز حساب صحیح و لازمی امر ہے۔ میں خدا۔ و رسول خدا
 کے حکم پر عمل کرتا ہوں۔ و لولہ فرض محال۔ تیرے خیال موافق۔ قیامت
 کا کوئی اثر نہ ہو۔ تو اپنی چند روزہ ریاضت و محنت شاقہ کی فکر نہیں
 رکھتا ہوں۔ مخطی و عاصی نہ ہوں۔ اور اگر بخلاف تیرے خیال کے۔
 جس طرح قرآن و احادیث سے ثابت ہے۔ قیامت برپا ہوگی
 تو میں نے ضعف اعتقاد و انکار سے مخلصی پائی۔ اور تو ماثود و ملحد ہوا۔
 مجھے خیال امور دوا می عقبی کا ہے معاملہ دور روزہ دنیا کا اعتبار نہیں ہے
 افسوس ہے کہ اس وقت بھی بعضوں کا خیال ہے کہ مرنیکے بعد خدا

لکھو تو پاؤں قطرہ جا کر دریا میں مل جاتا ہے وغیرہ وغیرہ پس ایسی گفتگو سننے سے جس پر پتہ چلا کہ جس سے صریح قرآن حدیث کا بطلان ہو جاتا ہے۔ ایمان باقی نہیں رہتا معراج جسمانی پر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس طرح قائل رہنا کہ جس طرح نگاہ سات عینکین ایک پر ایک لگا کر آسمان پر نظر کرنے سے پار ہو جاتی ہے۔ اور آپ کا جسم مبارک۔ ہماری روح سے بھی لطیف تر تھا۔ **ب** صاحبِ عرش ہوائے جسے فعلین سمیت پڑ کون کہتا ہے اور پادشاهوں سے فعلین اور پادشہ پیر کے اس طرح قائل رہنا کہ وہ ٹلانے سے کیسکے نہیں ملتی ع تقدیر کے آگے تدبیر کی کچھ نہیں چلتی پڑ اور یقین جانا کہ جو خدا تعالیٰ نے تمہاری تقدیر لکھ دیا ہے وہ بلا شبہ شک و امین ش شبہ ملیگا اگرچہ تمام جہان اسکے رونے کی کوشش کرے۔ اور جو قسمیں نہو سارا جہان اسکے مٹنے کیلئے زور لگا دے نہ ملیگا۔ غور کرو تمہاری نوکری کے معاملہ میں فقیر کیسی خوشامدی نہ تم کیسے نزدیک التجا لیکن گھر بیٹھے بے منت مخلوق خلاف توقع مسببے کس آسانی سے نوکر کر دیا **د** کار ساز یا بفکر کار یا نو فکر اور کار بار یا بار یا نو **د** مشربیت

بدست خود نوشت کہ خوشنویس است من خواہد بد نوشت و بخلاف را فقیر تمنے عجلت طبعی سے
 اپنے اضافہ ماہوار دترقی کیلئے بجد کوششیں کریں۔ سب کو دنیا کی مونس خواہ لئے پھرتی ہے
 کون بھرتا ہے یہ مردار لئے پھرتی ہے کہ دل اگر قابو میں نہ ہو یہ کھکھ کیوں ہوتا ہے میرے پھلو
 میں ہے دشمن جانی افسوس کہ اپنے اعلیٰ افسر سے بذریعہ جنگ بہادر تعارف کرایا۔ اور عائدین
 مغربین کے سفارشی تقعات ہم بھونچاے۔ اے خواجہ اگرچہ مال دنیا طلبی تو رزق تو مقدر
 یہاں طلبی تو بیچ از تو خدا طاعت فردا طلبہ کا روز روزی فردا طلبی کو تمھارا افسر اعلیٰ کی
 توجہ خاص تمھارے حال پر مبذول رہی۔ تمھارے حقوق کو تسلیم کرانی و تحریری مکتوبات و عہد
 بھی کئے آخر نتیجہ اسکا معلوم کہ زمین آسمان روزی کو نہ دہنت زیادہ از روزی تو تہی دست
 قسمت راچہ سودا رہ میر کامل کہ خضر آری حیوان تشنہ می آرد سکندر را۔ ظاہر یہ کہ دنیاوی تردد
 پیروی میں کئی حد و حصر باقی نہ رکھے۔ شرق سے غرب جنوب سے شمال و تحت سے فوق تک سلسلہ دار
 تہ ابر کو بچھا تو طائر مقصود و نیوخت خود ہندہ حقیقی کیونکر گرتا رہوگا۔ تا وہ فیکہ شیراوت لم نہیری
 عزم

اسکو تدبیر منوع و محنت پر اپنی چل کھنا چاہئے بلکہ انارش و کرامت خالی پر اپنے نگاہ رکھے۔

الحاصل تدبیر کے ذریعہ سے تقدیر ظہور پذیر ہوتی ہے۔ انہی حسیی تقدیر ہوتی ہے ویسی ہی بیرونی جہاں جاتی

پس تدبیر کو بھی ہاتھ سے نہیں لگایا جاسکتا۔ بلکہ انارش و کرامت سے چاہنا۔ دعا و خیر

کہ اس سے ہر شکل و آفرین جاتا ہے۔ اور یہی عاجزی و بندگی کی علامت ہے۔ قسمت کیا ہے ایک کو تمام

جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا، بلبل کو دیا مار تو پر دانہ کو جلائے غم بھوکو دیا سب سے مشکل نظر آیا۔ تنہا

بکار و نشاید ہم بد کردہ کی بادیہ نسبت بخود کردہ ہمہ تقصیرت امر و انکار کشیدہ انا ظالمنا۔

افعالِ شیطانی اور افضالِ رحمانی میں بخوبی تمیز رکھنا بھی ضروری ہے۔ نصیحت کثرت بشنو و بہانہ گیری

کہ ہر چیز یا صحت مشفق گویتہ بنیدریو مذہب کی تحقیق میں گزرنے پر نا کہ کسی عمر ساہ میں پوری ہو سکی ہو بعض محال

محقق بھی ہے۔ تو اس سے کیا حاصل۔ اس لئے کہ محقق تبتے کے بعد بھی کوکل کیا لازمی ہے۔ اس خود راہ سے آدمی

گمراہ ہو جاتا ہے شفاعتِ قرآن و غیر علیہ الصلوٰۃ والسلام محروم و نا کام ہو جاتا ہے۔ پس تحقیق کے پردہ میں اعتقاد کو

ڈاؤن رکھنا اور عمرِ غریب کو ہر باد کر دینا عقلی نہیں ہے۔ سلفِ صالحین جو باہر تھلا گئے ہیں وہی کافی متصور ہے۔

شبانہ روز عمل صالح کئے جاؤ کہ عمل صالح کا پورا پورا بدلہ یقیناً ملنے والا ہے
 جیسا کہ خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ وَلَا تَظْلُمُونَ فَتِلَاذَهُ دُوسری
 جگہ فقیراً ہے۔ یعنی تمکو تمھارے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملیگا۔ اور تم ایک
 خرم کے چھلکے یا پتے کی قیمت برابر کم نہ سے جاؤ گے۔ بخلاف
 اسکے اگر عمل کم ہو گے تو اپنا سر اپنے ہاتھوں سے پیٹو گے۔ اور قیامت کے
 روز کہو گے کہ ہکو لوٹ جائے دیجئے تاکہ اپنے کام کر آؤین۔ حکم ہوگا
 کہ اے احمق تو وہاں سے ابھی چلا آتا ہے۔ اب تلافی مافات کی۔
 فہبت کہان۔ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا کے کام
 اتنے کرو جب تک دنیا میں تمھارا قیام ہے۔ اور آخرت کا کام اتنے
 کرو کہ جتنی آخرت کو بچا ہے۔ اور خدا کے واسطے اتنا کام کرو جتنی
 تمکو حاجت ہے۔ اور دوزخ کا کام اتنا کرو جب قدر غدا کا شعلہ کر سکو

نقمان حکیم سے منقول ہے کہ میں نے چار سو کتب سے پانچ امر منتخب کر لئے۔
 دو بھول جانیکے۔ تین یاد رکھنے کے۔ موت کو خدا کو۔ اور جس نے
 اپنے ساتھ احسان کیا ہو۔ اس کو نہ بھولنا۔ تو نے کیسے ساتھ احسان
 کیا ہو اور کیسے تیرے ساتھ بدی کی ہو ان دونوں کو بھول جانا۔
 الیغیر فی فضل گو نہ بنا کہ اس میں قار جاتا ہے اور گنہ سر پر ہوتا ہے۔
 حدیث صحیح میں وارد ہے کہ مَنْ تَكَلَّمَ بِمَا لَا يَعْنِيهِ يَهْوَى إِلَىٰ أَجْتِمَاعِ
 سَبْعِينَ خَرِيفًا یعنی جو شخص فضل اور غیر ضروری بکتا رہے تو۔ وہ ہنیم
 کے گڑھے میں ستر سال تک منسایا جائیگا۔ تاہی اس کا زبان بند رکھنا
 کہ فساد کی ہی خبر ہے۔ سَلَامَةٌ لِلْإِنْسَانِ فِي حَفْظِ اللِّسَانِ۔
 دوسنا تو ایک کہنا۔ کیونکہ دو کان ایک زبان عطا ہوئی ہے ع
 خموشی معنی دار کہ درگفتن نمی آید پڑ خموشی خود ایک حال ہے بلکہ

زبانِ بند کے ذکر سے اور دل اسکے فکر میں مشغول رکھنا چاہئے۔ دل بیمار۔ دست بیمار
 رباعی کم گوئی جو مصلحت خوش گوئی و چیز کہ نیرسند تو پیش گوئی و گوش تو دو
 داند و زبان تو یکے پوئے کہ دوست و دیکے بیش گوئی و نہین یک لحظہ خالی
 تجھ سے بیرون و درون میرا تو کہ دل میں یا دہے تیری زبان پر نام ہے تیرا تو
 میرا حال میں استقلال کو ہاتھ سے نہینا کہ دنیا کی کوئی اثری ایسی نہیں ہے جو
 مل نہ جائے۔ اور کوئی دشواری نہیں جو پہل ہو جا کہ ان مع العسر سراً و آسراً
 استقامت اپرا دل گرین و از رخت وصل بعش خوش چین و خبر واری کا
 و مصائب کی کے سامنے گلہ نکرنا۔ بلکہ صبر شکر بجالانا۔ جیسا کہ قرآن پاک میں خدا تعالیٰ
 فرماتا ہے کہ۔ وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ
 اُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ یعنی جو
 لوگ کہ جب انکو کوئی غم و مصیبت پہنچتی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم خدا کی ملک میں

اور انجام کار اوس کی طرف واپس جائینگے۔ پس اوس پر خدا کی عنایت و
رحمت ہے۔ اور یہی لوگ ہدایت کی راہ پالنے والے ہیں۔

خالق سے گناہ کی مغفرت و بخشش کی امید ہے۔ مگر خالق کے گناہ سے
بچتے رہنا۔ کہ حق العباد کی پریش اور گرفت کا بڑا اندیشہ ہے۔

بلحاظ وقت اپنے دنیاوی حاکم کی بھی طاعت و مزاجداری کرنا۔ دنیا
یہی عین مصلحت۔ اور بمقابلہ لیاقت کا آمد ہے۔ اوسکی سختی و بُرا

کہنے کو بُرا نہ ماننا۔ مگر حتی الامکان مایہ غرت ہاتھ سے نہ کھونا
کیونکہ غرض ملازمت سے چار پیسے پیدا کرنا ہے۔ اور غرت ہی

کیلئے پیدا کئے جاتے ہیں۔ جائز ذریعہ سے جائز امور کے حاصل
کرنیکی کوشش کرنا۔ ناجائز ذریعہ سے کار براری میں انسان ذلیل ہوتا ہے

اور زک اوٹھاتا ہے۔ دنیاوی حوائج کیلئے ایسا کام کرو کہ حسین

دین کو کچھ بھی نقصان نہ پہنچے ورنہ وہ فعل لغو محض ہے دنیا کو مثل
 سایہ کے تصور کرو کہ پکڑنے جاؤ تو بھاگ جاتا ہے خواب مرگ
 خواہ گہ قبرست بیدار سیت حشر پوچشم اگر بینا ہو دہر روز روز محشرست
 نیک نیتی و ہوشیاری سے کار مفوضہ انجام و انصرام دیا کرو
 تو پاک باش برادر مدار از کس پاک پوزند جائے ناپاک گازران برسنگ
 فصل خصوصیات کی خدمت و پیشہ و کالت سے گریزان ہونا کہ حرام
 و شبہات کا اندیشہ ہے بعض ملازمت صریح حرام بعض قریب تر حرام
 بعض حلال بعض حلال سے قریب ترین اسکی تفصیل تفسیر کشف القلوب
 پارہٴ قد فلاح المؤمنون میں واضح طور پر موجود ہے مَنْ أَعَانَ ظَالِمًا
 فَهُوَ ظَالِمٌ صحیح حدیث شریف ہے جہاں تک ہو سکے آئندہ
 حلال یا قریب تر حلال کی ملازمت دھونڈو جب تک حلال الطیب

نو کرسی شے خود کو قصور و ارتصویر کر و اور کھاتے وقت ہر آنکھ سے
 چار چار آنسو بجاؤ اور خدا تعالیٰ سے طلب معاشِ حلال کی التجا کرو۔
 ونیدار طلب مال میں دین کو برابر با و نہیں کرتا دین کو دنیا کے عوض بیچ ڈالنا
 اور یہ سمجھنا کہ مال و لاد کا حاصل ہونا اللہ تعالیٰ کے تقرب کی علامت ہے
 کافروں کا مقولہ ہے نفوذ باللہ من ہذا الاعتقاد دنیا گذشتنی و گذشتنی
 بہر طور گذر جاتی ہے چندین غم با بجزرت و نیا چیت و ہر گز رویا
 کیسکہ جاوید نریت و این یک نفسی کہ درنت عاریت است و با عاریتی
 عاریتے باید نریت پر بحد امکان مدعی۔ یا مدعی علیہ۔ کی حیثیت سے
 عدالت کی کرسی تک نہ جانا البتہ سچی گواہی دینے سے اپنی کسر نشان نہ سمجھنا
 کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ أُمُّ قَلْبِهِ
 یعنی سچی گواہی مت چھپاؤ اور جو شخص چھپائے گا وہ گناہ گار ہوگا۔

البتہ جھوٹی گواہی ندینا اور جھوٹ نہ بولنا کہ دنیا میں جھوٹ بولنے والی کما
 رزق کم اور عزت کو نقصان پہنچتا ہے۔ اور آخرت کے عذاب
 میں مبتلا ہوتا ہے۔ دروغ اے برا درگو زنیہار پوکہ کاوبہ بود
 خوار و بے اعتبار پوکہ مردم آزاری ہرگز نہ کرنا کیسکے دل کو نہ دکھانا
 بے ترس از آہِ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن پو اجابت از در حق
 بہر استقبال می آید پونیک آدمی کی زبان ہاتھ سے کیسکو نہ پہن
 پونچتا ہے رباعی خواہی کہ ترا رتبت ابرار رسد پو پسند کہ کس را
 ز تو آزار رسد پو از مرگ میندیش و غم رزق مخور پو کین ہر دو بوقت
 خویش ناچار رسد پو خیالات کانیک کہنا ہی معرفت الہی ہے
 فقری چست تصحیح خیال است۔ اور اعضا کی حفاظت و حقیقت
 اطاعت ہے۔ فرائض کا بروقت ادا کرنا تمپر فرض ہے

اگر ادا کرو گے تو جزا پاؤ گے۔ نکر و گے تو سزا اور خدا کی سزا سخت تر
 ہے۔ **مَنْ عَمِلْ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا**۔ اور حسید
 موقع ملے نوافل بجا لاؤ ورنہ بُرے افعال سے جو ارجح کو بچا دیتا ہے
 فائدہ پر دوسرے کے نقصان کو نظر انداز نہ کرو۔ ہمیشہ حیرت و شرم اور کار خیر
 میں مصروف رہنا۔ مگر نہ اس قدر کہ خود محتاج اور فقیر ہو جاؤ۔ نوبت
 دوسروں سے استمداد اور سوال کی بھونچے۔ کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے
وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا
 یعنی نہ اس قدر بخل اور کنجوسی کرو کہ گویا ہاتھ گلے کو باندھ لو۔
 اور نہ اس قدر دست کشائی کہ ملامت اور حسرت زدہ ہو بیٹھو
 سب سے پہلے اپنے اہل و عیال خویش و اقارب کا نان و نفقہ قدم
 اسکے بعد دوسرے رشتہ دار مشتق خیرات ہیں اسکے بعد اور دوسرے لوگ

اے جانن جابان من۔ وے روح من۔ ریجان من۔ میرے بعد
 تم اپنے مان اور بھنوں کے تادم زندگی خبر گیرا رہنا۔ بڑی بھنوں کا او
 چھوٹی بھنوں پر شفقت رکھنا۔ تم سب کے بالاتفاق بہتیت مجموعی
 ہستے میں میری خوشنودی متصور ہے۔ اگر وہ نگو اچھانہ سمجھیں تو خیر مضی
 نہیں۔ مگر تم اُن کے حقوق کو سمجھنا۔ کیونکہ اگر وہ خدا خواستہ اپنی
 التجا دوسرے کے پاس لیجاوینگے تو تم خود اسکو گوارا نہ کر سکو گے۔
 دیکھو خبردار بھنوں کو نہایت ہی عزیز رکھنا کہ میں انکو تم سے کم نہیں
 جانتا ہوں۔ مکان مسکو نہ تمھاری والدہ کے نام کا ہے۔ اسکی مرمت
 شکست و ریخت کرتے رہنا۔ کہ تمھارے بزرگوں کے نام کی بقا
 ہے۔ اویسکے اتلاف اور بربادی کیلئے کسیکو دست اندازی کا
 حق نہیں۔ ورنہ بے گھر ہو جاو گے۔ در بدر کرایہ کا مکان لیکر ذلیل ہو گے

تیسری تجنیہ و تکفین میں داخل و مقولات نہ کرنا۔ کسی قسم کے رسوم ناجائز
 کا ارتکاب نہ ہو۔ تابوت پر چادر کی ضرورت ہے۔ نہ پھولوں کی
 چادر کی۔ بلکہ آل ہول رضی اللہ عنہا۔ مسند نشین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم۔
 حضرت پیر و مرشد م کو اختیار تامہ حاصل ہے انکی ہدایت پر عمل کرنا
 ہاتھ خالی اوس طرف جاتا ہوں میں اور تہی دستی سے شرماتا ہوں میں
 دستگیر دستگیری کیجئے پو آبر و میری وہاں رکھ لیجئے
 پس جو لوگ میت کے ساتھ رہینگے اوںکو حسب مابج اخلاق سے
 رخصت کرنا۔ اور وقت موقع کھلانے پلانے سے بھی دریغ نہ کرنا
 عمدہ ترین سلوک لوگوں کے ساتھ کھانا کھلانا ہے میرے دوستوں
 کی تعظیم و تکریم۔ اور اونکا ادب نیاز مندانہ ملحوظ رکھنا۔ کہ مثل میرے
 وہ بھی تپہ شفقت برزگانہ مبذول رکھیں۔ اور اپنے دوستوں کی

حقارت نہ کرنا۔ تاکہ تیرا نکاح اعتماد زیادہ ہو۔ جو شخص تم سے مشورہ لے بلا لحاظ اپنے
 نقصان کے اور سکونیک مشورہ دینا حتی الامکان کیسے نزدیک التجانہ لیجانا
 اچھا ماضرت لاحق ہو تو۔ دل سے پوچھنا۔ استخارہ کرنا۔ خراب نہیں ہوا جس نے
 استخارہ کیا۔ دیکھو طبرانی در اوسط سعادت اولاد آدم ہے استخارہ کرنا اللہ تعالیٰ
 سے۔ اور بد بختی ابن آدم ترک استخارہ ہے اللہ تعالیٰ سے۔ دیکھو حسن حصین صفحہ ۱۷۱
 حاکم و ترمذی سے ۱۱۱ دل را اگر توصاف کنی بچو آئینہ بزمیک جلال دوست
 نماید معاینہ بچو اور در دل نیست دل من بدست او بچو آئینہ بدست من
 و من در آئینہ بچو سائل کا سوال بقبر اماکان رد نہ کرو۔ اور خود کسی سے کسی قسم کا سوال
 نہ کرنا۔ کہ حرام ہے۔ ۱۱۱ قناعت تو نہ گرم گردان بڑ کہ ورا تو ہیچ نیست
 خدا کے آگے بندگی اور حاجت مندی کا اظہار یہی کیا کم صلہ ہے ۱۱۱ خدا اگر یہ
 بہ بند و در بچو کشاید بفضل و کرم دیگرے ۱۱۱ اور چارہ کار بندہ داند بچو

چون ہیچ و سلیش نہ اندوختہ میں جاسد پیدا ہو جاتے ہیں چھوڑ جائے
 سے ورثہ میں جھگڑے قائم ہوتے ہیں عفو کی حکیمہ عفو کرنا۔ اور غصہ کی
 حکیمہ کی نکرنا۔ درستی و نرمی ہم در بہت بڑا چورگ زک جہلج و مرہم است
 مگر بتے کو دبا نا خلاف مردانگی جاننا۔ عالم کو صراف اور زبان خلق کو تقارہ
 خدا جاننا۔ اور اون سے بہت حذر کرنا۔ حلم کے خوگر رہو۔ اور اوس کی عادت
 جیسا کہ شیخ سعدی کا قول ہے قطعہ در خاک بلیقان جو رسیدم بہ عابد پو گفتم مرا بہ ترست
 از جہل مالک کن ڈگفتا برو چو خاک تھل کن بے فقیہ پو یا انچہ خواندہ ہمہ در زیر خاک
 اور سب مل جل کے رہنا۔ مدارا کا شیوہ رکھنا کہ اہل دین کی متابعت
 اور اہل دنیا کی موافقت اسی میں متصور ہے ع خوشامد ہر کرا گوئی خوش آمد
 شیوہ عاجزی نہ چھوڑاے فیض پڑیو وہ شے ہے نہیں خدا
 کے پاس ڈپان میں پان ملانے سے دشمن بھی دوست ہو جاتا ہے

آسائش و گیتی تفسیر این دو حرفت است؛ باد و ستار بجلف باد شمنان مدارا
 شرافت شریفانہ چلن کا نام ہے۔ اگر کوئی نیکی نہ کر سکو تو کم از کم اپنے
 نیت ہی کو نیک رکھو۔ صحیح حدیث ہے کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ مثلاً مکان
 میں دشمنان قائم کرنا چاہو تو۔ اذان کی آواز سننے کی نیت رکھو۔ ہم خرما و ہم شمش
 ہوا و روشنی سے استفادہ ہو جاتا ہے۔ قرض لینا۔ وعدہ سے بڑھ کر۔ ایسا کام
 رکھنا۔ ورنہ ساقط الاعتبار ہو جاوے۔ اور منافق کہلاوے۔ بساط سے بڑھ کر پانی
 بہ بران عقل و دانش باید گریست و کہ آمد بود و نوزدہ خبیث

نوٹ: فخر انہیں بلکہ تکریم فقیر کہتا ہے کہ عمر بھر کبھی سے فقیر نے قرض نہیں لیا۔ البتہ اکثر غولیش و بیگانوں کو عند الضرورت
 قرضہ دیا ہے اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ اپنی تنخواہ کے موافق موازنہ تیار کر لیتا۔ عید۔ بقریہ۔ شادی۔ مہمانی
 تیمارداری۔ سفر۔ وغیرہ روزمرہ کے مصارفی مآت سب کچھ اسمیں موجود ہوتے۔ اسمیں ایک پس انداز
 کا بھی ضرور رہتا۔ اسکی حفاظت و نگاہداشت میں ضرورت پر بڑی مدد ملتی۔ جب تنخواہ کی کمی
 زیادتی ہوتی۔ فوراً دوسرا موازنہ مرتب کر لیتا۔ کبھی گنجائش موازنہ سے بڑھ کر مصارف
 نہیں کئے۔ شاؤ و نادرا ایسا ہوا ہے کہ ایک مد کی رقم بچت۔ دوسرے ضروری مد میں
 صرف ہوئی ہے۔ اسی لئے محسوس و غلاتق شعیر اخیر مضایقہ نہیں۔
 الحمد للہ قرض چلنے سے ہدایت مالی لئے ذلیل نہیں کیا۔
 اکثر دوست احباب اپنا اپنا موازنہ فقیر سے مرتب کر لیا کرتے۔

کلام میں ہمیشہ اپنے خطاب کے موقع اور انجام کو مد نظر رکھنا۔ نہ ایسے مٹھے بنو۔
 کہ کوئی نکل جائے۔ نہ اتنے کڑوے کہ کوئی تھوک دے۔ نہ ایسے آہستہ چلو۔
 کہ پیچھے رہ جاوے۔ نہ ایسے دوڑو کہ ٹھوکر کھا کر گر پڑو۔ بہر حال میانہ روی اختیار کرو
 نے سادگی میں لطافت نہ کچھ بانگین میں ہے، و خیر الامور وسطہا کے چلن میں ہے
 مہمان کی تواضع کو خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث تصور کرنا۔ کہ وہ حقیقت
 اپنے تقدیر کا کھاتا ہے۔ اور تمہارا نام نیک ہوتا ہے۔ شکر بجا آر کہ مہمان تو
 روزی خود بخود از خواں تو؛ اگر کوئی مکان پر آوے تو جس حال میں ہو نکل آنا کہ وہ بڑی
 دور سے تم تک امیدوار چھوچھا ہے۔ بھولے حدیث شریف اکثر اعمار

تو شکر یہ کہ تمہارے رویہ کا وہ تقدیر ہے کہ فقیر کھانا کھا رہا تھا۔ ایک شاہ صاحب آکر آواز دی۔ تم نے کہا کہ
 ایک پیڑ بھی دو مرتبہ چکے ہیں۔ مجھے خیال ہوا کہ کھانے سے فارغ ہو کر جا ملیں گے۔ دل کی طرف رجوع کیا
 رفتی رفتی گئے کھانے لگا۔ کہ تو برا عہدہ دار۔ یہ عالم نہیں۔ اسکو دھوپ میں کیوں کھڑا کرتا ہے۔
 کھانا جاتا کہ ان سے۔ واپس آکر کھانا۔ پس فوری تقیل کی۔ وہ بیچارے شرم کے مارے۔
 ہنسنا لگے۔ دیکھ کر اسی خوش ہوئے اگر چند روپیہ بھی انکو دیتا۔ اتنے خوش نہوتے۔ اس روز سے
 دل کو درجہ عیدت سے بچھیرنے سے ہو گئی۔

اُمَّتِي بَيْنَ السَّبْعِينَ وَالسِّتِينَ ۚ فِي زَمَانَا - انسان کی زندگی ساٹھ
 تشریال کے درمیان معمولاً ہوا کرتی ہے۔ اسکے بعد تو اسکو مجبوراً دنیا سے چلنا
 پڑتا ہے۔ ۵۔ پندے دہمت اگر عین داسی ہوش و آزار بہر خدا جائے ترویر ^ش
 عقبی ہمہ روز راست دنیا یکدم و آزار بہر دے ملک ابد را مفروش ^ش اتف
 جینے کا بھی کیا یقین ہے کہ ہر دم موت کا خطرہ لگا رہتا ہے۔ ۵۔ رستہ
 ملک عدم کا بھی ہے کتنا ہموار و آکھہ بند کر کے چلے جاتے ہیں جلنے والے
 ۵۔ کوئی آرام تو ہے قبر میں انسان کیلئے و جان سب دیتے ہیں اس خانہ
 ویران کیلئے و عین ڈال ہے عین آتے ہی تو نے لے قبر و یہی دستور تواضع کا
 مہمان کیلئے و یہ ظاہر ہے کہ انگریزی یا قانونی تعلیم محض دنیاوی منافع کے
 خیال سے ہوتی ہے۔ دین سے او سکوسر متعلق نہیں ہے ۵۔ صدیف
 یہ مرنیکے لئے جینا ہے و اس جینے پہ یہ بغض و حسد کینہ ہے و دارا کا

بعض تعلیم پاکر ملازمت ملنے سے پھلے چل بستے ہین۔ رباعی
 تاکے نغم منہج و مسہل خوردن و خوردار ز ترود این ہمہ افسردن و اسے در
 اجل چو سچیں را نگذاشت و بر زیستن اینقدر نباید مردن و غافل تجھے
 گھڑیاں یہ دیتی ہے منادی و خالق نے گھڑی عمر کی اکیا و گھڑیاں
 اور بعض کو اس دنیا ناپاں دار سے فائدہ اٹھانیکا موقع مل جاتا ہے
 آنا نہ غنی تراند محتاج تراند و مگردا آخرت کیلئے جہان ہر شخص کو دوا
 رہنا ہے۔ اور اس کے حصول کا ذریعہ علم عربی ہے اسکی تحصیل کی
 کچھ بھی فکر نہیں ہے۔ عارضی سکونت کیلئے بڑے بڑے۔ بنگلے
 و محل سراہین اور کوٹھیاں تیار کیجاتی ہین۔ کسری کے سے گھر محل
 بنائے تو کیا و قارون کے سے گنج ہاتھ آئے تو کیا و جب سر پہ قضا
 پکاریا نا لہ و آئے تو کیا و گرنہ آئے تو کیا رباعی غرہ چہ شوی

بسکن و کاشانہ و بر عمر کہ بہت حاصلش افسانہ و ہنجوابہ بادی و ہم فوضی
 بر ہنگد ریل چہ سازی خانہ و افسوس ہے کہ جہان بھو قیام دوام کرنا ہو
 وہاں کیلئے سفال پوشیاں پیش مکان بنانے کی بھی فکر نہیں ہے۔
 طفل نہ رہی کہ تھی وہ جانیوالی پڑ کیا رہتی جوانی کہ جو تھی مٹانیوالی پڑ پیری کہ
 رشید تم غنیمت جانو و اب فصل نہیں ہے کوئی آنیوالی پڑ ایک شخص قوم
 بنی اسرائیل سے سات سو برس کی عمر کا بڑے کے جہاڑ کے نیچے زندگی
 بسر کرتا تھا۔ لوگوں نے اسکو پانی اور دھوپ کی تکلیف پہننے کی غرض سے
 مکان بنانے کی رائے دی۔ تو جواب دیا کہ سات سو برس ہی آجینا
 اتنی تھوڑی مدت کیلئے مکان کی ضرورت کیا ہے آخر نہ بنایا۔
 منہمکان دنیا ہنسنیگے اور ہم کو دیوانہ کہیں گے۔ ہم بھی اونکو احمق سمجھیں گے
 اِنْ تَسْخَرُوا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ ؕ اَلَا يَفْرَدُ رُحْمَتِ مَوْجُودُ

کو عزیز رکھنے والا شخص درحقیقت نیک کردار و کفایت شعار ہے کیونکہ
دوست احباب دنیا کی سب چیزیں تو پھر بھی مل سکتی ہیں۔ مگر وقت
جب ہاتھ سے نکل جاتا ہے تو پھر وہ نہیں مل سکتا۔ عمر تو بابت
مثال آج جو بڑا آب رفتہ باز کے آید بچو وقت کی پابندی جو آب
انگریزوں نے اختیار کر لی ہے۔ فی الحقیقت یہہ قدما و پیش رو
مذہب اسلام کا عام دستور تھا۔ اپنا وقت ضائع۔ اور دوسرے کا وقت
خراب کرنا۔ بڑا مسرف اور بیدرد شخص ہے۔ دیکھو متقدمین کے
کارنامے کہ انھوں نے اپنے عزیز وقت سے کیا کیا کارآمد نتائج نکالے
اور اوسکی کیا کیا یادگاریں دنیا میں چھوڑیں۔ اخیر میں مشورہ یعنی
عارف و مکرر راز اپنے ہی تک رکھنا کہ اسکے بعد فاش ہو جاتا ہے۔
خامشی یہ کہ ضمیر دل خویش بڑا کسی گفتن و گفتن کہ گوئی ہر ایک فعل اول ہی

ایسا سوچ سمجھ کر کرنا چاہئے کہ اس کے چھپانیکلی ضرورت اور نوبت ہی نہ آوے
 ۵ مردِ آخر میں مبارک بندہ ایستاد دریں مگر یہ آخر خندہ است
 فی زمانہ۔ وہ لوگ تو بہت کم ہیں۔ جو خدا تعالیٰ سے ڈر کر گناہ نہیں کرتے
 اکثر لوگ شرما شرمی سے بھی بُرے کاموں سے بچتے ہیں۔ اگر تم میں
 خدا ترسی ہے۔ تو چشمِ مار و دشمنِ دلِ ماساد۔ کیونکہ کَمَا نَعِيشُونَ مَوْتُونَ
 کَمَا مَوْتُونَ تَبْعُونَ۔ حدیث شریف میں وارد ہے۔ ورنہ دنیا کی
 شرم و حیا کا تو خیال ضرور رکھنا چاہئے۔ کہ اس کا اثرِ آخرت میں بھی
 ۵ سرخروئی تصور ہے کہ الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيمَانِ۔ یہی حدیث صحیح ہے
 شاد باش و امین و فارغ کہ من اثر آن کخم باتو کہ باران با حین مؤثر اخلاق
 گندہ مذاق۔ شرمناک رسومات۔ یعنی جلسے۔ و روشنی۔ و آتش بازی
 و رقص۔ وغیرہ نے ہماری قومی سلطنتوں کو بیخ و بنیا دے اُکھڑ دیا

فرمان نیرودی کی خلاف ورزی نے ہمارے قوم پر ٹھکرا رہی ہے
 جہانِ قص طوائف - و ناٹک - وغیرہ ہوتا ہے وہاں بعثتِ تہا رازل
 ہوتی ہے۔ ایسے مہل مجاہد کی شرکت سے دو امانا فرکر میزان رہو۔
 اچاناً وہاں موت آجائے۔ جہان کا مرنا پسند نہیں۔ اوس مقام کا جانا
 بھی پسند نہیں جس طرح مہضہ و طاعون وغیرہ جہان نمودار ہوتا ہے
 نہیں جلتے۔ بدرجہ اولیٰ ایسے مہل تقاریب سے بچنا بھی لازمی امر ہے
 مَنْ جَعَلَ شَيْئًا عَادَاةً - جن بوقوفوں نے بہشت و دوزخ وعدہ - وعید
 رب جلیل کو امر خیالی - و بازیچہ طفلان - تصور کر لیا ہے۔ اُن سے ہم کو
 بحث نہیں آیہ اُولَئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ اُولَئِكَ هُمُ الْغٰفِلُونَ
 کریمہ و جَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحَدُّثًا
 آو ر فاسق - و فاجر (کسے باشد) کی تعریف کرنے سے اور اوس کا تحفہ

وہ یہ لینے سے حتیٰ کہ دعوت قبول کرنے سے بھی پرہیز کیا کرو کہ نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (اور وہ رحمت الہی تعالیٰ شانہ میں واسطہ
 جہان و الون کے) کہ جس وقت تعریف کیا جاو فاسق غضبناک ہوتا ہے
 یعنی غصہ ہوتا ہے رب العالمین صَدَقَ اللہُ وَرَسُولُهُ رَبَّنَا اهْدِنَا
 الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ جب کوئی کام تمہارے خاطر خواہ ہو جاو تو
 دو رکعت نفل شکر یہ نماز ادا کرنا اور اپنے کُل کاموں کو اوسی قادر مطلق کے
 حوالہ کرنا کہ یہی کلیہ اوس کے راضی رکھنے کا ہے وَأَوْفُوا بِعَهْدِي إِلَى اللَّهِ
 إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادَةِ باطن بنہالے رہنا تا ظاہر خود بخود دست
 ہو جائے اور ریا کر نیکی ضرورت نہ پڑے اپنی ذاتی حاجتوں کو روز بروز
 ایسا کم کرنا کہ اپنا کام آپ ہی پورا کر سکو۔ ملازم یا اولاد سے کام لینے کی
 ضرورت ہی نہ پڑے۔ مختصر روزی پردل حریص کو ضامنہ کر لینا و

خَيْرُ الزَّوْقِ مَا كَفَى - کیونکہ مقابلہ مرافقہ یا پچھوساں شہتیر اخلہ شہت ہو
 کھادی چھنا - محل اور رھنا - بویامی بیر یا بچھنا - فقیرانہ گذران کرنا ضروری
 دینومی حاجتوں سے جلد فارغ ہو کر مسجد میں جا بیٹھنا - اولی ہے اور سنت
 حرص قانع نیست صائب ورنہ اسباب جہان پڑانچہ من در کار دارم بیشتر
 در کار نیست - خدا تعالیٰ سے التجا ہے کہ تمھاری دنیا اتنی کشادہ نہ ہو کہ
 وبال جان ہو جا - اور اوسے میں منہمک رہو - آب در کشتی ہلاک کشتی است
 آب زیر کشتی آنا پستی است پڑا ورنہ اتنی تنگ ہو کہ دینی کوئی کام خاطر جمعی
 سے نہ کر سکو - متوسط درجہ میں ہو - ہاں خدا نخواستہ جب کوئی مصیبت
 یا مال - یا آبرو - پر آتی ہوئی دیکھو تو بیدریغ سخاوت و خیرات کرنا کہ -
 الصَّدَقَةُ ثَمَرُ الْبَلَاءِ حدیث شریف میں آیا ہے جب کسی قسم کا
 ادباریا اسکے آثار دیکھو تو فوراً توبہ کر لینا کہ استغفار سے رحمت پروردگار

شامل حال ہو جاتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے وَمَا كَانَ لَیْسَ
 لِعِبَادِیْ یَعْبُدُوْهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ یعنی جو لوگ کہ توبہ و استغفار کرتے ہوں
 او کو خدا تعالیٰ کسی عذاب میں گرفتار نہ کریگا۔ اور جب نامساعدت نہ آئے
 دیکھو تو سفر اختیار کر لینا کہ السَّفَرُ سَبِيلُ الطَّافِرِ نَزْرُکُوْنَ کا مقولہ ہے
 ہر وقت باوجود ہنا کہ دافع نسیانِ بلیات ہے اسی قرۃ العینین
 یاد رکھو کہ علی العموم سب گناہ کبیرہ اور علی الخصوص قتل زنا رشوت
 نشہ سرقہ وغیرہ ایسے گناہ ہیں کہ سرچڑھکر بولتے ہیں اون کے
 چھپ جانیکے خیال محال سے چھپ کر ارتکاب کرنیوالا بڑا ہی احمق ہے
 پانچ حواس میں سے چار قوتیں یعنی باصرہ۔ سامعہ۔ شامہ۔ وذا بقہ
 نکو دوسروں کے بابت خبر دیتے ہیں ان سے بعض بعض شرعی حرم بھی
 وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ جیسے کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ

انگہ کا زنا نظر ہے۔ جو غیر عورت پر پڑے۔ کان کا گناہ سماع ناجائز
 و غیبت کا سننا وغیرہ۔ زبان کا گناہ۔ غیبت کرنا۔ مال حرام کا کھانا ہے
 حدیث شریف میں وارد ہے کہ جس نے اپنے گلے کے درمیان فی خیر یغنی
 زبان کی حفاظت کر لی اس نے اپنا نصف دین سنبھال لیا جرمہ صغیر
 جرمہ کبیر۔ علی ہذا شامہ کا گناہ بھی اس خوشبو کا سونگنا ہے جو ناجائز
 طریقہ سے حاصل کی گئی ہو۔ یا غیر عورت کے پاس سے پھونچی ہو وغیرہ
 البتہ قوت لاسہ ایسی ہے کہ جس طرح دوسروں کی۔ خبر لگو پھونچاتی ہے
 ایسی طرح تمھاری خبر بھی دوسروں کو کر دیتی ہے۔ اور اس سے بڑے بڑے
 گناہ۔ حرام وغیرہ وغیرہ عمل میں آتے ہیں گناہ صغیرہ پر اصرار گناہ کبیرہ
 تک پھونچا دیتا ہے۔ پس ہمیشہ ان سب گناہوں سے بچنے کی کوشش کرنا
 فقیر منافع الاعجاز۔ شرح گلشن راز۔ کا ترجمہ کر رہا ہے۔ شاید حیات مستعلا

و دم ناپائدار و فانیہ کرنے۔ پیرو مرشد کی خدمت میں عند الفترت
 حاضر ہو کے تم اوسکو انجام دینا ع اگر یہ نہ تو اندر سپر تمام سند و العیض
 نصیحت کرنا تو سہل بات ہے۔ مگر قبول کرنا اور اوپر عمل کرنا ہی
 مشکل امر ہے۔ کیونکہ نصیحت کا کڑوا گھونٹ ہوا پرستون کے گلے
 نہیں اترتا ہے۔ اسلئے کہ منہیات و ممنوعات پر سب کا دل حریص ہوتا ہے
 خصوصاً نوجوان و طالب علم جو علوم رسمی۔ اور ہنر و دیوی میں مشغول رہے
 وہ جانتا ہے کہ صرف علم ہی وسیلہ نجات ہے چندان عمل کی حاجت
 نہیں ہے تو یہ تو یہ یہ اعتقاد بد۔ فلاسفہ کا مذہب ہے۔ اتنا تو سمجھو کہ
 جب علم حاصل ہوا۔ اور عمل نکلیا۔ تو خدا تعالیٰ کی حجت بندہ پر مضبوط
 ہو گئی۔ اور جا غدر باقی نہ رہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے
 ہیں کہ قیامت کے دن بہت سخت عذاب اوس عالم پر ہوگا جسکو علم

کچھ فائدہ نہیں چھوڑنا۔ آخر فریاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
 حدیثوں میں جملہ نصیحتیں موجود ہیں۔ اوں میں سے ہر نصیحت بنیظیر ہے
 اوسکے فوائد و تاثیر کا کیا کہنا منجملہ نصح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے ایک نصیحت یہ بھی ہے کہ ”خدا جس بندے سے ناخوش ہوتا ہے
 اوسکی پچان یہی ہے کہ وہ بیہودہ کاموں اور لہو و لعب میں مصروف
 رہتا ہے“ اگر تمام عمر کی ایک ساعت فعل عبث بیکار میں گزر جائے تو
 اوسپر حسرت و پشیمانی بیشمار لازم ہے۔ افسوس نہیں خوف
 الہی دل میں ڈالتا کہ نہیں قصد غدر خواہی دل میں ڈالنا کہ کی طرح خطا
 میں گذری سب عمر برباد ہونے پہ سبیدی ہے سیاہی دل میں ڈالنا اور خطہ
 میں ہے کہ جس کی عمر چالیس برس سے زیادہ کٹ گئی اور اوسکی نیکی
 بدی پر غالب نہ آئی تو اوسکو دوزخ کے واسطے تیار رہنا چاہئے

جہانِ الون کے واسطے یہ نصیحت دانی و کافی متصور ہے۔ نظم
 بجتے ہوئے جنکے آگے تاشے دیکھے۔ رنگین دنرات پڑ نہلاتے ہو
 یہ انکے لاشے دیکھے۔ افسوس مہیات پڑ اب چاہئے خلق ملکوت کے
 دیکھے۔ عبرت پڑے پڑ ہمنے کیا کیا یہاں تاشے دیکھے۔ کہو کہ دن
 منقول ہے کہ ایک دن جماعت صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 رو برو ذکرِ خیر حضرت عبداللہ بن عمر کا فرمایا۔ تو آپ نے ”فرمایا کہ وہ تو
 آدمی بہت ہی اچھا ہے کاش نماز تہجد بھی پڑھتا۔“ چنانچہ خدا تعالیٰ
 فرماتا ہے تَتَجَافَى جُنُوبَهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّكُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا
 رباعی آنکہ غم یار بود چون خسپہ پڑ آنکس کہ طلبگار بود چون خسپہ پڑ
 اے دیدہ گنہ میکنی و می خسپی پڑ چشمے کہ درو خار بود چون خسپہ پڑ حضرت
 جلیلہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا او

مزاج کا حال سیافت کیا آپ نے جواب دیا کہ ہمارا وعظ و نصیحت کچھ کام
 نہ آئی۔ مگر وہ چند کعتیں کام آئیں جنہیں ہم رات کے وقت پڑھتے تھے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے ”فرمایا کہ رات کو بہت
 نہ سونا کہ بہت سو نیوالا قیامت کے دن فقیر اور محتاج ہو کر اٹھیں گے
 نکتہ۔ دنیا کی محتاجی قلیل عاقبت کی محتاجی کثیر ہے وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ
 نَافِلَةً لَّكَ وَصَيَايَ لِقَانِ مِّنْ لَّكُمَا کہ حضرت لقمان علی نبیا و
 علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بیٹے سے وصیت فرماتے تھے کہ اے بیٹا
 مرغ سے زیادہ تر باخبر سونا حیف ہے کہ مرغ تو بانگ مینا ہے
 اور تو پراسوتا ہے ایک شاعر کے نظم کا خلاصہ یہ ہے کہ ادھی
 رات کو سرو کی شاخ پر قمری بولی اُسد م میں غافل پڑا سو رہا تھا قسم
 کعبہ کی میں جھوٹا عاشق ہوں اگر سچا ہوتا تو یہ قمری ہرگز مجھ پر سبقت نہ لجاتی

وہی شب بچپنِ خوابِ غفلتِ بودم و نا آگاہِ سر شد و گشتم بیدار و نا گاہ

خودش بلبلانِ سحری و رفعتِ چو بکوشِ من سید از گلزار و بر خاستم و

بنجو دطامتِ کردم و صد حیف کہ من خوابِ مرغانِ بیدار و آن من

مشتیِ اَلَا یَسِیْعُ بِجَدِّهِ وَلَکِنْ لَا تَفْقَهُوْنَ تَسْجِیْمَهُمْ ۝ صبح صادق

مرہمِ کافور دار و در بغلِ یزیدِ علاجِ زخمِ عصیانِ مکیں ہشیار باش و

بہر کانِ سعادت کہ خدا داد بہ حافظِ یزید و در شبِ تار و دعا سحری بود و

منقول ہے کہ تلاوتِ قرآن کی آواز۔ وقتِ سحر استغفار کی آواز۔

خدا تعالیٰ کو خوش آتی ہے ہر شب میں آدھی رات کے بعد سے طلوع

افتاب تک یہ ندا ہوتی ہے کہ کیا ہے کوئی سوال کرنے والا کہ میں اسے

دوں اور کیا ہے کوئی توبہ کرنے والا۔ کیا ہے کوئی مغفرت چاہنے والا

کیونکہ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ جب آدھی رات گزرتی ہو اور خلقِ حق تعالیٰ

اسی وقت یہ خدا خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے سیفیان توری جسے اللہ علیہ
 قول ہے کہ وقت سحر کے خدا ایسی ہوا چلاتا ہے کہ ذکر و استغفار عابدوں کا
 خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچاتی ہے اول شب کو منادی ندا کرتا ہے
 کہ عرش کے نیچے کے عابد و خیر دار اوٹھتے جاؤ۔ تو عابد لوگ اور جمعہ کثرت
 ہوتے ہیں اور نازین پڑھتے ہیں جبکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے پھر
 نصف شب کو منادی ندا کرتا ہے کہ ہوشیار ہو جاؤ دعا قنوت پڑھنے والو
 پس اوٹھتے ہیں اور سحر تک پڑھتے ہیں اور جب صبح ہوتی ہے تو منادی
 ندا کرتا ہے کہ بیدار ہو خواب غفلت کے سونے والو۔ تب اپنے اپنے
 بچھون سے اس طرح اوٹھتے ہیں جس طرح مردے قبروں سے نکل پڑتے ہیں
 رباعی شب خیز کہ عاشقان شب را کنند بگردد سر کو می دوست پرواز کنند
 ہر جا کہ درے بود لبش بر بند بگردد الا در دوست را کہ شب باز کنند

ایہ نیرسند و قچہ باطن کو سرمایہ اعمال اور نقد احوال سے خالی نہ رکھنا۔ اور
 یقین طور سے تصور کرنا کہ صرف علم کی سیکی دستگیری نہیں کرتا ہے۔ مثلاً
 اگر کوئی سپاہی ہتھیار بند جنگل یا بان میں بھونچے اوکے نزدیک وہاں
 تلواریں کمان بندوق وغیرہ جملہ ہتھیار موجود ہوں۔ دفعتاً آدم خوار شیر پلٹے
 آیا بغیر ہتھیار۔ و بدون استعمال آلات مذکور کے خود بخود شیر بھاگ جائیگا
 تم کہو گے نہیں پس لاکھوں مسئلے علم کے تمھیں یاد ہونگے اور اس پر عمل کچھ
 بھی نہوگا تو محض معلومات سے کیا حاصل نظیر ثانی یہ کہ اگر کسی شخص کو
 صفراوی بخار ہے اور بخوبی سمجھتا ہے کہ سکنجبین اور آتش جو اس کو مسمیت
 ہے تو یہ اس کا مجرد علم موجب صحت اور زوال مرض کا باعث نہ ہو سکیگا
 جب تک اس کو نہ کہا گیا کہ ہرگز اچھا نہوگا۔ پس علم ہیبت حاصل کرنا
 اور ہیبت کتابوں کی اور اراق گردانی کرنا بغیر عمل کے بیکار و بیفائدہ ہے

ای عمر میری جہ تک اپنے کو اپنے کاموں سے خدا کی حمد کا مستحق نہ بناؤ
 تم پر کرم کیا جائیگا۔ خدا تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے کہ جس کی کان تویر حوالہ
 سے وہ فایہ عمل اکتفا و لا یشرع بعبادۃ غیرہ اکتفا سے جو اپنے
 رب کی ملاقات چاہے تو چاہے کہ اسے کام کرے اور اپنے رب کی بندگی
 میں کسی کو شریک نہ بناوے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد
 ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم ہے پہلا کلمہ تو حیدہ لا الہ الا اللہ
 الا اللہ محمد رسول اللہ کہنا۔ دوسرا نماز پڑھنا۔ تیسرا زکوٰۃ دینا۔ چوتھا
 رمضان کے روزے رکھنا۔ پانچواں حج خانہ کعبہ کا کرنا۔ دوسری حدیث کا
 مضمون یہ ہے کہ ایمان اقرار کرنا زبان سے اور سچ جاننا دل سے اور
 عمل کرنا ماتھے پاؤں وغیرہ سے ہے پس اس سے بزرگ روشن تردید کو نہ ہوگی
 اگر تمہیں بہت خطرہ گذرے کہ بندہ اپنے عمل سے بہشت میں جائیگا خدا کے

فضل و رحمت سے۔ تو ہنوز تم نے فقیر کا مطلب نہیں سمجھا۔ یہ تو فقیر ہی کہتا ہے کہ بندہ محض خدا کی راہ کے فضل و کرم سے بہشت میں جاوے گا کہ جنتِ ثابِت اور عبادت سے اپنے تئیں خدا سے الگ کی رحمت کے لائق اور مستحق نہ بنائے گا۔ خدا تعالیٰ کی رحمت کا حقدار نہ ہو گا۔ یہ فقیر کا مقولہ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ اِنَّ سَعْمَةَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِ
یَعْنِیٰ شَيْءٌ خدا کی رحمت نیک آدمیوں کے قریب ہے اور جب خدا کی رحمت بندہ پر نازل ہوئی تو بہشت ملنا معلوم اگر کوئی کہے کہ صرف ایمان سے پہنچے بہشت میں جائیگا تو یہ بات فقیر ہی کہتا ہے۔ بلکہ مان لے کر کہ بہشت سے پہلے مراحل ہیں آئینے۔ اور بقدر گناہ عذاب ہو لیتا۔ جب بہشت ملے گی۔ اسی سے
جب تک تم محنت نہ کرو گے مزدور سی اور نہ کسری نہ کرو گے نہ خواہ پناؤ گے
سے ہی عبادت سے چرانا اور جنت کی طلب پر کام چور اس کا کام

کس منہ سے اجرت کی طلب؟ ایک شخص قوم بنی اسرائیل سے برہمن
 عبادت الہی تھانے شائد کرتا رہا۔ خدا تعالیٰ اگلے خلوص سے کوہا گیا
 تھا کہ تاپا ایک فرشتہ شکل انسان آیا۔ اور کہا کہ کب تک یہی
 بیفائدہ کر کا آخر یہ مقدس فرشتہ اپنے جواب دیا کہ جبکہ بندگی خیر
 مقرر نہیں نہ امی اس کے ہاتھ سے خواہ دو زخمی کرے یا بستی اس کا اختیار
 اس فرشتہ نے بارگاہ حضرت احدیت میں عرض کیا کہ الہی تجھ کو روشن
 جو اس عابد نے جواب دیا۔ حکم ہوا کہ اسے فرشتہ وہ بندہ باوجود صفت
 یسعی کے ہماری عبادت سے باز نہیں آتا ہے۔ ہم باوجود صفت کریک
 سطح اس کے گناہ نہ بخشے۔ تم تمام گواہ رہو میں نے اس کو بخش دیا۔
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی یہ گمان رکھتا ہے کہ جب
 برداشت مشقت حینت یلگی سودہ بلو الہوس ہے ایمان جو ملازمت

گور برچم پادشاهت برین چستی و پادشاهی ماکو اور جسته به خیال یک بزو بازو
بهشت نصیب ہوگی و ذر حمت کیچہ وار ہے

گمناش بندگی دزدنگی و سر دشت بہترین بندہ پادشاهی
دایم بگناہ نفس راغب بود و در قالب عاصی و روح تائب بود و بہ کشت
سفید و رو سپید نگردد و این پیری من صباح کاذب بود و پادشاهت
حسن بصری رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آذر و بہشت ہیں پادشاهی
گناہ ہے مخلص اور گناہوں کے۔ پس یہ کہنا کہ خدا تعالیٰ ہماری عباد
محتاج نہیں وہ غفور ہے کتنی حماقت کی بات پادشاهی دل تو بہ نہیں
چہ کہ ہم پند نہ شنید طفل نادان چہ کہ ہم کبر و رفعت گویم اگر تو انصاف کنی تو اقصیٰ مرتبت
نام شیطان چہ کہ ہم پادشاهی اسرار ازل را نہ تو دانی و نہ من پادشاهی حروف و حمانہ خوا
نہ من پادشاهی از پس پردہ گفتگوئے من تو کیچہ چون پردہ برافت نہ تو مانی و نہ من پادشاهی

ای عزیز حقیقت کے معنی یہ نہیں کہ عمل نکرے بلکہ عمل کا نفاذ کرے
 چشم اگر بینا شود ہر سو جمال یا بہت بگوش اگر شنو بود در سخن
 اسرار بہت پر حقیقت دریا ہے اور شریعت کشتی پس بغیر کشتی
 دریا سے پار ہونا محال ہے نصیحت گوش کن جانا کہ از جا
 دوست تر دارند بچو انان سعادتمند پذیردانا پر حضرت علیہ الصلوٰۃ
 والسلام فرماتے ہیں کہ دانشمند آدمی وہی ہے جو اپنے نفس پر غلبہ
 آکر اپنے سہجے کام کرتا ہے تاکہ بعد موت کام آئیں۔ اور احمق وہ آدمی
 جو نفس امارہ کا مرید ہے اور خدا سے بخشایش کی امید رکھتا ہے
 انکھین بیکار بین دیکھیں نہ جو صورت تیری پوئلہ کیا ذل ہے بہتین
 محبت تیری پو رباعی پاک از عدم آیدیم و ناپاک شدیم پو اسودہ و رآیدیم
 و غمناک شدیم پو بودیم ز آب دیدہ و در آتش دل پو دایم بیاد محمد و ز خاشاک

ای عزیز علم بے عمل بیگانگی ہے۔ مثل اندب مشعلی کہ جو علم آج کٹاؤ
 سے نہیں بچاتا ہے وہ فرداے قیامت آتش و زخ سے کب بچاؤگا
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا
 يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَكْشَعُ۔ رباعی دنیا جم راوقیر و خاقان را پڑتکیج
 و صفارضوان را پڑد و زخ بد را و بہشت مرزبان را پڑجانان مارا و جان باجانان
 ای عزیز دل میں بہت اور نفس میں شکستگی اور تن میں پڑ مروگی کہ بنا پائے۔
 ۱۔ یار آمد و گفت خستہ میدار دلت پودا احم با مید بستمہ میدار دلت
 مارا بشکستان نظر ہا باش پودا مارا خواہی شکستہ میدار دلت کیونکہ اپنا گھر تو۔
 قبرستان ہے جو اقربا و شناسا وغیرہ وہاں مقیم ہیں و مہم مہتمما
 انتظار کر رہے ہیں کہ کب تم ان سے جا ملو گے ۲۔ مہم مہم میگذرند از
 نظر یاران پو اینقدر دیدہ ہنداریم کہ درخو و گمریم پڑ ۳۔ چلو امیر جلو آجھا

اقامت دہر کا مسافر ان عدم انتظار کرتے ہیں پھر آخر ہزار ہوشیار رہے
 توشہ بجانا کہ ہو یہ قافلہ والوں سے ہم بھی آتے ہیں پچھلے نہ جاؤ
 خدا را قدم اٹھاتے ہو رباعی غافل منشیج کہ خوش زمانے است عزیز
 ہر دم کہ برآید از تو جانے است عزیز پوچھو مدت کہ آمد مدت و خواہد رفتن پوچھو ضایع
 ممکنش جہاںے است عزیز میمان طاعت و عبادت کے معنی تو سمجھو
 عبادت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا نام ہے۔ امر و
 نہی۔ قول و فعل میں۔ سب میں پیروی آپ کی اور آپ کے افعال و احکام کی موافقت
 ضرور ہے۔ خلاف حکم آپ کے کوئی عبادت قبول نہیں گو بصورت عباد
 ہو۔ خواہ نماز ہو۔ یا روزہ۔ مثلاً ایام تشریق کے روزے حرام ہیں
 ان دنوں جو روزہ رکھیگا گنہگار ہوگا۔ حالانکہ روزہ بظاہر عبادت ہے
 اسطرح اوقات مکروہ و مقامات غضب میں نماز پڑھنا گناہ ہے

خلافِ پیغمبر کسے رہ کر زید کا کہ ہرگز بمنزلِ نوحہ اہد رسید اور جو کوئی شوہر ہو
 بیوی سے منہ کسی کتاب ہے تو ثواب پاتا ہے اگرچہ بظاہر دل لگی ہے اپنی
 بیوی کے ساتھ مزاج کرنا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فعل ہے
 تو ثابت ہوا کہ عبادتِ فرمانِ بری آنحضرت کی ہے نہ صرف نماز و
 روزہ اسلئے کہ نماز روزہ جب ہی عبادت ہوگا جب نہ نیت
 فرمانِ برداری کرے گا۔ اس واسطے چاہئے کہ اپنے اقوال و افعال شریعت کے
 موافق و مطابق رکھو۔ گفتنِ نیکو بہ نیکوئی نہ چون کردن بود پانام
 حلوا بر زبان بردن نہ چون خوردن بود۔ ورنہ علم و عمل بے حکم حضرت
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں کا باعث بے یہی وجہ ہے
 کہ آپ نے اگلی امتوں کے اعمال منسوخ کر دیے پس چاہئے کہ
 آنحضرت کے سامنے دم نہ مارو۔ اور یقین جانو کہ —

خدا کی راہ ان علوم رسمی و اقوال صوفیانہ سے ملے نہیں ہو سکتی ہے بلکہ یہ
 راہ مجاہدات و ریاضات سے تکمیل پاتی ہے ۷۷ سہل شیراز کی صفہا
 بشکن و شیراز باشد کہ خود را بشکن و اگر سروں آبی ز چنار وجود و بر تو گرد و
 پر کار وجود و پہلے شہوت و حرص کو مشقت ریاضت سے پامال کر دینا چاہیے
 شتر نفس کو تیغ مخالفت ہوا اور موت اختیار می سے بچ کرے رباعی
 گیرم کہ ہزار مصحف از برداری بچا آترا چہ کنی کہ نفس کا فرداری بچا سر از بین
 چہ می نہی ہر خدا بچا آترا ز بین نہ کہ در سرداری بچا ز بان بے لگام او
 نفس مطلق العنان بدبختی کا نشان ہے جب تک نفس تارہ مغلوب نہوگا
 دل نور معرفت سے معمور نہوگا رباعی نہ مارا آپ کو جو خاک ہوا کسیر بن جاتا
 اگر پارے کو اے کسیر گراما تو کیا مارا بچا نہنگ اژدہا و شیر مارا تو کیا مارا
 بڑے موز می کو مارا نفس تارہ کو گراما بچا ۷۸ سیر میر کس تا محال او بود بچا

ہر کسب حال اور بود و وسال کا براہِ خدا پر واجب ہے کہ اول اعتقاد صحیح جو بعثت
 خالی ہو حاصل کریں۔ دوسرے بُرے کاموں سے توبہ کرنا۔ اس طرح پر کہ پہر گناہ کیا
 نجائے۔ دنیا خواہ بے ست کش عدم تعبیرت و صید اجل است کہ جو ان پر است
 ہم روزِ زمین پرست ہم زیرِ زمین و این صفحہ خالک ہر دور و تصویر است و تیسرے
 حقہار کا حق ادا کرنا اور سب کو راضی رکھنا تا حق کسی کا ادسیر باقی نہ رہے۔ باغِ خلد
 سخنِ شیرینی کن و اطہارِ نیاز و عجز و مسکینی کن و تا بر سرِ دیدہ جادہ ہندت موم و
 چمن دم دیدہ ترک خود بینی کن و چوتھے علمِ شریعت بقدرِ حلال و حرام سکینا باقی علم
 صرف اس قدر سیکھیے جس میں نجات متصور ہو علمِ کلام اور علمِ مناظرہ اور نظم و نثر و
 صرف و نحو وغیرہ ضرورت سے زیادہ پڑھنا کیا فائدہ۔ اور کیا حاصل سولے
 تفسیع اوقات کے۔ اگر بہت ترانیال و صولِ مابری و بر جادہ شرع بادت
 پاداری و خواہی کہ بہت بخلوت خاص افتد و زیرین شائع عام پادری و نگذاری

اے فرزندِ مگو فقیر سے جو تعلق وابستہ ہے اپنے سے بیگانہ سمجھتا ہوں تم بھی
 فقیر کو باوصف خصوصیت کہ تمہارے ساتھ ہے اپنے سے بیگانہ سمجھو
 یاری مخلوق نایدیچ کاری و سعی کن در یاری پروردگار تو آن زبان چین ساز یا بگ
 دامن باد پر نہایت کے بود و چشم مروت دوسروں سے بند کرو زمانہ نے آنچنین
 کھول کر اچھی طرح سمجھا دیا ہے کہ امید و فاکسی سے نہ کھوے آن بہ کہ دین زمانہ
 کم گیری دوست و با اہل زمانہ صحبت از دور نکوست و آنکس کہ جگلی تراکیہ بدست
 چون چشم فرو باز کنی دشمنت اوست و اے دلِ رِ زمانہ رسم احسانِ مطلب و
 و گر و دش و دران سرو سامانِ مطلب و در مانِ طلبی در و تو افرون گرد و کو باد و
 بساز و بیچ در مانِ مطلب و اسبابِ جہان جگہ چو نقشِ ست در آب و آن آب
 نہ آب بلکہ موجِ زِ سراب و آن موجِ سراب ہم خیالے در خواب و آن خواب
 چہ خواب خوابِ مستانِ شراب و میانِ تمنے امتحان دینے کے لئے

ایک مدت تکرار علم کے واسطے شب بیداری اختیار کی یا اگر اس سے تمھاری
 غرض دنیاوی تحصیل مال و متاع دنیا اور افتخار و اعزاز اپنے ہمسرین میں متصور ہے
 تو حیف صد حیف تم پر باغی مولوی گشتی و آگہ نیستی پڑ خود کجا و از کجا کستی
 از خود آگہ چون نہی اے بے شعور پڑ پس نباید بر چنین علت غرور پڑ اگر تمھارا
 مدعا تکمیل دین و تہذیب اخلاق متصور ہے تو مبارکباد و مرجا صد آفرین باغی
 دنیا مطلب مخفت میدانند پڑ عقبی مطلب مومنات میخوانند پڑ مولا طلب برا
 مولا میباش پڑ کاین سخت رست و سالکش مروانند و نقل ہے کہ ایک وقت
 حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھنڈا پانی پیئے کو لائے آپ پیالہ ہاتھ میں
 لیتے ہی مہنوش ہو گئے اور پیالہ ہاتھ سے گر گیا لوگوں نے وجہ پوچھی تو
 فرمایا کہ مجھے دوزخی گھگھاروں کی آرزو یاد آئی جب وہ اہل جنت سے کہنے لگے کہ
 تھنڈا پانی پین پلاؤ رباعی گرا زپے شہوت دہوا خواہی رفت پڑ از من خبر کے

بے نوا خواہی رفت و بنگر چہ کسی از کجا آمدہ پیمیدان کہ چہ میکنی کجا
 خواہی رفت و چہ چار من آب ست اگر خواہی کنی غسل بدن و قطرہ
 اشک از برا غسل دل کافی بود و کتب سابقہ میں لکھا ہے کہ مردہ کا جنازہ
 جب سے اٹھتا ہے تالاب گور اُس سے چالیس سوال کرتے ہیں کہ اے
 بندے تو نے خلق کیلئے خوب صفائی کی۔ میرے واسطے تو نے کیا
 طہارت کی ہر روز ندا ہوتی ہے کہ اے شخص تو کیا معاملہ کرتا ہے غیر خدا
 حالانکہ تو خدا کے ساتھ نیکی سے محروم ہے وغیرہ وغیرہ تو خود پہر ہے
 یہ آوازین نہیں سنتا قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ
 وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ رابعی کہ برنخوت مکن اے نادان
 از رہ دور بجا ک آمدہ و پرورش یافتی از خون حیض و از رہ بول و بار آمدہ
 پس دشمن آدمی ہر روز گناہوں سے توبہ کر کے سوتا ہے اور غنید کو

برابری کے سمجھتا ہے تاکہ روز بروز گناہ معاف ہوتے رہیں۔
 حدیث شریف میں ہے کہ اپنے اعمال کا خود حساب کرو۔ قبل اسکے کہ تم کو
 حساب دینا پڑے اور اعمال کو تو لو پیشتر وزن ہونے میں ارجحیت کے
 رباعی امروز ترا دست رسِ فردانیت کو ضائع مکن امیدم اردت شیدا
 و اندیشہ فردات بجز سودانیت کو کین باقی عمر را بہا پیدا نیست کو اگر تھکا
 طاہر روح خطوط انسانی سے بے تعلق ہے۔ توجہ آوازِ تھارہ کوچ سننے کا
 فوراً اڑ کر عرشِ معلیٰ پر جا بیٹھے گا جس طرح کہ منقول ہے کہ حضرت سعد بن
 معاذ صحابی کی وفات سے عرشِ رحمن کا ہل گیا تھا معاذ اللہ اگر روح محفوظ
 انسانی میں مبتلا ہو کر مولیٰ نشی اور چارپایوں میں سے ہے جن کے حق میں
 خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ مثل چوپایوں کے بلکہ دن سے بھی گمراہ ہیں
 تو باور کرنا کہ دنیا سے قدم اٹھاتے ہی دوزخ کا سامنا ہے رباعی

گرد عوی ہستی بہتان است این بزرگوار نیستی ست کفران است این کفر
 اے حضرت انسان تحیر انجام دے خود را شناختی چہ عرفان است این کفر
 مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ ۝ پاک کن جامہ ہستی کہ شود او پیدا
 تا گریبان بندد گل نہ کہ پیدای حکایت حاتم اصم جو شاگرد اور مرید حضرت
 شفیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے تھے انھوں نے تینتیس سال مرشد کی خدمت میں
 رہ کر آٹھ فوائد حاصل اختیار کئے جو باعث خلاصی و نجات سمجھے جاتے ہیں
 وہی ہندہ۔ (۱) کار خیر جو قبر میں مونس و غم خوار ہے اختیار کیا (۲) بر غلام
 نفس مجاہدات اس قدر کئے جن سے نفس مجبور عبادت پر راضی ہو گیا
 (۳) جو مال و متاع ساہا مشقت سے جمع کیا تھا فقر کو دیکر خدا کے پاس
 جمع کر دیا اور راہ آخرت کا توشہ یہی ہے (۴) پرہیز گاری اختیار کی کیونکہ
 خدا تعالیٰ شقی کو دوست رکھتا ہے (۵) بہ ترک حسد سب سے ملاپ اختیار کیا

اور تقدیر الہی پر رضا مند ہو گئے (۶) سو شیطان اور اسکے تابعین کے
 اور کسی کو اپنا دشمن نہ سمجھا (۷) خدا کے وعدہ پر پورا ہر وسوسہ کر کے شیطان
 کو لگائی تلاش رزق حرام و شبہات میں نہ پڑے (۸) دنیا میں کسی خیر پر
 اعتماد نہ کیا۔ وَكَفَى بِاللّٰهِ وَكِيلًا ۝ رباعی بت می شکنی کہ سنگ راہ دین
 سے نمی شکنی کہ اب فسق و کین است ۝ خود را بشکن کہ بت شکستن سهل است ۝
 دنیا بنگل کہ می شکنی این است ۝ آمی نغمه العینین باغ و بہار غریبی مطبوعہ
 ۲۹ محرم الحرام ۱۳۸۵ ہجری میں مرید کے ادب اور بعض حقائق کے نکات
 ہم بیان کر چکے ہیں۔ اب پیر کے فرائض قید قلم کرتے ہیں کہ ہر سال کئی
 ایسا پیر درکار ہے جو مربی اور مرشد ہو۔ یعنی تعلیم و رہنمائی کرے۔ پیر
 اخلاق کو دور۔ اور اچھے اخلاق کو بجاے اونکے قائم کرے خدا کی راہ
 چلنے والے کے لئے ایک پیر مربی درکار ہے۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے

پیغمبروں کو خلق کے طرف بھیجا ہے تاکہ خلق کو راہ راست بتا دیں اور
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا سے رحلت فرمائی تو اپنے نابھوں کو
 اپنی جگہ پر چھوڑا مگر ہنہائی خلق کی تار و زقیا مت کرتے رہیں ۵ ہر کرا دیم
 دین عبرت سزاؤ بہر مردن زندگانی مسکند و اسلئے سالک کو خواہی شخوہی
 پیر کامل کی ضرورت ہے پیر کے شرائط یہ ہیں کہ عالم ہو لیکن ہر ایک عالم
 قابل پیری کے نہیں ہے بلکہ لائق پیری کے وہ شخص ہے جس میں نشانیاں
 مفصلہ ذیل ہوں۔ اور نشانیوں کی تفصیل اسلئے ہم بیان کرتے ہیں تاکہ
 ہر شخص دعوائے پیری نہ کرے جو شخص کہ محبت جاہ و مال کی نہ رکھتا ہو اور
 بیعت شخص بیٹا کی کر چکا ہو جسکی بیعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 مسلسل ہو اور اوسنے ہر قسم کی ریاضت اور محنت بھی کی ہو جیسے کھانا
 کم سونا۔ کم بولنا اور نماز بہت پڑھنا اور بہت صدقہ دینا اور کثرت

روزہ رکھنا اور اخلاق حمیدہ کا عادی ہونا جیسے صبر شکر توکل یقین
 اطمینان سخاوت قناعت امانت فیاضی حلم تواضع دانائی
 صدق وقار حیا سکون وغیرہ اور ایک نور منجہ انوار محمدی صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے دیکھا ہو۔ اور کبر و غرور بخل و حسد کینہ و حرص و طول
 امل و طیش و جلدی وغیرہ بد اخلاقی سے پاک ہو اور تعصب تکلف سے مبرا
 و معرّب اور سوا علم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی علم کا عامل نہ ہو یہی
 بعض نشانیاں پران طریقت کی ہیں۔ ایسے پیر کی پیروی سے فخر و
 کت رسانی اور وسیلہ نجات تصور ہے سفر عراق میں ثابت ہو گیا کہ وہ
 باصرہ فوت مردم دیدہ مروت ہمار شیخ پیر جو ان میں ان تمام صفات
 و اخلاق پسندیدہ کو خدا تعالیٰ نے کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے و کفی باللہ
 شہیداً بسبب کو باطنی کے عام لوگ غفلت میں ہیں حالانکہ وہ آپ کے

کرامات کا مشاہدہ ہو رہا ہے کہ قلم و زبان اُن کے بیان سے عاجز ہے
 بِسْمِ اللّٰہِ۔ ایسا پیر کم یاب ہے۔ واکبر حال مدعیانِ زمانہ حالِ کجیل
 تماشے کے واسطے مرید بناتے ہیں۔ اور بہت سے محدبین صرف
 پیر زادگی خاندانی کو ذریعہ معاش قرار دیکر بہت غریب و انوکھ دامین
 لاتے ہیں خدا انھیں ہدایت دربارِ باعی ہند ار کہ روزگار شور و انگیزا
 ایمین نشین کہ تیغ و دوران تیز است و در کام تو گزر زمانہ نوزینہ ہند و زہا
 فرد میر کہ زہر آمیز است و صیادِ فلک نہادہ واسے بردوش و زہر
 شکارِ ناکسان بیہوش و اسے واکبرین شعور و دانائی مایا و درپے ماوما
 بنجوابِ خرگوش و آئینہ نیرِ تصوف و وچیر کا نام ہے ایک تو سچا معاملہ کرنا
 خدا تعالیٰ سے دوسرا خلق سے نیکی کرنا۔ پس جو آدمی خدا کے ساتھ سچا
 معاملہ کرے۔ اور خلق کے ساتھ نیکوئی اور بردباری سے پیش آئے تو

خوش ہونا۔۔۔ سرمد گلہ اختصار می باید کرد و یک کار ازین دو کار می باید کرد
 یا تنہا و دست می باید داد و با قطع نظر از یار می باید کرد و یا آخر نیز توکل کی
 حقیقت یہ ہے کہ خدا کے وعدوں کو پکا اور مضبوط سمجھنا باقی کیفیت
 تقدیر کے بیان میں ہم لکھ چکے ہیں۔ آخر نیز اخلاق کی حقیقت یہ ہے
 کہ تمہارے جملہ کام محض خدا ہی کی واسطے ہوں۔ اور جس کام کو کروا سہیں تمہارا
 دل خلق کے طرف متوجہ نہو اور یہ بھی نہ خیال کرو کہ آدمی تمہاری تعریف
 اس کام میں کریں اور خلق کی ملامت سے آزرده بھی نہونا چاہئے خلق کو
 خدا تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے تابع مثل بجان چیزوں کے سمجھنا جیسے تہہ کنکر
 زمین وغیرہ کسی کو رنج و راحت نہیں دے سکتے ہیں اسی طرح تمام مخلوق کی
 ہرگز مجال نہیں ہے کہ بے حکم خدا تعالیٰ رنج و راحت چھو نچا سکیں جب خلق کو
 صاحب قدرت اور صاحب ارادت سمجھو گے تو خالق کا خیال کہاں باقی رہا

ہرگز نہ دے رسدِ خلقِ منہجِ تو کہ نہ راحت رسدِ خلقِ نہ رنجِ تو قتل ہے
 شیرِ خدا حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو کسی جنگ میں ایک مشہور پہاڑ سے
 مقابلہ ہوا صحابہ نر راں تھے کہ کافر مقابل کے ہاتھ سے آپ جامِ شہادت
 نوش فرمائیں گے کچھ عرصہ تک سخت مقابلہ رہا۔ بارے اسد اللہ الغالب کے
 ذوالفقار کے جان کاہ ضرب و صدمہ سے سخت تر مجروح و نیم جان ہو کر گھوڑے
 سے وہ کافر زمین پر گر پڑا شیرِ خدا نے سینہ پُر کینہ مخالف پر سوار ہو کر حنجر سے
 سراو کا بدن سے جدا کر دینا چاہا چونکہ وہ حس و حرکت نہیں کر سکتا تھا
 طیش میں اگر چہرہ مبارک پر تھوک دیا آپ فوراً سینہ سے علیحدہ ہو گئے
 اوسکو تعجب گذرا اور پوچھا کہ آپ نے باوجود قاپو پائیکے موقع کو ہاتھ سے
 کیوں نہ اپنی خواہش پوری کیوں نہیں کی آپ نے جواب دیا کہ میں نے تجھ سے
 توجہ اللہ تعالیٰ جنگ چاہا کیا جبکہ تو نے تھوکا مجھ کو غصہ آگیا خیال کیا کہ

اگر اب تجھے بچ کروں تو بعض للہیت کے نفسانیت ہو جاتی ہے ^{سلسلہ}
 باز آیا۔ رباعی یا برسروہم وریج دنیا بردار پو بردوش یقین یا غم عقبی بردار
 برداشتن بار ضرور افتادہ است پو این را بردار خواه آن بردار العیر
 تا امکان مناظرہ و بحث کسی سے نہ کرنا اسمین بات ہیں۔ اور نفع نقصان
 زیادہ ہے تمام بُرے اخلاق اسی سے پیدا ہوتے ہیں یعنی بیا و کینہ
 وحسد و تکبر و عداوت و فخر و غیرہ پس اگر کوئی مسئلہ درمیان تمہارے
 اور طرف ثانی کے واقع ہوا اور تم چاہو کہ حق بات ظاہر ہو جائے تو انیس سے
 بحث کرنا جائز ہے اور اس نسبت خالص کی دو نشانیاں ہیں اول یہ کہ
 برابر سمجھو کہ حق تمہارے طرف ثابت ہو یا طرف ثانی کے دوسری یہ کہ
 بحث کرنا تنہائی اور گوشہ میں پسند کرو نہ بر ملا لیکن اگر کسی سے مسئلہ بیان کرو
 اور جانو کہ حق تمہارے طرف ہے اور وہ نہیں مانتا ہے تو اس سے

حجت و تکرار نہ کرو بلکہ زبان بند کرو ورنہ وحشت کے سوا کچھ فائدہ متصور نہ ہوگا
 اپنا شیوہ ہے امر حق کہنا پڑے مگر معاند لڑے تو چپ رہنا پڑا اپنا شیوہ
 نہیں ہے جنگ بدل پڑے کس و ناکس سے کرنا رد و بدل پڑے صلح کی حق نے دئی ہے
 خود محکوم و مرجہا کہتے ہیں عد و محکوم پڑے دیکھو طبیب حاذق ایسے مریض کی دوا
 کرتا ہے حسین صحت کی امید رکھتا ہے۔ رفتہ رفتہ طبیب و گفتم از درد
 نہان پڑ گشتا از غیر دوست بر بند زبان پڑ گفتم کہ غذا گشت ہمیں خونِ جگر پڑ
 گفتم پر ہنر گشت از ہر دو جہان آو رہا جاتا ہے کہ مرض غالب ہے
 اور دوا کار گر نہ ہوگی تو استاد می طبیب کی یہی ہے کہ وہاں ہر گز ہاتھ نہ ڈالے
 اور دوا نہ کرے۔ دمی گشت طبیب از ہر حسرت چو مرادید پڑ سہیات
 کہ درد تو ز قانونِ شفا رفت پڑا سیطرح جہل کی بیماری لا دوا ہے۔
 فرض کرو کسی کا سوال اور اعتراض سبب حسد اور رشک کہ ہو حسد کی

بیماری بھی لا علاج ہے کتنا ہی صاف روشن تقریر سے جواب دو گے
 اسکا غصہ بڑھتا ہی جائیگا اور تمھارا دشمن زیادہ تر ہوگا ایسے آدمی کے
 جواب میں مشغول و مصروف ہرگز نہ ہونا چاہئے۔ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ
 کسی شاعر نے کیا خوب بات کہی ہے کہ ہر طرح کی عداوت دور کر سکتی ہے
 مگر حسد کی دشمنی نہیں جاسکتی ہے پس تدبیر ہی مناسب ہے کہ اس کو اس
 بیماری میں چھوڑ دو اور درگزر کرو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَأَعْرِضْ عَنْ
 مَنْ تَوَلَّىٰ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا یعنی منہ پھیر لو اسے
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص سے جو پیٹہ پھیرتا ہے ہمارے ذکر سے اور
 صرف زندگانی دنیا چاہتا ہے۔ اور حاسد جو کچھ کرتا ہے اور کہتا ہے گویا
 اپنی خرمی کو جلاتا ہے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ حاسد
 کی نیکیوں کو حسد اسطرح کہتا ہے جسطرح لکڑی کو آگ سے غمناک بنادیتا ہے

از طعن جسود اے دل و شاید کہ چو وادینی خیر تو درین باشد و مثنوی ہاں مان
 ترکِ حسد کن از میان و ورنہ ایلے شوی اندر جہان و چوب ہم بودا برادر
 آن ستون و کز فراق مصطفیٰ ^{لہجہ ہندوستان} بگرست خون و اے تو انسان چوب از تو
 بہتر است و کینہ ہا در سینہ تو مضر است و کینہ و بغض و حسد ایمان تست
 در کشاکش است جان تست و اے منافق زین ہمہ داغ نفاق و خیر و خیر
 از بہار اتفاق و جو نادانی حاکم سے ہو علاج پذیر نہیں جیسا حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں مردہ کو زندہ کرنے سے ایسا عاجز نہیں
 جیسا کہ علاجِ احمق سے تنگ آیا ہوں۔ اور یہ وہ جاہل آدمی ہے جو خیر و
 تحصیلِ علم میں مصروف رہا۔ اور منور علوم عقلی سے کور ہے باوجود نادانی
 اور بیایگی کے علما و فضلاء پر اعتراض کرے جنہوں نے ساری عمر علوم
 شریفہ کی تحصیل میں صرف کی ہے اپنی کور باطنی سے اس قدر بھی نہیں جانتا

کہ یہ اعتراض جو اس عالم بزرگ پر کرتا ہے یہ بات خود اسکی حیالت اور
 نادانی کی دلیل ہے۔ اور جو آدمی بزرگوں اور عالموں کی بات نہیں سمجھتا ہے
 اور اس نافہمی کو بھی اپنے قصور فہم کا باعث نہیں جانتا ہے۔ وہ گنہگار
 اور غبی ہے۔ اسکا ذہن دریافت حقائق جواب سے قاصر ہے۔ تو اسکے
 جواب سے درگزر کرو۔ آئیں کہ نماند و بداند کہ بداند و درجہل مرکب
 ابدالہ ہر باند کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہم گروہ انبیا
 اسلئے مامور ہوئے ہیں کہ سب آدمیوں سے موافق اور ملکی سمجھ اور عقل کے
 بات کریں۔ جو بات انکی طاقت فہم سے باہر ہے نہیں کہتے ہیں ہاں جو
 پوچھنے والا عقل مند اور سمجھ بوجہ والا ہو اور غصہ شہوت حسد محبت دنیا
 میں گرفتار نہ ہو اور سیدھی راہ دریافت کیا چاہتا ہے اور سوال بھی بطور
 و تشنیع کے نہ تو ایسے آدمی کا جواب دینا چاہئے غافل مشو و دید

دل کو رکمن ڈکاشا اُنٹا ہلے نورکمن ڈعیب ہنر خولش ہمہ وقت بین ڈ
 ایتنہ زیمیش روے خود دورکمن ڈالغزیز و عطا نصیحت سے بھی پرہیز کرو
 مگر جبکہ سمجھ لو کہ کچھ کہتے ہو خود بھی اوسپر عمل کرتے ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کی نصیحت یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ نے اوس سے فرمایا۔ اے فرزندِ مریم پہلے
 اپنے نفس کو نصیحت کر جب وہ مان لے تب اور دُن کو نصیحت کر۔ ورنہ
 مجھ سے شرم کرنا تنوہی چشم کشا و نگرا حوالِ خلیش ڈ خواب گران اجل آمد
 ہمیش ڈ روز تو در فکر طعام و شراب ڈ شب ہمہ در خواب روی چوں ^{۱۶۴۰} شب
 ایک خوابی و جرس می زند و چشم کشا ہمریان می روند و قافلہ رفت و تو
 بنجوابی ہنوز ڈ بخود می مست شرابی ہنوز ڈ بر سر رہفتی و ابلہ شدی ڈ
 قافلہ چون رفت تو گمراہ شدی ڈ نقل ہے کہ ایک جوان نہایت خوش رو
 مسجد میں آکر لوگوں کے سامنے اُتار گفتگو میں قہقہہ مار کر مٹھا۔ —

حجتِ زندہ دلی دیدہ گریان باشد و شاہِ مُردگی دلِ لبِ خندان باشد و
 ایک بزرگ نے جو کہ وہاں رہتے تھے اوس جوان خندہ رو کو نزدیکیاں کر
 آخرت کی حقیقت۔ اور سفرِ آخرت کے مقامات کا اندیشہ۔ دریافت کیا
 اور پوچھا کہ قبضہ ملک الموت و سوال منکر نکیر کی آسانی جواب کا یقین تکوین
 جوان مذکور نے کہا نہیں اور قیامت کی مہیت اور قیامِ خدا کے
 روبرو محاسبہ اور ترزا و اعمال کی جانچ پرتال کی آسانی کی معافی کی
 چٹھی تکوین مل چکی ہے جوان نے کہا نہیں پہرِ پل صراط پر گزرنا اور آتشِ دوزخ
 وغیرہ مولناک مقامات کی بیخونی کے اطمینان کی چٹھی ملی ہے جوان نے
 کہا نہیں بزرگ نے فرمایا اتنے اندیشے سر پر کھڑے ہیں دنیا سے
 باایمان اٹھنے کا یقین تو ہے نہیں پہرِ تجھ کو منہی کس طرح آتی ہے تجھ سے
 خوبصورت خندان رو دوزخ میں کیسے جلیگا مجھ کو افسوس ہوتا ہی اُنکی

پُر اثر تقریر اسکو تیر بعد ہوئی۔ مرتے دم تک پھر کبھی وہ جوان نہ ہنسا
 ۛ ہر دم باشتی زربج بردن راضی ہو و زغم زدگی و غصہ خوردن راضی ہو
 خواہی کہ شود خاتمہ بالخیر ترا ہو وقت مردن شوی ز مردن راضی ہو نور العینین
 اگر مطالعہ کتاب کرو تو وہ علم پڑھو جو واسطے نجات کے کام آئے ۛ
 علم نبو و غیر علم عاشقی ہو مابقی تلبیس ابلیس شقی ہو دل کہ خالی شد از عشق آن نگار
 سنگِ استجائے شیطان نش شمار ہو اگر بغیر علم عشق از دل نہی ہو سنگِ استنجا
 بشیطان میدہی ہو علم دین فقہ است و تفسیر حدیث ہو اگر سخنوانی غیر ازین
 گردی خبیث مثلاً جب تکو معلوم ہو کہ تمہاری زندگی میں صرف ایک منفعہ
 باقی رہا ہے تو علم صرف و نحو و طب و قانون و انگریزی وغیرہ نہ پڑھو گے
 کیونکہ یہ چیزیں تمہاری فریاد کے وقت کام نہ آئیں گی بلکہ مراقبہ دل
 اور اپنی صفات کی درستی میں آمادہ و مستعد ہو گے اور دل کو بُری

باتوں سے خالی کرو گے اور خدا کی محبت کو دل میں گلجہ دو گے اور عباد
 میں اپنا وقت تمام صرف کرو گے ۛ اللہ اللہ ہر کہو یہ صبح و شام و
 آتش و دوزخ بود برو حرام و ہر لحظہ ناسعی یا س نفاس و اسرار نفخت فیہ
 ہر دم بشناس و ترا یک پند بس در مرد و عالم و زرجانت بر نیاید خبر خدام
 مثلاً اگر تلو لوگ خبر دیں کہ آئندہ ہفتہ تک پادشاہ تمھاری ملاقات کو
 آئیگا تو تم یقیناً اس ہفتہ میں اس امر کا اہتمام ضرور کرو گے کہ جس خیر سچا
 کی نظر پڑے او کو صاف و پاکیزہ کر دین جیسے کپڑا مکان وغیرہ اب سوچو
 ہستی عقلمند کو اشارہ کافی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ
 بیشک تمھارے اعمال اور صورتوں کو خدا تعالیٰ نہیں دیکھتا ہے بلکہ تمھارے
 دل و غیبتوں کو دیکھتا ہے ۛ پر سید یکے منزل آن ہر گسل و گفتم کہ دل
 من بست اور منزل و گفتم کہ دلت کجاست گفتم برا و پوسید کہ او کجاست

گفتیم در دل بپس احوالِ دل کا علم احیاء العلوم وغیرہ کتابوں سے دیکھنا قرین ^{عین}
 ہے باقی علوم فرض کفایہ میں ۵ جامِ حیان نما دل انسان کا مل است و
 مرآۃ حق نامحقیقت میں دل است و دل مخزنِ خزانِ سرالہی است و مقصود
 ہر دو کون زیدل جو کہ حاصل است و آگاہ رہو کہ صاحبِ معدنِ نبوت کے
 ارشاد کے موافق تم اپنی ظاہری خلقت و صورت پر فریفتہ ہو کر موت کو نہ جانتے ہو
 بلکہ حیاتِ جادو دانی کا سامان اسی دنیائے ناپائیدار سے فراہم کر لو ۵
 سرشتِ دولت اکبر در کف آری وین عمر گرا نایم غفلت گذار یو دائمی ہم جا
 با ہمہ کس در ہمہ کار یو میدار نہفتہ چشم دل جانبِ یار یو عزیز القدر ہر دم
 منقضی ہو کر موت سے نزدیک کر رہا ہے۔ خدا کرے ہر ہر دم کے ساتھ
 تقرب حق تعالیٰ شانہ بھی بڑھتا جا رہا ہے نفسِ مکملے بوالہوس ہو رہے ہیں
 مشوچہ مرغِ افسوسِ نفسِ نفس یو بغیر یاد خدا ہر نفس کہ میگردے خدا سے مسترا

پُرسِ نفس بہ نفس پُرسا لک کو راہ سلوک طے کر نیکی لئے اگر عمر نوح بھی ہو تو
 کافی نہیں ہند پیر کامل کی تلاش درکار ہے یاوری سجت سے جبکہ مرشدِ کامل
 ملجاتا ہے تو وہ بعد تخلیہ و تزکیہ نفس مرید صادق کو اپنے رنگ میں رنگ
 لیتا ہے جس طرح ڈگوری کٹیرے کو اپنے مانند بنالیتی ہے اور عشقِ حقیقی
 کی آگ اس کے قلب میں روشن کر دیتا ہے و بس ۛ سرمد غم عشقِ بوالہوس
 راند ہند پُرسوز دل پروانہ مگس راند ہند پُرسا لک اپنے اکس و اشغال
 و ریاضات و مراقبات سے اس آگ کو بھڑکاتا ہے حتیٰ کہ شمع پر
 پروانہ کی طرح جل کر خود شمع بن جاتا ہے ۛ تانیت نگر دی رہ ہست ہند
 وین مرتبہ باہمتِ پست نہ ہند پُرسا چون شمع قرار سوختن تانہ ہی پُرسا
 روشنی بدستِ ہند ۛ یلیم اللہ دو قدم راہست بیرون از دونیت پُرسا
 یک قدم برخود نہ و دیگر قدم در کوئے دوست پُرسا آنا تا یہ راہ طے و کیو

ہو جاتی ہے۔ نثرل مقصود تک رسائی ہوتی ہے عکار کہ خبر شد خبرش باز نیما
 این مدرست جا آواز پڑ از سینہ بسینہ میرسد راز و جبکہ لکڑی حلکے شعلہ بی ہے
 اُسکو آگ کہینگے۔ پہر لکڑی کا اطلاق ادسپہر عاید نہوسکیگا نظم مرے کئے
 نور روح مردم پڑ بزیں نور حق ہو جا یوں گم ہو کہ جیسے دن میں یہ نہج و ثواب
 شعلہ شمس سے ہوتے ہیں غائب پڑ یہی قہ ہے فنا فی اللہ اصلی پڑ اگر چہ
 زندگی میں ہے وہ نقل مَوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوْا شمع قوے گوید کہ با خدا
 پیوستیم پڑ قوے گوید کہ از خود بیارستیم پڑ ہر کس خبرے دہ از خود بینی خوش
 اغنی غرض انیت کہ ماہم ہیم پڑ جبکہ وہ خود فرماتا ہے کہ وَنَحْنُ اقْرَبُ الْبَیْدِ
 حَبْلِ الْوَرْدِ یعنی ہم شہ رگ سے نزدیک ہیں پھر کسکو اسکی معیت میں
 کلام ہے۔ لیکن اس معیت کا خیال اور خود کو اُسکے ساتھ ایسا سمجھنا جیسا
 دائرہ شعلہ کے ساتھ دیکھو اگر خود بتی کو سلگا کے پھراؤ تو وہ جو حلقہ

پیدا ہوتا ہے شعلہ اُس حلقہ سے زیادہ نزدیک ہے بلکہ شعلہ ہی موجب حلقہ ہے
 ۵ ہمارا دہام تست این صورتِ غیر ہے کہ نقطہ دائرہ است از سرعتِ سبز
 نقطہ آتش کو جلدی سے پھرائیں تو دائرہ کی صورت میں نظر آتا ہے اور یہ حقیقت
 میں بیان ایک نقطہ کے سوا دوسری کوئی شے نہیں ہے اسی طرح نقطہ وحدت
 ہے کہ بسبب سرعتِ تجدید تجلیاتِ غیر تناسلہ دائرہ موجودات کی صورت
 میں ظاہر ہوا ہے ۵ این نقطہ زگر دیشکہ دارد بڑ بر صورتِ دائرہ برآید
 بگذر خیال و ہم بنگر تا دائرہ نقطہ نماید بڑ یا مخلوق کو صفت سمجھو اور خالق
 کو موصوف یا عالم کو اعراض سمجھو جو ایک ذات باری کے ساتھ قائم ہے
 صوفیہ فرماتے ہیں - الْعَالَمُ كُلُّهُ أَعْرَاضٌ مَجْمُوعَةٌ فِي عَيْنٍ وَاحِدَةٍ - بلکہ خود
 کو عدم اور اُسی کو موجود سمجھنے میں تقرب الہی شانہ بڑھتا جاتا ہے ۵
 ہے خدا موجود باقی سب عدم بڑ فی الحقیقت ہے سو اللہ نے سو ہم

ح گشته سربسته چه گوئی خموش و آن فی ذلک لذكری لمن کان له قلب
 بدست که درین مذکور پند است اهل دل را عمل روزها ب فکر من است
 این همه شب ها ساختم و که چرا غافل از احوال دل خویشتم و از کجا آمده ام آمدنم
 بهر چه بود و یکجا میسر و آخر نه نماید و طعم و نه بخود آدم ایچانه بخود باز روم
 هر که آورد مرا باز برود و طعم و ماند ام سخت عجب از چه سبب ساخت مرا
 یا چه بوده است مراد و این ساختم و بشکنم قالب تن تا تو مرا کنشی
 من نیم زاغ و مرغ طوطی شکر شکنم و وقت آنست که پرواز کنم تا بروی
 بهو اسیر کوشش پروا بای برنم و مرغ باغ ملکوتیم نیم از عالم خاک و چند روز
 قفس ساخته اندر بدنم و یارب این کسیت که از پرده برون نمی گردی یا چه شخص
 سخن می نهند اندر دهنم و شمس تبریه اگر رو بماند نمائی و رب الله این قالب
 افسرده هم بر شکنم و دم دیده هر دو خانه تو و سر من خاک آستانه تو

لے مارِ عالم سوزِ من و شمع شبِ افروزِ من پڑوے پیکرِ دلِ دوزِ من از من
 چہا ربخیدہ پڑوے خواہم ترا مہمانِ کُنم تا جانِ دلِ قربانِ کُنم پڑ جائے تو درِ شہمانِ کُنم
 از من چہا ربخیدہ پڑوے ربخیدہ از من خطا چہ دیدہ پڑوے دامنِ گنہِ ربخیدہ
 از من چہا ربخیدہ شہیدہ ام سخنِ خوش کہ پیرِ کُفیانِ گفت پڑوے وراقِ یارِ
 آن مہکنہ کہ تبوانِ گفت پڑوے کسے مکن بکن وصفِ جمالِ یارِ من پڑوے دلِ کبے
 بدہ درِ غمِ آن نگارِ من پڑوے ساغرِ مے مخورِ سحرِ خونِ جگرِ عشقِ او پڑوے پری
 بینِ بینِ چہرہ کُلِ عذارِ من پڑوے زلفِ سیکشِ کبشِ پردہ و چہرہ و انا پڑوے
 بیشِ کسے میا بیا درِ دلِ بقیرِ من پڑوے حرفِ بدِ گیرانِ منہ و گوشِ نہ بقولِ
 جانِ کسی مہرِ برِ خسروِ دلِ نگارِ من پڑوے ایغریزِ اکثرِ الوہوسِ ما و صفِ مقتدر
 کے حج کو نہیں جاتے اور بعض سست عقیدہ حج کیلئے خانہ کعبہ کو جاتے
 ہیں کعبہ کے کعبہ کی زیارت کئے بغیر لوٹ آتے ہیں افسوس ہے

حدیث قدسی حاکم وغیرہ نے روایت کی ہے جو ہم معنی ہے لَوْلَا كَلَّمَكَ خَلَقْتُ
 لَوْلَاكَ کے یعنی اگر نہ توتا تو اے حبیب میرے تو پیدا نہ کرتا میں آسمانوں
 گویا کعبہ کی پیدائش اچھی کیلئے ہے پس میں نے منورہ کو تم ضرور بصد ضرور
 خاص زیارت شریف کی نیت سے جانا کیونکہ مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ
 شَفَاعَتِي مَنْ زَارَنِي تَعْدَمَ مَمَاتِي فَمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي - صَلَوَةٌ
 فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَوَةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا
 الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَإِنْ أَحَادِثَ كَسَنَ مِنْ دَلِ بْنِ لَوْلَا پیداہوتا اور دل
 قابو سے جاتا رہتا ہے خدا تعالیٰ زیارت روضہ مقدس نصیب کیے
 اور ان عذوب کا مستحق بنائے آمین ۔ اگر مے نخوری طعنہ مریضستان یا
 اگر دست دہد تو بہ کفہم نیردان را کہ تو فخر بین کنی کہ من مے نخورم ہا صد کار کنی
 کہ مے غلام ست آن را ہا جبکہ توفیق ایزدی مدد صوبی تم حج کو جاؤ گے

عرفات - و مقام ابراہیم - و چارہ زفرم - و حفرة و حطیم - و میزاب حرم کے
 نیچے - حجر اسود کے روبر و کھڑے ہو کر اور خانہ کعبہ کے اندر جا کر بار
 بیت اللہ شریف کا پردہ پکڑ کر - فقیر حقیر کیلئے دعاے مغفرت کرنا
 کہ یہی مقامات اجابت دعا کے ہیں رباعی از مکہ سو مدینہ چون کہ تہکم
 رفتم بوداع قبلہ انس و ملک و از ارکان مقام و حجر و زفرم یکیک و از امانت
 لیکنی کننت معک - مدینہ منورہ کے راستہ کی تکلیف کو تکلیف نہ خیال کرنا
 خیاب تو ریل آ رہی ہے تکلیف ہی کیا ہے ۵ در رنج و بلا قدم ہاتھ
 نہ زنی و آئین رضا و صبر پر ہم نہ زنی پور و شن ز تو بزم بندگی چون شمع آ
 ہر چند کہ سوزند ترا دم نہ زنی پو دیکھو دربار شاہی میں خاص خاص عہدہ دار و
 و جاگیر داروں کو خلاف شان تکلیف کا اوٹھانا پڑتا ہے اُن تک نہیں کہتے
 حدیث حَفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَاثِرِ وَ حَفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ غرض جبکہ

مع النحر انشاء اللہ تعالیٰ مدینہ طیبہ میں داخل ہو گئے۔ اولاً غسل کرنا سفید لباس
 پہننا خوشبو لگانا نہایت ادب و تواضع کے ساتھ باب السلام سے
 داخل مسجد نبوی ہونا اور منبر کے نیچے دو رکعت نماز پڑھنا۔ اسطور کہ
 منبر کا عمود تمھارے سیدھے کا ندھے کے مقابل ہے۔ کیونکہ نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی گلجھ کھڑے ہوئے تھے ۛ دلم و عشق او
 آوار شد۔ آوارہ تر باداؤ تم از بے ملی بچارہ شد۔ بچارہ تر باداؤ بعدہ قصد
 زیارت عیف کرنا۔ روضہ مبارک کے طرف رخ قبلہ کے جانب پشت رکھنا
 اور یقین جانتا کہ آپ زندہ ہیں ہر ایک کے حالات سے مطلع ہر ایک
 سلام کرنیوالی کا جواب عطا فرماتے ہیں ۛ آمد نماز شام نیا مذگار من
 اے دیدہ پاس دار کہ خواہم حرام شد بچاؤ اور نہایت ادب سے دست بستہ سلام
 یا بنی اللہ السلام علیک ۛ ائمانا الفوز والفلاح لذلک ۛ بسلام

آدم جواجم دہ پڑ مرھے بردل خراجم نہ پڑ نسب و بجاہ و احترام مرا پڑ کیک
 از تو صد سلام مرا پڑ زاری من شنو تکلم کن پڑ گریہ من نگر تبسم کن پڑ لب بخندان
 پئے شفاعت من پڑ منکر و رگناہ و طاعت من پڑ یا محمد یہ من بے سرو سامان
 قبلہ دین و کعبہ ایمان مدد و یکتا ی غیثک یا سید کئی مدنی پڑ سویم افکن نظر
 بر من حیران مدد و یا نبی شتی امت بکف ہمت تست پڑ اندرین و رطہ غم صد
 طوفان مدد و عاصیم پڑ گنہ ام سخت غریب زارم پڑ رحم فرما بغیر سی غیران
 مالک ایم تو سلطان و عالم شدہ پڑ شاہ شاہان دے شاہ گدایان مدد
 از احد آمدہ زان بعد محمد شدہ پڑ مظہر نور خدا مرشد پاکان مدد پڑ بار عصیان
 بنیر آوردہ حشامی بدرت پڑ یا رسول عربی شافع عصیان مدد پڑ اور اس کسیر
 امت و ناپیر محض کے جانب سے بھی آستان بوسی سلام بعد شوق و
 ادب تمام عرض کرنا۔ اور دعا خیر سے نہ بھولنا۔ حشر ما بار رسول کن این

و عار قبول کن یا رب۔ تھوڑا آگے بڑھ کے حضرات ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما
 پر سلام پڑھنا کیونکہ آپ بھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خسر و
 شفیق اور ساتھ دفن ہیں قرآن اقامت ساتھ ہی مشور ہو گئے۔
 مثال اہلبیت مطہرات ان صحابہ کرام کی مکرم و محبت پیروی بھی ہم پر واجب
 پھر وہاں کھڑے رہ کر بقدر اور جو مانگنا ہو دعا مانگو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
 شَہَادَةٌ فِی سَبِیْلِکَ وَ جَعَلْتُ مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِکَ۔ پھر وہاں سے
 جنت البقیع کو جاؤ اہلبیت و ازواج مطہرات و اصحاب کی زیارت کرو
 قبلتین وغیرہ مقامات کی زیارت بھی کرو بیت المقدس شام کی زیارت
 سے بھی تفتیہ و تفیض ہونا کہ پھر بار بار موقع ملنا دشوار ہے اگر فوت
 شامل حال ہو جائے تو مدینہ منورہ کی قامت اختیار کر لو تا زندگی ادب و
 خشوع ملحوظ رکھو ہزار ہا آدمی اسی تمنا میں زیر زمین ہو گئے ہیں خدائے تم کو

کامیاب کرے۔۔۔ فراقِ یارانِ کیت اندک تیت ڈیاں چشمِ گوہرِ نیم موت
 بسیار است۔۔۔ دلمِ راسوخت داغِ شعله تاب آہستہ آہستہ پکند صید ترا
 آتشِ کباب آہستہ آہستہ ڈا امام مالکِ حمت اللہ علیہ ایک مرتبہ حج سے
 فارغ ہو کر مدینہ طیبہ میں اقامت گزین ہو گئے۔ لوگوں نے پھر حج کو جانیکی شیب
 دی تو فرماتے تھے کہ راستہ میں شاید موت آجائے اور مدینہ چھوٹ جا
 جائے۔۔۔ دو بارہ حج کو نہیں گئے جنت البقیع ہی میں دفن ہوئے۔۔۔ یا محمد ترا
 در چھوڑ کہاں جا غریب ڈ بادشاہی سے تو بہتر ہے گدا فی تیری۔۔۔
 عطرِ ابرتنِ فرنِ بردلِ مال ڈو عطرِ چہ بود نامِ پاکِ ذوالجلال ڈو ایضاً فرمائی
 یہ خیال فقیر کے دل میں گذرا کہ کلامِ مجید میں کہیں یہ مرقوم نہیں کہ خدا تعالیٰ
 نماز پر تھا ہے روزہ رکھا ہے حج کرتا ہے زکوٰۃ دیتا ہے تم لوگ بھی
 ایسا ہی کیا کرو۔ بخلاف اسکے پارہ (۲۲) سورہ احزاب میں صاف یہ موجود ہے

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا

یعنی ہر آئینہ خدا اور اس کے فرشتگان درود بھیجتے ہیں نبی پر اے مسلمانو درود

بھیجو تم اور اپنے اور سلام پس درود شریف کی شان آئیہ کریمہ سے مثل روز روشن

روشن تر ہے۔ بآسی حال درود بہترین موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

کثرت پڑھا کرو کیونکہ خدا تعالیٰ خود بھی درود پڑھتا ہے جس طرح اسکے لئے

اور اپنے ملائکہ سے بھی پڑھواتا ہے اور تم کو بھی درود شریف پڑھنے کا

تاکیدی حکم فرمایا ہے گویا افضلین عبادت بعد فرائض یہی ہے اگرچہ

ضعیف عقیدہ والوں کے نزدیک تمام عمر میں ایک مرتبہ درود کا پڑھنا کافی ہے

ولیکن ہمارے مشرب میں تمام عمر لگاتار پڑھتے رہنا نا کافی ہے، جس قدر پڑھتے

تھوڑا ہے ثمذی نے روایت کی کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے

جب حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ کس قدر درود پڑھوں

فرمایا جس قدر توجہ ہے آخر میں انھوں نے عرض کیا تمام اوقات میں درود
 ہی میں متفرق کر دیتا ہوں فرمایا اِذَا اَيَّكُنِي هَمَّكَ وَيَكْفُرُ ذَنْبَكَ
 یعنی اب سب تیرے غم دور کرے گا اور گناہوں کو مٹا دے گا حضرت
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا مقبول نہیں ہوتی جب تک کہ اپنے
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے اسکو بھی ترمذی نے روایت کیا
 مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا نَبِيَّ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فرمایا جو ایک مرتبہ درود مجھ پر بھیجے اس کے معاوضہ میں دس مرتبہ خدا تعالیٰ
 اُس پر رحمت نازل فرماتا ہے پس اکثر اوقات روح مقدس اول الفکر و آخر العمل
 ابو الارواح صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا کر وہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيَّ النَّبِيِّ
 الْاُمِّيِّ وَآلِہٖ بِکَثْرَتِ دُرود شریف وہی شخص پڑھے گا جو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہے کیونکہ مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا اَللّٰهُ ذَكَرَہَا یعنی جو شخص

جس چیز کو محبوب رکھتا ہے ذکر اور سکا بہت کرتا ہے فرماتے ہیں کہ ۛ
 گردِ یمنی و بامنی نردِ منی و گز نردِ منی و بے منی و یمنی و جب تک آپ سے
 کامل محبت نہوایاں ناقص رہتا ہے (نکتہ) آپکی مسجد میں ایک نماز پڑھے تو
 ہزار نماز کا ثواب اور آپ پر ایک مرتبہ درود پڑھے تو دس مرتبہ رحمت
 رحیم و کریم نازل ہوتی ہے ۛ ہر مرض کی دوا درود شریف و دافع ہر بلا
 درود شریف و آپکی شان خدا تعالیٰ کے سوا کون جانتا ہے ۛ کیا کوئی
 حق کے سوا انکی حقیقت جانے و معرفت رکھتے ہیں جبریل امین تجھو رمی
 ۛ گفتہ روم بخواب کہ بنیم حال دست و بد عہدی زمانہ اما تم نمی ہو
 ۛ مجھ سے صفت پوچھو خدا کی و خدا سے پوچھو نشان محمد و محمد سرور خدا
 ہے کوئی رُفرا سکی کیا جانے و شریعت میں تو بہرہ ہے حقیقت میں خدا کا
 سچ تو یہی ہے کہ ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر علی اللہ علیہ السلام

آپ کے نام مبارک پر کامل درود شریف لکھا کرو صلعم یا صرف ۴
 لکھ دینا کمال نجل ہے اور نازیبا لغت ہے اس میں بخت پر جو نام پاک
 لکھ کر کوچر لکھا ہے ایگزیر نصائح ثنائی و چیر آثار نیک بختی میں
 رب جلیل و قناعت قلیل و چیر ایک بہتر اس سے دوسری بدتر اس سے
 جہان میں نہیں دینا مانگنا عبادت و سخاوت کو نہ بھول و چیر سے خلا بادشاہی
 ہے فقیر کی نفرت وزیر کی غفلت علما سے رغبت فقرا کی صحبت ہاش
 سعادت ہے خلق ملیح و زبان فصیح نعمت ہے و چیر بد بختی کی نشانی میں
 بزرگوں کو بدی سے یاد کرنا اور اپنے کو سب سے بہتر سمجھنا و چیر دلیل احمق میں
 عورتوں کی بات سننا سفلیوں سے توقع رکھنا و چیر باعث روشنی دل میں
 ذکر خدا و کلام انبیاء و چیر بہتر میں ماننا نصیحت بزرگوں کی اور قبول کرنا
 عذر خطا کا روکنا و چیر انسان کیلئے لازم میں طلب خوشنودی و احوال

سعی معاشِ حلال ^{۱۲} دو چیز علامتِ ایمان ہیں بلا پر صبر و لغا پر شکر ^{۱۳} دو چیز غنیمتِ جانو
 جوانی بڑھاپے کے آگے صحت بیماری کے پہلے ^{۱۴} دو چیز دل کو اندھا
 بناتی ہیں زیادہ باتیں کرنا اور بہت سونا ^{۱۵} دو چیز باعثِ غیر اطمینانی ہیں
 خادم غیر متدین و مخدوم متکون ^{۱۶} دو چیز نقصان میں نہیں ڈالتی گفتگو بے سنجیدہ
 و عمل پسندیدہ ^{۱۷} دو چیز حماقت سے منسوب ہیں ستائش اپنی و اتباع پیش کی
 دو چیز حافظہ کو زیادہ کرتی ہیں صبح کے اول اوٹھنا اور ہمیشہ با وضو رہنا ^{۱۸}
 دو چیز صداقت دوستی میں ہاتھ پکڑنا دوست کا پریشانی میں اور مشورت
 دینا حیرانی میں ^{۱۹} دوست آن باشد کہ گیر دوست دوست پر پریشان حالی
 در ماندگی ^{۲۰} دو چیز علامتِ نادانی ہیں قطع کلام و بے محل گفتگو کرنا ^{۲۱} دو چیز
 انسان کو نام آور کرتی ہیں ہوشیاری کام میں بُروباری عام میں ^{۲۲} دو چیز
 فراست کی علامت ہیں دریافت کرنا انجام امور کا اور توقف الزام تصویر

^{۲۳} دو چیز سب کاموں سے بہترین قول موافق آیات قرآن و فعل مطابق
 احادیث رسول سبحان ^{۲۴} دو چیز اعنی دنیا میں خدا کی یاد و آخرت میں ان کا پیدا
 بہترین ^{۲۵} دو چیز اعنی اللہ جل شانہ پر ایمان لانے اور اسکے مخلوق کو نفع پہنچانے
 سے بہتر نہیں ^{۲۶} لا شریک لہ کا شریک ٹھیرا نہ اور اسکے مخلوق کو تکلیف دینے
 سے بدتر نہیں ^{۲۷} علما کی صحبت حکما کی نصیحت مردہ دلوں کو زندہ کر دیتی ہے
 جس طرح بارش زمین خشک کو قبر میں بے توشہ دفن ہونا و ریاض میں بے شیشیا
 کا لواحد سے ^{۲۸} دنیا کی عزت مال سے آخرت کی عزت نیک اعمال سے ہوتی ہے
 دنیا کا غم تیرگی دل اور آخرت کی فکر نور دل پیدا کرتی ہے ^{۲۹} طالب علم دین
 کی جست طالب گناہ کی دوزخ ^{۳۰} طالب نیک آدمی گناہ سے خیر اندیش
 دنیا سے رغبت نہیں کرتا ^{۳۱} بضاعت تقویٰ سے نفع دین متاع دنیا سے
 خسار دین متصور ہے ^{۳۲} جس نے گناہ کیا اور ہستار با دوزخ میں روتا رہے گا

جسے عبادت کی اور روتا رہا جنت میں بہشتاریگا ^{۳۵} عارف کا مقصود خدا
 اور اسکی معرفت زاہد کا مطلوب دعا اور اپنی بھلائی ہے ^{۳۶} گناہ صغیرہ
 تو اثر سے بکیر گناہ کبیرہ استغفار سے صغیرہ ہو جاتے ہیں ^{۳۷} خدا سے برتر
 بہتر کوئی دوست نفسِ شری سے بدتر کوئی دشمن نہیں ^{۳۸} جیسے دنیا میں
 بحر و بر مقام ظہور فساد ہیں ^{۳۹} اسطرح انسان میں دل زبان تمام گناہوں
 کی جڑ دنیا کی محبت تمام فتنوں کی جڑ زبان کی حرکت ہے ^{۴۰} گناہ جو خوش نفس
 سے ہو بچتا جاتا ہے حبِ طح لغزش آدم علی بنی علیہ الصلوٰۃ والسلام جو گناہ
 غرور سے ہو بخشش کی امید نہیں دیکھو قصہ شیطان علیہ اللعنتہ ^{۴۱} رباعی
 از راحتِ چند روزہ خوش دل نشوی ڈور خیر رنج و درد بسمل نشوی ڈور غافل
 از حضورِ ہستی خدا ڈورے ننگِ عدم زمرگ غافل نشوی ڈور ^{۴۲} ایضاً نیر نصاح
 یقین خیر موجب غرت ہیں بدھوں کی خدمت جو انون کو نصیحت

چھوٹوں پر شفقت تین چیز آدمی اختیار کرے استطاعت پر فقر سوگ پر صبر
 قضاء الہی پر رضا تین چیز شومیت کا موجب ہیں کینہ دل میں رکھنا -
 سر پر آوردن سے حسرت کرنا طلوع آفتاب پر سونا تین چیز کی بیداری
 تین چیز سے متوجہ ہے مال کی تجارت سے اور ملک کی سیاست سے
 اور علم کی مباحثہ سے تین چیز کا دعویٰ عقل مند کرے شجاعت سخاوت
 شرافت تین چیز اختیار کرے حضور قلب سے غار پڑھنا شب بیداری کرنا
 کلام اللہ پڑھنا تین چیز کفر کی نشانی ہیں نفاق دل میں رکھنا دنیا کی
 محبت دل میں رکھنا حرام کو حلال جاننا علم بے عمل و عمل بے اخلاص
 و اخلاص بے نفاق علامت بدبختی ہے دولت خواہش سے جوانی خصا
 زندگی دولت سے حاصل نہیں ہو سکتی تدبیر نیک کرنی آدھی گدازان ہر امر
 کی تحقیق ادھار عالم ہر امر میں مال اندیشی آدمی عقل ہے تارک دنیا کو خدا

تارک گناہ کو فرشتے تازک طمع کو مخلوق دوست رکھتے ہیں دنیا کے ^{۱۲}
 نعمت اسلام شغل کیلئے عبادت عبرت کیلئے قبرستان کافی ہے عظمیٰ ^{۱۳}
 آخرت کیلئے توشہ معاش کیلئے محنت ذریعہ حلال سے لذت حاصل
 کرنا کی کوشش کرتا ہے خود پسندی خواہش نفس بخل ملائی کے باعث ^{۱۴}
 ہمیشہ خوف الہی دولت مندی میں میانہ روی غصہ میں جھگڑا تب ^{۱۵}
 مد نظر رکھنا باعث نجات ہے زیادتی کلام و طعام و منام میں ملائی
 متصور ہے سلام میں پیش قدمی کرنے کھانا کھلانے رات کو نماز پڑھنے
 میں مارج کی ترقی ہے خواہ کتنے ہی برس زندہ رہو آخر مرنا خواہ کسی ^{۱۶}
 محبت کرو بچھڑنا خواہ کیسا ہی عمل کرو بدلا پانا ہے سردی میں وضو کرنا ^{۱۷}
 نماز کیلئے پیادہ مسجد کو جانا انتظار جماعت کرنا کفارہ گناہ ہے اللہ ^{۱۸}
 کی یاد اولیا کی ملاقات حکما کے کلمات سے رنج دور ہوتا ہے جواب ^{۱۹}

نہیں کہتا وہ علم نہیں کہتا جو صبر نہیں کہتا وہ دین نہیں کہتا ہتھی
 نہیں کہتا اسکو قرب الہی نصیب نہیں ہوتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ
 حلال روزی اختیار کرو زبان کو خلق کی بُرائی سے روکو دنیا سے محبت
 نہ رکھو کہ وہ مومن کا گھر نہیں ہے شیطان کے ساتھی نہ بنو کہ وہ مومن کا فریق
 نہیں ہے کسی کو ایذا نہ دو کہ یہ مومن کا شیوہ نہیں ہے جسکا دل دانا ہو
 بدن صابر ہو شے موجودہ پر قانع ہو نیک بخت وہی ہے خوش حال
 وہی ہے جسے دنیا کو اس کے چھوٹنے کے آگے چھوڑا قبر میں داخل ہو سکے
 پہلے سامان مہیا کیا خدا سے ملنے کے پہلے خدا کو خوش کیا بلا پر صبر کرنا
 آرام پر شکر کرنا مصیبت پر راضی رہنا دلیل ایمان ہے مسجد ذکر خدا
 قرآن خوانی مومن کا قلعہ ہے جس میں شیطان داخل نہیں ہو سکتا سب دنوں
 بہتر جمعہ کا دن سب مہینوں سے بہتر رمضان کا مہینا سب اعمال سے بہتر

پنجگانہ نماز ہے ^{۲۸} دین کی ہوتیاری دنیا سے بیزاری نفس کی عیب جئی سے
 بہتر کوئی چیز نہیں ^{۲۹} اچھا عمل وہ ہے جو مقبول خدا ہو اچھا مہینا وہ ہے
 جس میں خالصاً رجوع بخدا ہو اچھا دن وہ ہے جس میں ایمان جاوے خوشبو عبادت
 عورت دنیا میں پسندیدہ ہیں ^{۳۱} محبت الہی معرفت کی بنیاد گناہوں سے بچنا
 یقین کی علامت یقین کی اصل تقدیر پر رضا مندی ہو خود پسند گمراہ مال پر
 بہرہ رسد کرنا الاحقر مخلوق سے غرت کا خواہاں فیصل ہے تکبر کو تواضع سے
 سر میں قناعت سے حسد کو خیر خواہی سے بدلنیو الامومین ہے ^{۳۲} لڑکپن میں
 ہوائی میں بیستی بڑھاپے میں بیستی انسان کا خاصہ ہے ^{۳۳} فنا کے تین ہی رتبے ہیں فنا فی اللہ
 فنا فی الرسول فنا فی اللہ ^{۳۴} تھکا کی تین قسم ہیں خوفِ عذاب خوفِ غضب
 خوفِ جدائی پہلا گناہوں کا کفارہ ہے اور کاثرہ نجات دوسرا پاک
 کن عیب ہے اور کاثرہ بلند درجات و مقامات تیسرا باعثِ قرب

خوشنودی محبوبہ اسکاثرہ دیدار الہی تعالیٰ شانہ کی بشارت رباعی
 اے شیفۂ بہارِ گلزارِ جہان و غافل چہ نشہ ز اسرارِ جہان و از سحرِ زمانہ ^{لکھنا}
 سیلاب و ہر لحظہ ہمیں سدِ بدیوارِ جہان ایغیرِ نضاح رباعی چار ^{چیز}
 مطمحِ نظیرِ میں صورتِ بندگی سیرتِ افگندگی دلجوئی و دوستانِ نیکوئی با
 مردمان چار چیزِ زیادتی دولت کی مین بدون سے نفاق نیکون سے
 اتفاق دوستوں سے تلطف دشمنوں سے مدارا چار چیزِ چار چیز کو یاد
 دلاتی مین بیماریِ تندرستی کو غمِ راحت کو افلاسِ دولت کو نادرجا ^{می}
 بہجت کو چار چیزِ علامتِ صاحبِ دلی مین غصہ کے وقتِ حفظِ مراتب رکھنا
 کبرِ سیکو کا فر نہ کہنا کیسے دل کو رنجیدہ نہ کرنا کیسا رازِ فاش نہ کرنا چار چیز ^ہ
 سے شرمندگی ہوتی ہے بے محل گفتگو سے بدون کی صحبت سے نیکون
 کیساتھ ٹرنے سے اور علما و فقرا کی حقارت کرنے سے۔ چار چیز ^{کے}

چار دشمن ہیں مال کا چور، شعور کا جہل، علم کا نخوت، محبت کا قرض، قاتل
 القرض، مقراض، المحبۃ چار چیزیں انسان کو ضعیف کر دیتی ہیں دشمن، مال
 قرض، ہشیار پریشانی، روزگار، مجامعت، بار بار چار چیزیں ہیں دشمن
 عمر گزری ہوئی بات کہی ہوئی تیر چھوٹا ہوا اور قضا گئی ہوئی ۵
 بربل جوے نشہ گزتاب بین، بڑکین، شارت، زہان، گندران، رابلس
 از دست رفتہ، پیچ نیا، پیچ حال، بڑ چنڈا، کھان، کندو، جامہ، درد
 چار چیز خلاصہ جمیع عبادات ہیں وفا کرنا، عہد پر نگاہ بانی کرنا، حد پر
 صبر کرنا، مفقود پر خوشنود رہنا، موجود پر کشتی نئی بناؤ، کیونکہ دیا گہرا
 کافی توشہ ساتھ لو، کیونکہ سفر دور کا ہے، بوجھ ہلکا کر دو، کیونکہ گہا، سخت
 خالص عمل کرو، کیونکہ پر کھنے والا، نگاہ والا ہے، شرم مردوں کی خوب
 مگر عورتوں کی خوب تر، انصاف ہر ایک کا نیک ہے، مگر حاکمون کا

نیک تر توبہ بوڑھوں کی نیک ہے مگر جوانوں کی نیک تو بخشش غنیوں کی
 نیک ہے مگر فقیروں کی بہتر ہر روز بارہ رکعت سنت پڑھنے سے حق نما
 ہر ماہ تین روز رکھنے سے حق روزہ روزانہ ستوا آیت پڑھنے سے حق
 ہر جمعہ ایک درہم دینے سے حق صدقہ ادا ہوتا ہے سجدہ سہو سے نماز فطر
 سے روزہ قربانی سے حج جہاد نفس سے ایمان کامل ہوتا ہے سیرۃ
 ظالموں کی خوشامد گناہوں کا بھونا طوالم تا یکبی دل ہے روزہ
 رکھنا نیکوں کی صحبت رکھنا گناہوں کو یاد کرنا تھوڑی امید رکھنا روشنی
 دل ہے اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ اور حرام سے نہ بچنا رسول اللہ
 علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا دعویٰ فقیروں و مسکین سے کراہت بہشت کا دعویٰ
 اور خیرات نہ کرنا خون و دوزخ کا دعویٰ اور گناہوں سے نہ بچنا یہ محض
 جھوٹے دعوے ہیں پر ہیز گاری شرم شکر صبر علامت ایمان ہے

استغنا^{۱۸} فاعت^{۱۹} من راحت آزادی من لذت صحت جسمانی من رقت
 آسمان من ہے خالق کی موافقت مخلوق کی ہی خواہی نفس کی محنت
 بقدر ضرورت دنیا پر قناعت پسند ہوشمند ہے از روے توحید
 تقدیر پر رضامندی وار کو انجیل شہوتوں کا توڑنا وار کو زبور تنہائی و
 گوشہ نشینی وار کو فرقان زبان کا نگاہ رکھنا دارین کیلئے بہتر ہے
 خواہش^{۲۱} اطمینان زبان غصہ پر غلبہ دراصل سرداری ہے اعنیا^{۲۲} میں
 حضرت سلیمان علاموں میں حضرت یوسف بیاردن میں حضرت ایوب
 فقر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا دلیل و نظیر فرمایا
 بیشک کو قبر پر فخر کو میزان اعمال پر آرام کو طے پلصراط پر خواہشات کو
 جنت پر مغر رکھو درو^{۲۴} عداوت افلاس آگ اگرچہ کم ہوں زیادہ
 تصور کرو جوانی کی قدر بڑھاپے میں آرام کی قدر تکلیف میں صحت^{۲۵}

کی قدر بیماری میں زندگی کی قدر مرنے کے بعد معلوم ہوگی ملک الموت^{۱۶}
 روح کو قبض و ثناء مال کو پامال نفس اعمال کو تباہ قبر جسم کو مٹا دیتی ہے
 خواہشات نفسانی کے دفع کیلئے عورتیں جمع مال کیلئے فریب مہر^{۲۴} الہی
 کیلئے علم مسئلہ نون کی پہلائی کیلئے مدارا درکار ہے غصہ میں معافی^{۲۵}
 شکی میں بخشش تنہائی میں پارسائی خوف میں اظہار حق شکل ہے تو اگر کفر
 وعدہ کا نظر رکھنا حدود شرعیہ پر صبر کرنا شے گم شدہ پر راضی رہنا
 سامان موجودہ پر خلاصہ ریاضت ہے عورت پر اعتماد کرے مال پر
 غور کرے معدہ پر طاقت سے زیادہ بوجہ نڈالے علم لایفیع نہ پڑھے
 آدم علیہ السلام یعقوب علیہ السلام بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا امام مجاہدین العابدین^{۲۱}
 رضی اللہ عنہ کے برابر دنیا میں کوئی نہیں رویا جو کہ عورت نہیں رکھتا^{۲۲}
 آسائش تن کی نہیں رکھتا جو کہ فرزند نیک نہیں رکھتا آنکھوں کی ٹھنڈک

نہیں رکھتا جو کہ برا درہم رنگ نہیں رکھتا قوتِ بازو نہیں رکھتا جو کہ
 زر نہیں رکھتا دنیا کی عزت نہیں رکھتا جو کہ یہ چار نہیں رکھتا کچھ غم نہیں رکھتا
 قطعہ اسکندر کی قباد و جمشید پڑ رقتند بصد ہزار امید پڑ بار غم آخرت پڑ
 آنکس کہ بفکر گاؤں و غمِ مرد و ایغریز نصائحِ خامشی علما کی حقارت سے دین کا
 اقربا کی حقارت سے دنیا کا ہمسایہ کی مخالفت سے فائدہ کا اپنی حقارت
 سے عزت کا بی بی کی حقارت سے عیش کا نقصان ہے شکر کا عوض
 از یادِ نعمت دعا کا اجابت استغفار کا عفو توبہ کا قبول صدقہ کا پسند
 نتیجہ ہے محتاج کہنے والا زوجہ زوج کو راضی رکھنے والی مہر بخشنے والی
 اولادِ مطہج والدین گناہوں سے توبہ کرنیوالا نیک ہن زبان و فرج کی
 حفاظت کرنا حصولِ نعمتِ دنیا کو وبال سمجھنا تھوڑی نیکی بھی غنیمت جاننا
 حرام سے پیٹ نہ بھرنا خود کو سب سے بدتر خیال کرنا متقی کی علامت ہے

تو نگری قناعت میں سلامتی گوشہ نشینی میں بزرگی نرک خواہشات میں
 صبر کا ثمرہ قلیل مدت میں فائدہ کثیر عرصہ میں حاصل ہوتا ہے جو آئی کو بڑھا
 سے پہلے تندرستی کو بیماری سے پہلے تو نگری کو محتاجی سے پہلے وقت کو
 گزرنے سے پہلے زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جاؤ فقر کو راحت
 نفس اطمینان قلب بندگی رب سبکی حساب بلندی درجہ اُمر کو تکلیف
 نفس بے چینی دل چاہلو پس اہل دنیا گرانی حساب سستی درجہ نصیب ہے
 صحبت نیکان تلاوت قرآن غلوے شکم عبادت شب عاجزی دم صبح
 تجلی وہ دل ہیں قرآن کی آیتوں میں غور کرنے سے توحید و یقین میں ترقی
 ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے نعمتوں پر شکر کرنے سے محبت پیدا ہوتی ہے
 اوسکے وعدوں پر بہرہ رسد کرنے سے عمل صالح کی رغبت ہوتی ہے اوسکی
 وعید میں فکر کرنے سے خوف اثر کرتا ہے اوسکے احسانات اور اپنے

تفصیلات دیکھنے سے شرم و امن گیر ہوتی ہے شکر کو نعمت پر محنت کو راجہ
 ذلت کو عزت پر خاموشی کو یادہ گوئی پر موت کو زندگی پر اختیار کرنا
 اتقیا کا کام ہے مال خرچ کرنے میں راحت نفس یاد الہی میں فراغت
 ڈاکو و بچہ امن نیک نامی و سخاوت نیکون کی صحبت حاصل ہوتی ہے
 جس شخص میں امید طویل پر ہنر گاری قلیل بخل کثیر حرص غالب فراموشی آخرت
 اویسکے نزدیک مال جمع ہوتا ہے گو تمام کاموں میں جلدی شیطان کا کام ہے
 لیکن یہاں کھلانے میں بچتی کی تیاری میں بالغہ کے نکاح میں ادا قرضہ میں
 گناہوں سے توبہ میں جلدی کا حکم ہے سرگوشی بہید کو صدقہ مال کو علویں
 عمل کو راست گوئی قول کو مشورہ عقل کو نگاہ رکھتا ہے آدم علیہ السلام
 گناہ کا اقرار فرمایا قصور پر نادام ہو نفس پر ملامت کی توبہ میں جلدی کی
 رحمت خدا بیشمار ہے ماما امید نہ ہوے ابلیس لعین نے گناہ کا اقرار


نہ کیا نام نہ ہوا اپنے کو لامت نہ کی توبہ کا ارادہ نہ کیا رحمتِ رحیم
 نامید ہوا ^{۱۷} بقدر اللہ تعالیٰ سے حاجت ہے عبادت کرو جس قدر
 عذاب سہنے کی طاقت ہو اور سیقدر گناہ کرو جتنی عمر ہے اتنی دنیا
 حاصل کرو اتنا توشہ ساتھ لو کہ قبر میں کفایت کرے جس قدر مدت
 بہشت میں رہنے کا ارادہ ہو اور سیقدر عمل کرو شبِ محافظوں کے بہتر زمانہ
 سب لباسوں کے بہتر پرہیزگاری سب باتوں کے بہتر قناعت سب
 نیکیوں کے بہتر نصیحت سب لذتوں کے بہتر صبر ہے اللہ تعالیٰ کے ^{۱۸}
 وعدوں پر کئی اعتماد خلائی سے کلی نفرت اعمال میں خلوص ظلم پر کمال
 موجود پر قناعت کرنا اعلیٰ درجہ کی صفت ہے ہر وقت کلمہ طیب
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کا ذکر کرنا بلا کے وقت اِنَّا لِلَّهِ وَ
 اِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

کہنا حصولِ نعمت و فرحت کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پڑھنا
 ہر کام کا آغاز بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے کرنا وقوعِ گناہ کے وقت
 اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ کہنا لازم ہے رات کی خوشی اللہ تعالیٰ
 سے راز و نیاز مناجات کے ساتھ دن کی خوشی بندگی کے ساتھ دنیا
 کی خوشی خوفِ خدا کے ساتھ آخرت کی خوشی بخشش کے ساتھ جنت کی
 خوشی دیدارِ الہی کے ساتھ خوشتر ہے مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات
 یوں مانگا کر دے کہ الہی امید و راز نے فریب دیا۔ محبت دنیا نے ہلاک کیا۔
 شیطانِ بعین نے گمراہ کیا نفسِ سرکش نے حق سے روکا برے غمشین نے
 گناہوں میں اعانت کی پس اے فریادرس فرما درسی کر اگر تو رحم و کرم
 نکریگا تو سوا تیرے مجھ گناہ گار پر کون رحم و فضل کریگا شعر
 در حضرتِ مہدویؑ کہ کنڈ ہر چیز کہ غیرِ ماست آنرا علیہ کنڈ کیج

باخلاص بیاد و برین ڈگر کار تو برنیا یہ انکہ گلہ کن ڈگر ہر غم دست
 خبر شکریت ڈگر این تیر نصیب ہر عجز نیست ڈگر بد کے وہاں حبیب حافی
 شیرین بود انجہ تلخ دانی ایغیر تر نضاح سداسی کتاب اللہ من
 افرط و تفریط کرنیوالا تقدیر الہی تعالیٰ شانہ کو جھٹلانیوالا اہلبیت مطہر
 سے بدسلوکی کرنیوالا طریقہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترک کرنیوالا
 حرام کو حلال ٹھہرانیوالا زبردستی سے حکومت حاصل کرنیوالا لعنتی
 دنیا اپنی دوستی کے طرف نفس گناہوں کے طرف خواہش شہوتوں کے
 طرف موت قبر کے طرف اہلبیت لعین ترک دین کے طرف خدا غائب
 بخشش کے طرف بلاتا ہے مسجد بے نازیون میں مصحف بے تلاوت
 گہر میں۔ قرآن فاسق و فاجر کے سینہ میں نیک عورت ظالم شوہر کے
 قبضہ میں نیک مرد بد کردار عورت کے پہنڈے میں عالم نصیحت

ناشنوا قوم میں محض بیکار ہے جس نے ابلیس کا کہا مانا اوس سے دین چھوٹا
 جس نے نفس کا کہا مانا اوس سے روح گئی جس نے خواہش کا کہا مانا اوس سے
 عقل گئی جس نے دنیا کا کہا مانا اوس سے آخرت گئی جس نے بدن کا کہا مانا
 اوس سے جنت گئی جس نے اللہ پاک کا کہا مانا اوس سے کل برائیاں گئیں
 مقبولیت عبادت میں اسمِ عظم قرآن میں غضب الہی گناہوں میں
 شب قدر رمضان کی طاق راتوں میں صاحبِ دل عام لوگوں میں
 موت زندگی میں پوشیدہ ہیں جس نے اللہ تعالیٰ کو پھپھانا اس کی بے نیازی
 کی نفس کو پھپھانا خلافت کیا آخرت کو پھپھانا اوس کو طلب کیا دنیا کو
 پھپھانا اُس سے نفرت کی حق کو پھپھانا اوس کی بیروی کی باطل کو پھپھانا
 اوس سے بچا وہ انسان کامل ہے عملِ دلیلِ علمِ فہمِ ظنِ علم
 عقلِ بہرِ نیکی خواہشِ مرکبِ گناہ مالِ چادرِ تکبر دنیا بازارِ

آخرت ہے بخدا ہاضم فرزند نیک زن موافق سخن راسخ عقل کامل
 تندرستی جسم سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں جو لوگ توبہ کی امید پر گناہ
 ترک نہیں کرتے علم کے بعد عمل نہیں کرتے عمل میں اخلاص نہیں رکھتے رزق کما کر
 رازق کا شکر ادا نہیں کرتے تقدیر پر رضا مند نہیں ہوتے مردوں کو
 دفن کر کے عبرت نہیں پکڑتے۔ اُنکے قلوب فساد سے بہرے ہیں
 حاسد کو آرام جھوٹے کو یاد بخیل کو مروت پادشاہ کو دغا بد اخلاق
 کو سروری نوشتہ تقدیر کا رد نہیں لے کر کو گناہوں سے مجتنب رکھنا
 دل میں خوشی کو غائب اور رنج و ندامت کو حاضر دیکھنا اہل شر سے
 دور اور اہل خیر سے قربت رکھنا تھوڑی دنیا کو بہت اور بہت
 عمل کو تھوڑا جانتا اپنے دل کو اوس خیر کی طلب میں مشغول رکھنا جبکہ عہد
 ازل میں کر چکا ہے بے فیکری اوس خیر سے رکھنا جبکہ انا میں خدا ہو چکا ہے

زبان کا ہمیشہ فکر و غم و ندامت کے ساتھ نگہبان رہنا مقبولیت تو یہ کے
 علامات میں بخشش کی امید پر گناہوں میں طویل دنیا بغیر عبادت کے
 قرب الہی کی امید رکھنا دوزخ کا تخم ہو کر بہشتی ثمر کا انتظار کرنا گناہ کا
 ہو کر معصومین کا مرتبہ تلاش کرنا بغیر عمل کے ثواب کا منتظر رہنا حوصلہ سے
 زیادہ اللہ جل جلالہ سے متناسک رکھنا درحقیقت فریبِ حماقت ہے
 سب سے بہتر عقل خدا داد (معرفت الہی) ہے اگر وہ نہ ہو تو طریقہ
 (شرح) اگر وہ بھی نہ ہو تو صحبت (مرشد) اگر یہ بھی نہ ہو تو (اعمال کا)
 پسے گوشہ نشینی اگر یہ بھی نہ ہو تو (سجڑ نصائح) خاموشی اگر یہ بھی نہ ہو تو
 پھر اس سے خواب موت بہتر ہے رباعی دردا کہ غم زمانہ بس جان کا
 اول قدمش بسوے دوزخ راہ ست و غافل نشین و غم مخور شاد بزمی بزان
 معنی لا الہ الا اللہ ست  بر سرِ خاکم گذر کردی صفا آوردہ و بے خبر

گذر کہ ماہم جسم و جانے داشتیم و از فریب باغ بان غافل مشو! عند سب
 پیشتر ماہم درین باغ آشیانے داشتیم ایغیر نیرضاح سباعی بادشاہ
 عادل جوان صالح بخون خدا تنہائی میں رو نوالا پخوتہ مسجد کو جانیکا مشق
 چھپا کر صدقہ دینے والا بعد دوستی کر نوالا عورت پر قبضہ و قدرت
 رکھتے ہوئے زنا کاری سے انکار کر نوالا سایہ عرش مانگیا بہت ^{بے} ہند ^{والا}
 ذلیل ہوتا ہے لوگوں کو خفیف کرنے والا خود خفیف ہوتا ہے کسی کو
 یا کام کی کثرت کرنے میں اوسے سے مشہور ہو جاتا ہے کلام فضول سے
 بیہودگی بڑھتی ہے بیہودگی بڑھنے سے حیا کم ہوتی ہے بے حیائی سے
 پرہیز گاری گھٹتی ہے پرہیز گاری کے انحطاط سے دل مردہ ہو جاتا ہے
 تعجب خیز و حیرت انگیز وہ شخص ہے کہ موت کو بچانے اور مہنتا رہے
 دنیا کو فانی جانے اور رغبت کرے۔ تقدیر کا قائل ہو اور شے مفقود

مفہوم ہو روز حساب سے خبردار ہوا اور مال جمع کرے عذاب و دوزخ سے
 خائف ہوا اور گناہ کرے وجود واجب الوجود بالیقین جائے اور غیر اللہ
 کی پرستش کرے شیطان کو عد و ظاہر سمجھے اور اسکی اطاعت کرے
 دنیا اوسکے لئے گہر ہے جسکو گہر نہیں اُسکے لئے مال ہے جسکو مال کی
 فکر نہیں جمع کرتا ہے وہ جسکو عقل نہیں مشغول رہتا ہے وہ جسکو فہم نہیں
 درپے رہتا ہے وہ جسکو علم نہیں حسد کرتا ہے وہ جسکو نتیجہ کی خبر نہیں
 کوشش کرتا ہے وہ جسکو کامل یقین نہیں فقیری کو امیری پر ذلت دیتا ہے
 عزتِ عقبیٰ پر تواضع کو غرور پر بھوک کو سیرکمی پر غم دین کو خوشی دنیا پر
 پستی کو بندی پر موت کو زندگی پر اختیار کر نیوالی کا دل سمندر سے زیادہ
 تو نگر ہے ^۱اعلام کا فاعل و مفعول جلق لگانیوالا چوپا یہ سے جماع کر نیوالا
 عورت کے دُہر سے مرکب ہونیوالا ہمسایہ کو ستانیوالا ہمیشہ شراب کا

پیئے والا قیامت میں مردود ہوگا پاک نہوگا جب تک آگ میں جلا یا نہ جائیگا
 رباعی گرزندہ ام آلودہ بہ افکارِ تم ہو ورمردہ ہمان ہشت ووزخ ووطنم ہو
 یارب بگو بذات پاکت سوکند ہو کردوش چگونہ بارہستی فگنم ہو
 ثمنوی شستی بست پاد دل نشستی ہو کدورت ہا آب و گل نشستی ہو
 دل ازنا پاکی باطن چوپاک ست ہو اگرنا پاک شد دست چہ پاک ست ہو
 ایغیر فیصلح ثمانی آگہہ دیکھنے سے زمین بارش سے مادہ زر سے
 عالم علم سے سائل سوال سے حریص مال جمع کرنے سے دریا پانی سے
 آگ لکڑی سے کجھویر نہیں ہو سکتے نماز بے خشوع جسمین عاجزی ہو روز
 بے ضعف جس سے نفس کی سرکشی نہ جائے قراءت بے فکر جبکا اثر و اثر
 نہ پڑے علم بے عمل جسمین تقویٰ حاصل نہ ہو مال بے سخاوت جس سے
 لوگوں کو نفع نہ پہونچے برادری بے مروت جسمین باکد مگر محبت نہ ہو

نعمت غیر مترقبہ کیونکہ بقاء نہ ہوگا بے خلوص حسین دل رجوع نہو بیکار ہیں
 باندی غلام کا آزاد کرنا مسافروں کی مہمانی کرنی محتاجوں کی دستگیری
 کرنی افسردہ دلوں کو خوش کرنا مساکین کے ساتھ بیٹھنا بادشاہوں
 کی مجالس سے پرہیز کرنا کمتر کی تواضع کرنا بزرگوں کی توقیر کرنا چاہئے
 دل میں خوف و امید زبان پر حمد و ثنا آنکھ میں حیا و بکا ترک دنیا طلب
 رضا کے مولا عارف کے علامات ہیں شکرِ نعمت کیلئے نصیبیت کیلئے
 حرمِ عالم کیلئے گریہ خائف کیلئے احسان نہ جملانا محسن کیلئے خشوع قلب
 نماز کیلئے پرہیزگاری فقیری کیلئے عاجزی طالب علم کیلئے زنت ہے
 کلامِ فضول سے حکمت نظارہ بازی سے عاجزی قلب طعام کثیر سے
 لذتِ عبادت مہنسی سے رعب دل لگی سے روشنی عقل محبت دنیا سے
 محبت آخرت لوگوں کی عیب جوئی چھوڑنے سے اپنے عیوب بجا رہنے میں

صفاتِ الہی کی جستجو سے درجہ بلند ملتا ہے رباعی نور چشم آدمی فروں شود
 از ہشت چیز ڈگر میر میشود با و نظر کن ہر زمان پُر بر زور بر مصحف و شیخ
 کبار و شاہِ عدل پُر خطِ خوب حسنِ خوب سبز و آبِ روان پُر رباعی
 نے مال مرا باید و نے فوج و سپاہ پُر از قطعِ تعلقم بود حشمت و جاہ پُر تر کباب
 بزرگ جاساب پُر کز دولتِ فقر مرگدا گرد شاہ پُر الیغیر زیرِ نصائحِ شامی
 غرورِ حسدِ حرصِ شکم سیری خوابِ آسائش جسمِ محبتِ مالِ ثنائی
 شکمِ دروغِ گوئیِ خطاؤں کی جڑ مینِ نمانکی پابندی سے اللہ تعالیٰ کی
 محبتِ تندرستی جسمِ حفاظتِ فرشتگانِ نزولِ برکاتِ آثارِ نیکو کاری
 نرمیِ قلبِ گذرِ پلِ صراطِ سجاتِ دوزخِ ہمسائیگیِ صالحینِ مشہور ہے
 زمینِ زبانِ حال سے کہتی ہے کہ لے آدم کے بیٹے تو میری پیٹھی پر چوت
 سے دوڑتا دُربے کام کرتا ہے وائے میرے حال پر ایک دیکھو

ایسا ایسا گامیہ پیٹ میں تھکوتیرے ہی قمر باؤشنا سبے تامل گرا دینگے
 جسطح اب گناہ کر رہا ہے اندر غدا بگتیکا جسطح یہاں ہنستا،
 وہاں روئیکا یہاں خوش ہے وہاں مخموم ہوگا یہاں مال جمع کرتا ہے
 وہاں پشیمان ہوگا یہاں تو حرام کھاتا ہے وہاں تھکوکیرے کھائینگے
 یہاں تکبر کرتا ہے وہاں ذلیل ہوگا اوپر روشنی میں پیرتا ہے اندر
 اندھیرے میں پڑا رہیگا اوپر جماعتوں کے ساتھ پیرتا ہے اندر تنہا ہوگا
 تیرے یہ سب کرشمے میری ہی مٹھیہ پیٹ میں ہونگے رباعی خواہی کہ
 دین زمانہ مرد گردی دوا اندر رہ حق صاحب درد گردی پور و زان و شبان
 بگرو مردان میگرو دؤ مرد گردی چو گرد مرد گردی ایخیر نیر نصائح عشری
 مشکوٰۃ کرنے میں دلس فائدے متصور ہیں طہارت دہان رستا رحمان
 عداوت شیطان حفظ فرشتگان مسوڑہوں کی مضبوطی القطاع بلغم زوال بدلا

اندفاع صفا از دیاد بصر قبولیت ناز حبک و انا سچائی قناعت کے ساتھ
 صبر شکر کے ساتھ فقر زہد کے ساتھ فکر خلوص شکم کے ساتھ غم خوش
 کے ساتھ جدید بن تواضع کے ساتھ طاعت مہربانی کے ساتھ محبت
 کے ساتھ علم نافع حلم برتر کے ساتھ ایمان عقل کامل کے ساتھ نصیب
 ہوتے ہیں وہی بندہ خاص ہے عقل بغیر پرہیزگاری کے بزرگی بغیر علم کے
 مطلب بغیر عرض کے بادشاہی بغیر عدل کے خوشی بغیر امن کے تو نگری
 بغیر جود کے فقیری بغیر قناعت کے رتبہ بغیر تواضع کے جہاد بغیر
 توفیق کے دفعۃً تشنگی بغیر آب خشک کے حاصل نہیں ہوتی عالم جو مسئلہ مبتلا
 علم جیسے عمل نہ کیا جائے سارے جو پسند نہ کیجائے بہتیار جو استعمال میں نہ لایا
 جائے مسجد حسین ناز نہ پڑھی جائے مصحف حسین تلاوت نہ کیجائے مال حسین
 زکوٰۃ نہ دیا گھوڑا جیسے سواری نہ کیجائے۔ علم زہد جو دنیا طلب کے پاس ہو

طولِ عمرِ حسینِ نیا و آخرتِ میانہ ہونا فہمِ علمِ اچھی میراث ہے ادب
 اچھا پیشہ ہے۔ تقویٰ اچھا گوشہ ہے عبادت اچھی متاع ہے حسنِ اخلاق
 اچھا نمشیں ہے۔ علمِ اچھا وزیر ہے قناعت اچھی تو نگری ہے توفیق
 اچھی مدد ہے۔ علمِ صالح اچھا رہبر ہے موت اچھا ادیب ہے فاعثِ شہر ^{یا اولی الامر}
 جسے اہل صفات کو اختیار کیا دنیا و دین میں کام اپنا بنالیا حق تعالیٰ کے
 ساتھ صدقِ نفس کے ساتھ قہرِ خلق کے ساتھ انصافِ بزرگوں
 کے ساتھ خدمتِ خوردون کے ساتھ شفقتِ درویشوں کے ساتھ
 سخاوتِ دوستوں کے ساتھ نصیحتِ دشمنوں کے ساتھ علمِ عالموں
 کے ساتھ تواضعِ جاہلوں کے ساتھ خاموشیِ عجبِ جاہلانِ باشندِ خموشی
 رباعی غمِ چندِ خوری ز کارِ نا آمدہ پیش پوچھت نصیبِ مردمِ دورِ اندیش
 خوش بایش جانِ تنگ مکن بر بلِ خویش پوچھت خوردونِ غمِ قضا نگر ددکم و بیش

اسی نور العینیں ہماری روح کو ہمیشہ ایصالِ ثواب سے خوشنود رکھنا فقیر کو اپنے
 خدا سے پاک سے امید قوی ہے کہ تمکو توفیق نیک عطا کر گیا اور تمھارے
 نیک فعالِ ثواب جو تم فقیر کی روح کو ایصالِ کرو گے وہ فقیر کی روح کو
 پھونچا دیا خدا تعالیٰ تم سے راضی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وارضاء
 و ذریاتہ وسلم تم سے خوشنود رہیں دیکھو یہ آخری نصیحت ہے جو فقیر تم کو کر رہا
 کرتا ہے دنیوی ضرورتیں جہاں تک ہو سکے دن بدن کم کئے جانا کہ یہی
 جالِ حجاب بلکہ کجبال ہے جو دنیوی اشغال اور اسکی محبت کے قیدِ دوام سے
 نکلنے نہیں دیتا ورنہ پتلاؤ گے پتلاؤ گے ۛ ایک نکتہ نسبت اگر شعور
 ورنہ چو چراغِ پیش کو رہت ۛ خوب بینی و خود نمائی ترا دو بندہ است و این بیان
 من بہتر از ہزار پندہ است فقیر کو اپنی عمر کے لحاظ سے کوئی تنہا ساتھ نہ
 لیجانی چاہئے الحمد للہ علیٰ حمید بعد علیہ و علیٰ عفوہ بعد قل مرتبہ

تمام خواہشات سے دل پاک و صاف ہے اللہ بس باقی ہو س پہر بھی یہی
 کہتا ہوں کہ ہمیشہ امور مندرجہ ہذا کی پابندی کا خیال مد نظر رکھ کر اسکو اپنے
 لئے کارنامہ ہدایت بناو گے تو انسان کامل بن جاو گے اور دامن مقصد کو
 گل کامیابی سے پُر کر لو گے ورنہ تم بھی وہی حسرت ساتھ لیجاؤ گے جو
 فقیر اس وقت لیجا رہا ہے ۵ دنیا تو انی کہ عقبی خری ڈیو بخر جان میں
 ورنہ حسرت بری ۵ یاد داری کہ بوقت زادن تو ڈیو ہمہ خندان بند
 تو گریان ڈیو آنچنان ہی کہ بعد مردن تو ڈیو ہمہ گریان بوند تو خندان راعی
 این دنیا کا خانہ ات عقبی ہم ڈیو ایجا حکم تو نافداست آتجا ہم ڈیو امر و جو
 پردہ پوشی من کردی ڈیو یارب ندری پردہ من فردا ہم ڈیو جناب الیہ المنین
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اَنْظُرْ اِلٰی مَا قَالَا وَلَا تَنْظُرْ اِلٰی
 مَنْ قَالَ یعنی جو کہا گیا اسکو دیکھ کون کہتا ہے اسکو نہ دیکھ اگر فقیر

یہ تحریر بطور خود ہے تو نظر انداز کرو اور اگر خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے
 احکام کی بنیاد پر ہے تو اعلیٰ اعلیٰ پر نظر رکھو ۛ تو گرنہ یہ کمال
 پیش اہل کمال ہو کہ مالِ تالبِ گورست بعد از ان اعمال پُر من انچہ شرطِ بلاست
 با تو میگویم پُر تو خواہی از سخنم پند گیر و خواہ طلالِ نقل ہے کہ ایک ذریعہ
 دانا بادشاہ ہارون شید کے پاس آیا او کو متفکر دیکھ کر کہا کہ جب
 اتنی فکر کا کیا ہے ہارون شید نے کہا کہ دنیا کی ہویا فانی سے فکر مند ہوں
 ۛ ہمیشہ رلبِ فوارہ این سخن جاریست پُر کہ اوجِ مروجِ دنیا و دنیا
 نگون ساریست پُر بہلول نے کہا کہ تجھ کو یہ اندیشہ نکرنا چاہئے کیونکہ
 دنیا اگر وفادار ہوتی تو یہ بادشاہت تجھے تک نہ چھوڑتی ۛ
 اعتبارے نیتِ قدسی طائرِ اقبال پُر این کو نہ ہر زمانِ شتاقِ باہم دیکرات
 ہاے ری دنیا سچ ہے جو کچھ کہ جناب رسالت مآب خلاصہ موجودا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیری تعریف فرمائی کہ الدُّنْيَا نَزْوٌ وَلَا تَحْصُلُ
 إِلَّا بِالزُّورِ الدُّنْيَا خِفَّةٌ وَطَالِبُوهَا كِلَابٌ هـ بنیاد
 نہ بند و ہر کہ مرواست و کہ دنیا سیر اندوہ و درد است و برو بار بگورستان
 نظر کن و کہ دنیا شیر مردان با چہ کرد است و تیری بیوفائی ضرب المثل ہے
 حدیث حُبِّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ هـ تیرا فعل خواب خیال ہے
 وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ هـ این جان با کس فداوی
 نکر و و داغ حسرت و داغ غم خواری نکر و و تیری ہر گھڑی عمر کی قاطع ہے
 تیرا دنیا عاقبت کا کہو بیٹھنا ہے اور تیرا چھوڑنا عین سرمایہ ابدی کا
 پیدا کرنا ہے اس میں شک نہیں کہ تو باطلے قامت و ثبات ہے اتنا
 ہے اس میں ایک ہی بات مختلف اور متضاد اثر مرتب ہوتے ہیں اور
 ایک صی خیر بعض کی خوشی و شادمانی کا موجب ہوتی ہے اور بعض کو

پنج و مال کا کوئی تیرا ہزار جان سے خریدار ہے کوئی تجھ کو آنکھ اٹھا کر دیکھتا
 نہیں تیرے نیش کا زخم بے مرہم ہے تجھ پر طلاق ابراہیم بن ابراہیم ہے
 تو خانہ محبت بیدار ہے راند و جنید بغدادی ہے تو جبرہ جان سوز
 تلخی ہے مجبورہ شقیق ملجی ہے تو مایہ غفلت و بنامی ہے ملعونہ بایزید سلطانی ہے
 چھوڑی ہوئی القیا کی ہے لی ہوئی اشتیا کی ہے طالب تیرا ذلیل اور اہل حق
 کو یہ آیہ دلیل قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ تَقَىٰ وَتَحْمِيں
 تین قبائح میں محنت سے ہاتھ آتی ہے خست سے رکھی جاتی ہے حشر
 سے چھوڑی جاتی ہے ع دنیا ہیچ است و کار دنیا ہمہ ہیچ محمد بن محمد غزالی
 امام الوقت نور اللہ تعالیٰ مرقدہ فرماتے ہیں کہ دنیا پانچ ضرورتوں سے
 بڑھ کر نہیں کھانا پینا پھنا خوشبو جماع اسکے تلخ یہم میں کھانے
 میں شہد پینے میں دودھ لباس میں لشم خوشبو میں مشک جماع میں عورت

انکی اصلیت یہ ہے کہ شہد کھی کی تے ہے دودہ لید و خون کا خلاصہ
 ہے ریشم کیڑے کی بچال مشک ایک خون کا تو تہڑ ہے جماع پیشاب کا
 میں پیشاب گاہ کا داخل ہے غذا کا انجام بچال دودہ کا پیشاب
 ریشم کا کتہر خوشبوئی کا ناپائداری عورت کا بیوفائی تو معلوم ہوا کہ ہر کہ یہ
 نمائند دل بستگی رانتا یہ منہ دل پرین میرا ناپائداری ز سہی میں کی سخن
 یاد داری مولانا چیت دنیا ہر خط لے لے ظاہر ش خوب است و
 باطن پید و می نماید ظاہر ش گر رنگ بو بو زہر دار و لیک اندر باطن او بو
 رباعی ہر دم خیال موت کا پیش نظر رہے بوجب تک جئے جب
 اجل آئی مرد ہے پورہ رو ہمیشہ چاہئے باندھے مکر رہے پورہ دنیا وطن
 نہیں کئے پیرے ۵ از ہر ہم بردگی جا خواہی شد پوزان کہ بزرگی
 جدا باشی از پورہ در صورت وفای حیات مستعار و دم ناپائدار باتی آئینہ

زیادہ اللہ صفا والسلام علی من اتبع الهدی ڈاب اس عا پر اس
 کو ختم کرتا ہوں کہ الہی میں معصیت کرتا ہوں تیرے دوست محمد صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم اندوگین ہوتے ہیں اور تیرا دشمن ابلیس شاد و خوار قیامت اگر تو
 عقوبت کرتا ہے پہر تیرے دوست اندوگین ہوتے ہیں اور تیرا دشمن شاد
 الہی وہ دو شادیاں اپنے دشمن ابلیس کو اور وہ دو اندوہ اپنے حبیب صلی
 علیہ وآلہ وسلم کو ندے آخر میں عفو کریگا اول شرم سار نکر رباعی روز کیہ بود
 اذ السماء انشقت و داندم کہ بود اذ النجوم انکدرت و من دامن تو
 بگیرم اندر عرصات و گویم صنایا بی ذنب قُلت رباعی ہار شدہ ام
 تہ یا مرز مراؤ شدہ و دلم سہ یا مرز مراؤ درد اکہ بجز گنہ نکردم کارے
 بخشندہ ہر گنہ یا مرز مراؤ فردا کہ نصیب نیک بختان بخشند و قسمی بمن
 رند پریشان بخشند و گر نیک آیم مرا از ایشان شمرند و در بد با شتم مرا بدیشان

يُلَوِّحُ النُّحْطُ فِي الْقَطَا سَحَرًا وَكَاتِبُهُ رَمِيمٌ فِي التُّرَابِ هـ
 نوشته باندسيا بهر سفید بنویسند و رانیت فروا امید و هر که بنید و عاظم
 زانکه من بنده گنهگارم و حافظ و طیفه تو و عاگفتن است و بس و در بند
 این مباش که نشنید یا شنید اللَّهُمَّ اقْرِفْ فِي قَلْبِي رَجَاكَ وَاقْطَعْ
 رَجَايَ عَمَّنْ سِوَاكَ حَتَّى لَا أَرْجُو أَحَدًا غَيْرَكَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي
 حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي إِلَى حُبِّكَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى
 خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا وَشَفِيعِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَمْعَتِكَ
 يَا حَرَمَنُ يَا حَرِيمُ هـ تحریر فی تاریخ ۱۵ شعبان المعظم ۱۱۸۳ هجری نبوی صلی الله علیه و آله وسلم

راستم آتم بد پرو عا گو

محمد عبد الغفریر

عفی عنه و احسن الله احواله و عاقبتہ آمین

خاتمہ نسخہ

مضیٰ ماضی اس علامت پر ملالت میں وصایا کو برتر سے مگو خبردار
 کرنیکا موقع ملا اور اس فرصت کو بھی مفتیات سے تصور کیا ^{۱۳ ۲۶}
 قصہ شہرت نہ ہو جامی را تو کین مجھ نظم آبدار نوشت برہر احباب بر حقیقہ دہر
 کتہ چند یادگار نوشت و پہلے توفیق جانتا ہی کیا ہے قطع نظر اسکے
 دماغ ایسا ناقص ہے ہے لزان و کربساں آسپا آب گردان
 غشا و جلد و اعصاب گد و پئے کو نہ رک حمال بدین مبتلا ہے تو کس
 کچھ ملاقت ہے نہ قوت و مصیبت ہے مصیبت ہے مصیبت
 پیرو مرشد کے چند روز فیض صحبت میں جو کچھ سنا تھا گوش خورد
 اثرے دارد تمہارے خاطر قید قلم کیا جو کوئی دوست محب عباد
 آتا ہو اسکے طبع پر مجبور کرنا ہے چونکہ عزیز الاخلاق فی نصح الخلاق

اسم بامستی کے صد ہائے غنائے کرم کے لئے دہرے ہیں حالانکہ حضرت
 پیر پیر محمود صاحب و سید محی الدین صاحب جیلانی فرماتے تھے کہ جب کبھی
 طبیعت متغصن ہوتی ہے تیری مولفہ عزیزہ الاخلاق کے مطالعہ سے فوراً
 قلب منور ہو جاتا ہے بدذات اسکا تجربہ ہو چکا ہے اسکی وجہ کیا ہوگی
 عرض کیا گیا کہ آپ کے جدا علی کے حکم سے ہی یہ لاجواب کتاب لکھی گئی
 ہے دیگر مہینے افسوس ہے کہ اس مقبول کتاب کی کوئی خبر تک نہیں لیتا
 لہذا دل فقیر درد ہوا متواتر تقاضے ہونے لگے اگرچہ اس میں کوئی ایسی
 بات نہیں ہے، لیکن ایک ہندو دارمی ہنقاد عجیب و دوستانہ مہینہ
 بجز ان ایک ہندو اسکے طبع پر اصرار بشمار ہوتا جاتا ہے فقیر کہتا ہے کہ
 نہ انکار میکنم نہ انکار میکنم چنانچہ ایک دوست صمیمی فقیر نے بھی یہ قہر
 تحریر و ترسیل کیا و ہوا۔

مخدومی راہِ مجدکم

تسلیم عیادۃ حاضر خدمت ہوا وصیت نامہ موسومہ صاحب زادگان
 بلند اقبال الموسوم غزیر الاخرۃ زیر کتابت کا بہت بڑا حصہ بالاستیعاب
 دیکھا فی الواقع اسم بامسمیٰ ہے اسکا مضمون ایک بیش بہا نعمت ہے
 ہر نصیحت اسکی موتیوں میں تولنے اور آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے
 جو کچھ اسمیں ہے منصوص ہے یا احادیث میں آیا ہے یا اقوال اکابرین
 دین سے پایا گیا ہے بڑے چھوٹے سب کیلئے از بس مفید ہے صاف
 اُردو ہونیکلی وجہ سے کم عمر لڑکے اور ستورات بھی اس سے مستفید ہو سکتے ہیں
 مبتدیوں کے واسطے اس میں علمی و اخلاقی معاش و معاہ دونوں طرح
 کے فوائد متصور ہیں اس نسخہ کے ذریعہ سے آپ نے قوم اور ملک پر بڑا
 احسان کیا ہے اور ایک عمدہ بنیاد اخلاق حمیدہ و موعظت حسنہ کی

والی ہے فی زمانہ کہ ایک طوفان ناولوں کا چل پڑا ہے جو سراسر مخرب
 اخلاق و محرک خیالات مفسدہ ہے ایسی کتاب کا ہونا تریاق کا کام
 دینا جو دل چسپی اور عارضی مسرت عشقیہ ناولوں میں ہوتی ہے وہ پسند
 نصائح کی کتابوں میں دھونڈے نہیں مل سکتی نصیحت ہمیشہ نامعلوم
 ہوتی ہے لیکن آل اندیش اور عاقبت بین ایسی ہی کتابوں کے مطالعہ سے
 دائمی مسرت حاصل کرتے ہیں اور ایسی ہی کتابیں بگڑے ہوئے لوگوں
 کو راہ راست پر لاتی ہیں اس قسم کی کتابوں کی جس قدر زیادہ ضرورت
 ہے افسوس ہے کہ بہت ہی کم ہیں میری رائے میں ہر شریف شخص کے
 نزدیک اسکا اکل نسخہ رہنا اس طرح ضرور ہے جس طرح کہ وہابی امر اکل
 دفعیہ کیلئے پیش از پیش دوائیں رکھی جاتی ہیں جس خلوص نیت اور
 مذہبی شوق اور راسخ الاعتقاد سے اسکو آپ نے لکھا ہے ممکن نہیں کہ

سچی بات دل پر کانٹا لگا کر علی الحزینہ اس نسخہ کے مطالعہ سے جو فائدہ اور ترکیف نفس کا

ہوگا دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ و تقدس آپ کو اسکا اجر دین میں دیا و نون جہان میں

خاطر خواہ دے اور قوم کے وہ لوگ جو بھٹک رہے ہیں دیکھیں کہ مذہب اسلام میں کسی

اعلیٰ درجہ کی تعلیم اخلاق و طرز معاشرت ہے اور کس درجہ سچائی اور راست باری

اس میں کج گوشت کر بھری ہے مجھے امید ہے کہ اسکو آپ بالضرورت طبع و شائع فرمائیں گے

کہ بیشک یہ (تواریخ غریبہ) ہے بعد طبع ایک سو نسخہ مہربانی سے دوست احباب

کے تقسیم کے لئے نیاز مند ویرینہ کے نزدیک لطف ارسال فرمایا جو کچھ قیمت ہوگی

گذران دی جائیگی خیراً الحمد للہ احسن الخیراً فقط قطع نظر ان تمام تقاضوں کے عالم یہ

خاکسار شبیر الدین احمد دہلوی

میں بھی اسکے طبع و تشہیر کی نسبت آگاہ کیا گیا ہوں لہذا بعد ملاحظہ و صوابدید ترجیح

پیر و مرشد مدظلہ تم اسکو طبع و شہر کرنا صبح پیری میں دماغ و دے ہشتاد

خواب نیکو نیست در وقت سحر بیدار شو و آخر قولنا ان الحمد للہ رب العالمین تمت بحمدہ



تقریظ سرِ پاتنویزِ مسالکِ مسالکِ طریقتِ ہادیِ مراحلِ شریعت
 خلاصہ و دوامِ مصطفوی چیراغِ شبستانِ بزمِ مرتضوی سارِ مسارب
 وحدۃ الوجود شاربِ مشاربِ شہود عارجِ معارجِ ایقان وارجِ مدارج
 عرفانِ پیرِ جوانِ سیدیِ سندیِ مرجعیِ حافظِ حاجیِ واعظِ حضرتِ سید
 عمر علی شاہ صاحبِ قبلہ قادریِ حسنیِ الحسینیِ ایدِ بالتائیدیاتِ الغیبیہِ آمین
 پیرِ ورورِ گاترِ محمد اس طرح مجھے ادا ہووے کہ تو خود اپنا ہی آپ حامد ہووے
 اور نعمتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہر استغراق ہووے کہ میرے وجودِ فانی میں
 وہ باعثِ موجوداتِ نظر آئے بلکہ ظرف و منظور کا بھی خیال اٹھے اور حقیقت
 محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمام موجودات میں ساری ہے جلوہ گر ہو جا
 ۛ گرچہ صدمہِ مددِ دو راستِ زینِ نظر میں و جہۃ فی نظری کل
 غداۃ و عشتیٰ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و صحبہ و علی

وَاٰرِثٌ حَالِهٖ سَيِّدِى سُلْطٰنِ الْاَوْلِيَاءِ وَبَارِكُ وَسَلَامُ
 بَعْدَ حَمْدِ نَعْتِ كَيْ خِيَالِ اِيَكِهٖ اِس سالِهٖ كى اور اِس كے مصنف كى كچھ مَح
 وَثَنًا لَكھوں۔ ليكن رسالہ ہى خود اپنے مصنف كا ملاح ہے كہ ايسا قَالِ اُسْ
 صاحبِ حال كا ہو سكتا ہے كہ غير حق سے معرضِ رُوءِ گردان ہو اور بہت
 مَحْوَ جالِ ذُو الْجَلَالِ ہو سَجَّانِ اللہ لڑكوں كو وصيتِ اسطرح كى كہ اُنھين
 محبتِ الہى سے مالا مال كر ديا اُنكے سينوں كو علومِ معرفت سے
 بھر ديا يہ وہ خزانہ ہے كہ جسے نہ چور كى چورى كا خوف ہے
 نہ صرف كرنے سے كم ہوتا ہے ہر ايك شخص كو چاہئے كہ اپنى اولاد كے
 ايسا ہى خزانہ چھوڑ جائے جو پشتِ دِشْتِ تَك اُن كے كام آئے
 خداوندِ عالم مصنف كو جزائے خير دے اور اُنكى اولاد و احفاد
 كو اِس پر عمل نصيب كرے آمين عمر كا نِ اللہ كہ۔

اَرَعَالِمِ بِاعْمَلِ حَبِيبِ لَوْیِ الْبُزْمَنْطَرِ مُحَمَّدِ سَعِيدِ بْنِ صَبَاحِ النَّصَارِی

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَكَفَى وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى الْمُصْطَفَى وَعَسَى أَنَّهُ

أَهْلُ الصَّدَقِ وَالصِّفَا أَمَّا بَعْدُ فَمَجْهُوْلُ اسْ كِتَابِ كَيْ مَطَالَعُهُ كَا

شَرَفٌ مَاصِلٌ هُوَا مَا شَاءَ اللَّهُ كَيْ كِتَابِ هِيَ (مَرْغُوبٌ جَلْمٌ)

۲۶ ۱۳۳ھ

طَرِيقَتِ كَا خَلَاَصَهُ شَرِيعَتِ كَا لُبِّ لِبَابِ هِيَ مُسْلِمَانُونَ

كَيْلَتِ هَادِي دِينَ كَا حَكْمٌ رَكْضَتِي هِيَ (بَاغِ اِبْدِ بَهَارِ وَصَايَا)

اللَّهُ تَعَالَى اِسْ كُو مَقْبُولٌ عَامٌ كَرَى اَوْرُ مَوْلَفِ كُو دَارِیْنِ مِیْنِ نِیْكَتَا مَفْطُ

۱۳۳ھ

قَطْعُ تَارِیْخِ

بُزْمَنْطَرِ اَوْ حَبِیبِ سَیِّدِ اَحْمَدِ حَسَنِ صَبَاحِ بْنِ غَوْثِ نَوَازِ حَنَبِ

دَسْتِ عَجْدِ الْغَزِیْرِ اِیْنِ رَسَالَهُ چُونِ رَقْمِ زِدِ غَزِیْرِ الْبَرْدِ اِیَا

سَالِ نِیْ كُو چِ نَوْشْتِ اَحْمَدِ دِلْكَشَا خُوبِ نَا وِرِ وَصَايَا

۱۳۳ھ

۲۶

تقریب شاعرین بایں دو بیان صاحب طبع تسلیم تہنیت غلیخان صاحب صمیم

بے ثباتی دارِ فانی کی یہ دیتی ہے خبر
 صبح کو فصل بہار ہی کے چمن میں تھے مزار
 بلبلِ شوریدہ سبھی تھی کل جس شاخ پر
 جا بجا تھے وجد میں طائرسِ قصاں جس گلہ
 خیرہ چشمی زگرِ شہلا کی سب جاتی رہی
 کالی کالی کل جہاں گھنگور چھائی تھی گھٹا
 بھیننی بھیننی عطر افشان تھی جہاں دیہا
 تشنہ کامی آبِ حیوان پر سکندر کو رہی
 جلتے تھے جو سیلماں زماں تپ کو
 جامِ جم ہے اب ہے آئینہ اسکندری

ایک حالت پر نہیں رہتا یہ دورِ آسمان
 شام کو گلشن میں تھی رونقِ فز آبادِ خزان
 آج اوسیں ایک پتے کا نہیں نام نشان
 آج دیکھا غور سے جا کر تو تھا ہو کا مکان
 نام کو باقی نہیں اوسکی کہیں مستین
 ہلکا ہلکا ابر تھا کل جس گلہ کو ہر نشان
 بلبلِ نالان وہاں ہے آج سرگرمِ فغان
 خضر کو بخش گئی رحمت سے عمرِ جاوید
 کر دیا پیرِ فلک نے اونکو مورا تو آن
 قصرِ کسریٰ پر فقط اک بوم ہے نو کھٹا

دَوْلَتِ طُغْرُلِ کہان اور شانِ سلجوقی کدہ
 ویکیمی باقی میں دنیا میں سامانی کہیں
 کارخانہ ہے فنا کا ہستی ناپایدار
 سامنے میر دہری ہے اک کتابِ لا جواب
 یہ مرتعِ اک نصیحت کا کہ جب کو دیکھو کہ
 آخرۃ کا اک ذخیرہ ہے یہ دارِ آخر
 مٹو دیتی ہے گنہگاروں کو توبہ کا کبھی
 پارساؤں سے یہ کہتی ہے نہ اترنا کبھی
 انتخابِ بیشالِ ایسا کبھی دیکھا نہیں
 اسکے ہر لفظ پر دل تدر دیتے ہیں ملک
 انتخابِ نسخہ دین مولوی عبدالغیر

اب نہ کچھ اوسکا پتہ ہی اور نہ کچھ اسکا نشان
 موت کے پنجے سے پاکستان میں کوئی مان
 ہاں مگر رہتی ہیں باقی بعدِ مردِ نیکیاں
 نیکیوں کا آئینہ ہے اور مجسمِ خوبیاں
 کانپنے لگتے ہیں کسے خوف کھاتے ہیں
 اسکے اک اک حرف میں پہاں میں نیکیاں
 ہر یار کا رون کی طاعت پر کبھی نفیر نہ
 کرنے دینا عمر بھر کی بندگی کو برا لگان
 بند کوزہ میں کیا ہے ایک بحرِ بیکار
 اسکی ہر ہر سطر پر قربانِ حُورانِ جاناں
 متقی و پارسا و زاہد و معجز بیان

کس قدر تکلیف فرمائی گوارا اپنے
 کیونکہ مقبول خلافت ہو مولف کی کتاب
 میں مخاطب عبد الرحمن - احمد عبداللہ
 ہے حقیقت میں یہ نہ شاہ و صیت کا قلم
 بندہ پرورش شاہ آصف مہربان و سکاؤر
 شاہ آصف کا ہی سایہ سایہ فضل خدا
 علم کا چرچا ہے اور ذمی علم پاتے ہیں صلہ
 شاہ سے اور شاہ سے اُمید ہوتی ہی قوی
 داخل تعلیم ہوگی یہ کتاب و پذیر
 گرچہ میں کیا اور میری را کی وقعت ہی کیا
 غنچہ دل باد صحر سے ہے مہر چھایا ہوا

اپنے سر پر جو لیا تالیف کا بار گرا
 با خدا دُنیا میں ہوتے ہیں بھلا ایسے کہا
 آپ کے لختِ جگر دونوں میں اور آرام جا
 لے سبقِ عبرت کا اس سے اسکو سمجھ جائے
 شہرِ یار ایسا سخی دستور ایسا قدر دان
 شاہ کی تدبیر سے ہی ملک سارا شان
 رُجِ مسکون میں نہ کن ہے آج کل نصفِ حیا
 ہو نہیں سکتی مولف کی یہ محنت ایگان
 قوم کی جاتی رہی غفلتِ خواب گرا
 میں ہوں اک بندوں میں شبنم کے کترین گان
 ہے زمانہ سب مخالف اور دشمن آسمان

بخت جب یاد نہ ہو تو کام کچھ آتا نہیں
 ایک نال اور او سمین سو سواروں کا ہن خون
 بے سبب دشمن بنا ہے آسمان کینہ جو
 عمر بھر کی جان فشانی خاک میں بے نلگی
 دل کو ہے معلوم میرے یا خدا کو علم ہے
 کیا خبر تھی انقلاب آسمان ہو جایگا
 تجھ سے ہی فریاد میری اعدائے ذوالجلال
 انبیاء کے واسطے اور اولیاء کے واسطے
 آل احمد کے طفیل اور سب اماموں کے طفیل
 ہو شاکش سے صمیم خستہ دل کو بھی نجات
 قوم کو زندہ کیا اور قوم پر احسان کیا

فلسفی ہو ہندسی ہو یا ہو بقراط زبان
 ایک سر اور او سمین دوسے ہیں ہر اہل زبان
 کچھ سمجھ میں ہی نہیں آتی ہیں اس کی توحید
 اس کے بدلے میں ملی ہیں سیکڑوں روایاں
 بندگی میں رات دن جو جو اٹھا میں سختیاں
 میری محنت کے ثمر ہو گئے نصیب دشمنان
 جانتا ہے تو سبھی ہو آشکارا یا نہان
 اور صحابہ کے تصدق میں جو ہیں باغ و شان
 شاہ کو مسرور رکھ اور شاد کو رکھ شادمان
 اور مولف ہوں تمنائے دلی پر کامران
 واہ واہ کیا بات ہے با کمالِ مکہ دان